الله تعالیٰ الحق
مجموعہ خطبات
ماثورہ ومقبولہ
خطبات عیدین، خطبہ نکاح، خطبہ استسقاء، دعاء عقیقہ وقربانی
مع
تراجم خطبات واحکام ومسائل جمعہ وعیدین
مرتبہ
الحاج الحافظ مولانا السید محمد میاں صاحب
ناشر کتابستان، قاسم جان اسٹریٹ، دہلی ۶
خلیق
Price Rs.11.00

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

جمعہ ─ فضائل ومسائل

فضائل

دنیا کی ہر ایک قوم ہفتہ کے سات دنوں میں سے ایک کو متبرک مانتی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہاں اس دن کے مقرر کرنے میں اختلاف ہے۔ مثلاً کچھ قومیں منگل کو متبرک مانتی ہیں، کسی مذہب کے پیرو پیر کو مقدس مانتے ہیں، یہودی سنیچر (ہفتہ) کے دن کو اور عیسائی اتوار کو مقدس مانتے ہیں۔

صحابۂ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے **جمعہ** کا دن منتخب کیا جس کو وہ اپنی زبان میں عَرُوبَہ کہتے تھے اور ابھی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظّمہ سے ہجرت کرکے مدینۂ منوّرہ تشریف بھی نہیں لائے تھے کہ صحابہ نے نمازِ جمعہ شروع[1] کردی، کچھ دنوں بعد جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ نے اس کی توثیق فرمادی اور فرمایا:-

> ہفتہ کا وہ دن جو یہود و نصاریٰ پر فرض کیا گیا تھا، جمعہ کا دن ہی تھا، مگر انہیں اس کی توفیق نہیں ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت فرمائی۔ ہم اگرچہ سب کے بعد آئے مگر پہل ہماری ہوگئی۔ پہلا دن (جمعہ) ہمارا، اس سے اگلا دن یہود کا۔ اس کے بعد عیسائیوں کا۔[2]

یہود[3] نے فراغت کے دن کو متبرک مانا۔ نصاریٰ نے آغازِ پیدائش کے دن کو! بیشک یہ دونوں نکتے بھی اہم ہیں۔ لیکن عبادت کے نقطۂ نظر سے مبارک وہی ہے جس میں عبادت کا درجہ بلند ہو، جس دن ثواب بھی زیادہ ملے اور قبول ہونے کی توقع بھی زیادہ ہو یہ خصوصیت روزِ **جمعہ** کو حاصل ہے۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ جمعہ کے انتخاب کی خوبی اور عمدگی بیان کرتے ہوئے فرمایا: "یہ انتخاب اس لئے بہتر ہے کہ یومِ جمعہ قبولیت کا دن ہے، کیوں کہ وہ ہفتہ واری ساعت جس میں دعائیں خاص طور سے قبول ہوتی ہیں اِسی دن میں آتی ہے۔" گویا جس طرح قمری سال کی تین سو پچپن راتوں میں ایک رات قبولیتِ دعا کے لئے مخصوص ہے جس کو **شبِ قدر** کہتے ہیں۔ ایسے ہی ہفتہ کی ایک سو اڑسٹھ ساعتوں میں ایک ساعت قبولیتِ دعا کے لئے مخصوص ہے جو جمعہ کے دن ہوتی ہے۔

---

[1] الاتقان و تفسیر مظہری وغیرہ، تفسیر سورۃ الجمعہ۔ [2] بخاری شریف کتاب الجمعہ۔ [3] جیسا کہ تورات میں ہے کہ زمین و آسمان کی پیدائش یکشنبہ یعنی اتوار سے شروع ہوئی اور جمعہ کو مکمل ہوئی۔ سنیچر یعنی شنبہ کا دن فراغت کا دن تھا۔

جہاں تک سلسلہ پیدائش کا تعلق ہے تو اس لحاظ سے بھی یہی دن قابلِ ترجیح ہے کیوں کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِس روز سلسلۂ پیدائش مکمل ہوا، پھر حضرتِ آدم علیہ السّلام کی پیدائش بھی جمعہ ہی کے دن عصر اور مغرب کے درمیان ہوئی، یعنی سلسلۂ پیدائش کی تکمیل بھی ایک انعام ہے، اور حضرتِ آدم علیہ السّلام کی پیدائش بھی انعام، یہ دونوں انعام اس دن میں جمع ہو گئے، آخرت کے لحاظ سے بھی اس دن کو وہ خصوصیت اور شرف حاصل ہے جو کسی اور دن کو نصیب نہیں، کیونکہ وہ دن جو جنّت میں تجلّیِ ربانی کے لئے مخصوص ہوگا، جس میں اہلِ ایمان کو دیدارِ خداوندی اور شرفِ ہمکلامی نصیب ہوا کریگا جمعہ ہی کا دن ہوگا۔

ہفتہ واری عید

پس یہ وہ روزِ سعید ہے جس کی فطرت میں ازل سے لے کر ابد تک سعادت ہی سعادت اور برکت ہی برکت ہے اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ یہ ہفتہ واری عید ہے۔ چنانچہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **جمعہ** کی ایک تقریر میں ارشاد فرمایا:۔

مسلمانو! اللہ نے اس دن کو تمہارے لئے **عید** بنایا ہے، لہٰذا آج غسل کرو، میسّر ہو تو خوشبو لگاؤ، مسواک کرو روزِ جمعہ ان تمام دنوں میں بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

ہفتہ واری عید (جُمعہ) کے آداب و احکام

دینِ کامل کی تعلیمِ مکمل کا پہلا کمال تو یہ ہے کہ ہفتہ واری عید کے لئے وہ دن منتخب ہوا جو ہر لحاظ سے بہتر ہے جس میں ایک ایسی پارس کی پتھری ہے کہ اگر میسّر آجائے تو انسان کو کُندن بنا دیتی ہے۔ دوسرا کمال یہ ہے کہ اس دن کے وہ آداب مقرر کئے جو اگر رُوحانی لحاظ سے اکسیر ہیں تو تہذیب و تمدن، شہریت، حفظانِ صحت اور سماجی زندگی کے لحاظ سے بھی تریاق ہیں مثلاً:

(۱) پوری آبادی کے تمام مسلمانوں کا پنج وقتہ نمازوں میں یا دن رات کی کسی ایک نماز میں اکٹھا ہونا کاروباری لحاظ سے بھی مشکل تھا اور آنے جانے کے لحاظ سے بھی دشوار تھا، لہٰذا جمعہ کے متعلق حکم ہوا کہ پوری آبادی کے تمام مسلمان ایک مسجد میں جمع ہو کر یہ نماز ادا کریں۔

جب سیکڑوں ہزاروں مسلمان شہر کے کونے کونے سے پہنچ کر اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہوں گے، پیشانی زمین پر رکھیں گے تو لامحالہ رحمتِ حق متوجّہ ہوگی۔ جس کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ ثواب میں اضافہ ہوگا، چنانچہ بشارت دی گئی کہ جس طرح پنجگانہ جماعت کے ساتھ نماز کا ثواب ستائیس گنا ہوتا ہے جامع مسجد کی نماز کا ثواب پانچ سو گنا ہوتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہفتہ بھر کی بھول چُوک، غلطیاں اور خطائیں معاف ہو جائیں گی بلکہ ہفتہ سے بھی زائد دس دن کی غلطیاں معاف ہو جائیں گی۔

(۲) سب کے اجتماع سے مسلمانوں میں نظم و اتحاد کی شکل پیدا ہوگی جو سیاسی لحاظ سے بھی مفید ہو سکتی ہے اور سماجی لحاظ سے بھی!

(۳) حجامت، غسل، کپڑے دھونا، بدلنا، خوشبو لگانا اور اس طرح کی صفائی، ستھرائی ہر ایک سے روزانہ نہیں ہو سکتی تو جمعہ کا دن مقرر کیا گیا تاکہ آسانی بھی رہے اور حفظانِ صحت کیلئے جس صفائی کی ضرورت ہے وہ بھی مناسب حد تک پوری ہوتی رہے۔

پس روزِ جمعہ کے آداب یہ ہیں

(۱) سویرے سے نماز جمعہ کی تیاری شروع کردو، اگر کپڑے دُھلے ہوئے نہیں ہیں تو ان کو دھولو، (۲) ضرورت ہو تو حجامت بنواؤ، پوشیدہ بال صاف کرو، (۳) اچھی طرح مسواک کرو، خوب بدن مل کر غسل کرو، صابن موجود ہو تو صابن لگا کر غسل کرو (۴) کپڑے بدلو، تیل ملو، خوشبو لگاؤ۔ (۵) جامع مسجد پیدل جاؤ۔ (۶) کوشش کرو کہ سب سے پہلے جامع مسجد پہنچ جاؤ، کیوں کہ سب سے پہلے پہنچنے والے کو بہت زیادہ ثواب ملتا ہے، پھر درجہ بدرجہ یہ ثواب کم ہوتا رہتا ہے، (۷) جامع مسجد میں پہنچکر تحیۃ المسجد ادا کرو، وقت شروع ہوگیا ہو تو جمعہ کی چار سنتیں بھی پڑھ لو اور امام کے قریب داہنے جانب بیٹھنے کی کوشش کرو۔ (۸) جب خطبہ شروع ہوجائے تو قطعاً خاموش ہوجاؤ، اشارے سے بھی بات نہ کرو (۹) اگر ایسے وقت پہونچو کہ خطبہ ہورہا ہو تو جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جاؤ، گردنیں پھاندتے ہوئے آگے نہ بڑھو، اس کی بہت سخت ممانعت ہے، ہمارے آقا شاہِ دوجہاں ﷺ نے فرمایا ہے:

جو شخص جمعہ کے روز غسل کرکے، پاک صاف ہوکر تیل اور خوشبو لگاکر گھر سے چلا مسجد میں سکون و اطمینان سے پہنچا صفوں کو پھاندتے ہوئے اور لوگوں کو ہٹاتے ہوئے آگے نہیں بڑھا، نہایت خاموشی سے خطبہ سُنتا رہا پھر اسی طرح خشوع وخضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز پڑھی اس نے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کرالئے۔

ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھاندتا ہے وہ جہنم میں پُل بنایا جائے گا۔ (معاذاللہ)

شرائط و فرائضِ جمعہ

نمازِ جمعہ اگرچہ نمازِ ظہر کے قائم مقام ہے، مگر اپنی شان نرالی رکھتی ہے کیوں کہ یہ ہفتہ واری عید کی نماز ہے۔

اس کی شان نہ ہر محلّے کی مسجد میں نکھر سکتی ہے نہ ہر آبادی میں، اس کی اصل شان اسی وقت نمایاں ہوتی ہے کہ شہر کے تمام مسلمان جامع مسجد میں جمع ہوں، شہر کا منتخب عالم (اور اسلامی حکومت ہو تو شہر کا مسلمان افسرِ اعلیٰ یا اس کا قائم مقام) نماز پڑھائے اور یہ سب بندے بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہوں، پس جبکہ نمازِ جمعہ کی شان نرالی ہے تو اس کے فرض ہونے کی شرطیں بھی علیحدہ ہیں، نماز درست ہونے کی صورتیں بھی اور ہیں اور طریقۂ ادائیگی بھی جدا ہے ان کو تفصیل وار مطالعہ کیجئے:۔

نمازِ جمعہ کس پر فرض ہوگی

چوں کہ جمعہ کی یہ شان ہر مسلمان نہیں نبھا سکتا، اس لئے نابالغ بچے، عورتیں، مسافر دوسروں کا پابند زرخرید غلام، فاترالعقل، اندھے، لُولے، لُنجے، اپاہج اور معذور اس کی فرضیت سے مستثنٰی ہیں، ان پر نمازِ جمعہ فرض نہیں ہوتی، ہاں اگر پڑھ لیں تو ان کی نماز درست ہوجاتی ہے اور ظہر کی نماز ان کے ذمّہ سے ساقط ہوجاتی ہے، پس خصوصیت سے نمازِ جمعہ فرض ہونے کی شرطیں یہ ہیں:۔

(۱) مرد ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) تندرست ہونا (۴) مقیم ہونا:۔

نمازِ جمعہ درست ہونے کی شرطیں

نمازِ جمعہ صحیح ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ جہاں نماز پڑھی جارہی ہے وہ ایسی جگہ ہو جہاں تھوڑی بہت شہریت پائی جاتی ہو،

چھوٹے گاؤں میں جمعہ درست نہیں ہے، شہر کے آس پاس کی ایسی آبادی کہ شہر کی ضرورتیں اس سے متعلق ہوں مثلاً شہر کے مُردے وہاں دفن ہوتے ہوں یا چھاؤنی ہو تو وہ بھی شہر کے حکم میں ہے نمازِ جمعہ وہاں بھی ہوسکتی ہے۔ دوسری شرط: نمازِ ظہر کا وقت تیسری شرط: نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا۔ چوتھی شرط: جماعت۔ پانچویں شرط: اذنِ عام ہے یعنی ایسی جگہ جہاں پہنچنے کی سب کو اجازت ہو،

نمازِ جمعہ ادا کرنے کا طریقہ زوال آفتاب کے بعد جب ظہر کا وقت شروع ہو تو نمازِ جمعہ کی اذان دی جائے پھر جب جماعت کا وقت ہو تو نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھے۔ مؤذن خطبہ کی اذان کہے، جب اذان ہو چکے تو امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور خطبہ پڑھے، پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جائے، پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ پڑھے، دوسرا خطبہ ختم ہو تو امام منبر سے اتر کر مصلّے پر پہونچ جائے، اور مؤذن تکبیر شروع کر دے تب حاضرین کھڑے ہو کر امام کے ساتھ فرضِ جمعہ کی دو رکعت ادا کریں، امام قرأت جہر سے کرے۔

آدابِ خطبہ (خطیب کیلئے) خطیب کے لئے آداب یہ ہیں۔ (۱) منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے، نمازیوں کی طرف مخاطب ہو کر پڑھے، خطبہ عربی زبان میں پڑھے، خطبہ شروع کرنے سے پہلے آہستہ سے اعوذ باللہ پڑھے، دو خطبے پڑھے۔ دونوں خطبوں کے بیچ میں اتنی دیر بیٹھ جائے جتنی دیر میں تین آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں یا کم سے کم تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکتا ہے حمد، ثناء، کلمۂ شہادت، قرآن شریف کی کوئی آیت، وعظ و نصیحت کے کلمات، درود، استغفار کے علاوہ عام مسلمانوں کیلئے دعاء، نیز خلفاء راشدین، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمّین محترمین، صحابۂ کرام خصوصاً عشرہ مبشرہ اور آلِ اطہار کا ذکرِ خیر بھی ہو دونوں خطبے مختصر ہوں، زیادہ سے زیادہ طوال مفصل کی کسی ایک سورت کے برابر ہوں، بہتر یہ ہے کہ پہلا خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے اور دوسرا اُس سے کسی قدر ہلکی اور پست آواز سے۔ ہر ایک خطبہ اللہ کی حمد سے شروع ہوتا ہے، آپ جب خطبہ پڑھیں تو الحمد سے ہی شروع کریں، اس سے پہلے بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا موقع نہیں ہے۔

آدابِ خطبہ (حاضرین کیلئے) امام کی طرف متوجہ رہیں، پوری توجّہ سے نہایت خاموشی کے ساتھ خطبہ سنیں، اگر آواز نہ آرہی ہو تب بھی خاموشی کے ساتھ کان لگائے رہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک آئے تو دل ہی دل میں درود شریف پڑھ لیں، زبان نہ ہلائیں نہ انگوٹھوں کو چُوم کر پیشانی اور آنکھوں کو لگائیں، خطبہ میں جو دعائیں آتی ہیں اُن پر آمین بھی نہ کہیں، بہت سے بہت دل میں کہہ لیں۔

مکروہات یہ باتیں مکروہ ہیں:- (۱) عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ پڑھنا۔ (۲) طویل خطبہ پڑھنا بالخصوص جبکہ نمازیوں کو گرمی، سردی یا بارش کی پریشانی ہو (۳) تشہّد (التحیّات) کی مقدار سے کم خطبہ پڑھنا۔ (۴) باتیں کرنا، (۵) نمازِ سنّت یا نفل شروع کرنا، (۶) کھانا (۷) پینا (۸) کسی بات کا جواب دینا (۹) قرآن مجید وغیرہ پڑھنا، (۱۰) سلام کرنا۔ غرض جن باتوں سے بھی خطبہ سننے میں حرج ہوتا ہو وہ سب مکروہ ہیں اور جس طرح خطبۂ جمعہ کے وقت مکروہ ہیں، خطبۂ عیدین یا خطبۂ نکاح کے وقت بھی مکروہ ہیں اور جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے لئے چلے اس وقت سے مکروہ ہیں،

(۱۱) کسی کو اُٹھا کر اُس کی جگہ بیٹھنا سخت مکروہ ہے، جو شخص جس جگہ پہلے آکر بیٹھ جائے وہ اُسی کا حق ہے، (۱۲) اگر کوئی شخص کسی ضرورت سے اُٹھ کر چلا گیا ہے تو اس کی جگہ پر قبضہ مت کیجئے (۱۳) یہ بھی درست نہیں ہے کہ آپ جگہ پر قبضہ کرنے کے لئے پہلے سے کوئی بہانہ کرلیں مثلاً آپ خود پہنچے نہیں اور اپنی کوئی چیز رکھوا دی کہ جگہ پر قبضہ ہو جائے یہ غلط ہے۔ صفِ اول کی فضیلت اسی میں ہے کہ آپ خود بھی پہلے پہنچ جائیں (۱۴) چھوٹے بچّوں کو مسجد میں نہ لائیں کہ اُن کی طرف دھیان لگا رہتا ہے، وہ رونے لگتے ہیں تو دوسرے نمازیوں کا دھیان بھی بٹتا ہے، کبھی اُن کے بول و براز سے مسجد کی بے حرمتی بھی ہو جاتی ہے، (۱۵) لڑکوں کی صف پیچھے رہنی چاہیئے بیچ میں اُن کی صف ممنوع ہے۔

تشریحات

(۱) جیسے ہی جمعہ کی اذان ہو جامع مسجد کے لئے روانہ ہو جانا لازم ہو جاتا ہے اور خرید و فروخت ممنوع ہو جاتی ہے، چلتے چلتے یا مسجد میں خرید و فروخت کرنا یا خرید و فروخت کی بات کرنا بھی جائز نہیں رہتا۔ (۲) خطبہ کی اذان خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے، منبر کے پاس ہو یا ایک دو صفوں کے بعد یا ساری صفوں کے بعد، مسجد میں ہو یا باہر، ہر طرح جائز ہے، (۳) جمعہ کی نماز میں امام کے سوا کم سے کم تین[۳] آدمی ہونے ضروری ہیں، اگر تین[۳] آدمی نہیں ہوں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی؛ (۴) خطبہ کے وقت بھی کم سے کم تین[۳] آدمی ہونے ضروری ہیں، اگر ان کے بغیر خطبہ پڑھ لیا تو خطبہ جائز نہیں ہوا، (۵) اگر کوئی شخص جمعہ کے قعدۂ اخیرہ میں آکر شامل ہوا وہ جمعہ کی دو[۲] رکعتیں ہی پوری کرے گا، (۶) اگر آپ نے نیت باندھ لی تھی کہ خطبہ شروع ہو گیا تو جلدی سے رکعت پوری کرکے سلام پھیر دیجئے اور خطبہ کی طرف دھیان جما لیجئے، (۷) اگر چار رکعت کی نیت باندھی تھی اور ابھی ایک رکعت ہوئی ہے کہ خطبہ شروع ہو گیا تو جلدی سے رکعت پوری کرکے دو پر سلام پھیر دیجئے، جمعہ سے پہلے کی یہ چار رکعتیں فرض جمعہ کے بعد پڑھ لیجئے، (۸) جو شخص نمازِ پنجگانہ کی امامت کرسکتا ہے وہ جمعہ کی نماز بھی پڑھا سکتا ہے اور جمعہ کا خطبہ بھی پڑھ سکتا ہے، (۹) نابالغ کو خطبہ پڑھنا جائز نہیں ہے، (۱۰) رمضان کے آخری جمعہ میں الوداعی خطبہ پڑھنا جس میں الوداع الوداع الفراق الفراق جیسے الفاظ ہوں بناوٹی بات ہے، ماتم کرنا مسلمانوں کا کام نہیں ہے۔ شکر کا مقام ہے کہ رمضان کے روزوں جیسی عظیم الشان عبادت سے فراغت ہونے والی ہے، اب آئندہ کے لئے دعاء ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مزید توفیق بخشے۔

اسلام اس فراغت کو مقامِ شکر قرار دیتا ہے، چنانچہ نمازِ عید دوگانہ شکر کے طور پر ہے (معاذ اللہ) بطور ماتم نہیں ہے۔

جب آپ مسجد میں داخل ہوں

(۱) مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا مناسب نہیں ہے، لوگ نماز، تسبیح یا وعظ میں مصروف ہیں اُن کا دھیان بٹے گا، البتہ کچھ لوگ مخاطب ہو سکیں تو اُن کو سلام کر لینا چاہیئے، مگر خطبہ ہو رہا ہے تو سلام کرنا قطعاً درست نہیں ہے۔ (۲) مسجد میں داخل ہو کر سنن و نوافل اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہیں وقت کی قدر کریں جس قدر بھی مسجد میں رہنا نصیب ہو غنیمت سمجھیں، مسجد میں باتیں کرکے اوقات اور اپنی نیکیاں برباد نہ کریں۔ (۳) صف میں پاس پاس رو بقبلہ بیٹھیں، پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں نہ بیٹھیں، جب پہلی صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں بیٹھنا شروع کریں، اسی طرح ترتیب وار صفوں کو آراستہ کریں۔ (۴) مسجد میں عجز و نیاز کے ساتھ داخل ہوں؛

کسی پر بڑائی یا حکومت نہ جتائیں، کوئی بات پیش آجائے تو نرمی سے جواب دیں، شور و شغب قطعاً ممنوع ہے۔ (۵) نمازی اگر آگے جگہ چھوڑ کر پچھلی صفوں میں بیٹھ گئے ہیں تو آپ آگے جا کر خالی صفیں پُر کیجئے۔ اس صورت میں صفوں کو پھاندنا مکروہ نہیں ہے (۶) کچھ لوگ پہلے بیٹھ جاتے ہیں پھر کھڑے ہو کر سنتیں پڑھتے ہیں یہ درست نہیں ہے، آپ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھیں، اتنا وقت نہ ہو تو جمعہ کی سنتیں پڑھ لیں اس صورت میں تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا۔ (درمختار)

آدابِ[1] خطبہ و خطیب

زاد المعاد میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱) خطبہ چھوٹا پڑھتے تھے اور نماز کو طویل[2] کرتے تھے، (۲) اثناءِ خطبہ میں اگر کوئی بات قابلِ امر و نہی پیش آجاتی تھی تو آپؐ اس کی تعلیم فرماتے تھے، (۳) آپؐ کے آگے نہ کوئی چوب دار پکارتا تھا نہ کسی خاص وضع کا لباس ہوتا تھا، (۴) مسجد میں تشریف لا کر سب کو سلام کرتے، (۵) منبر پر چڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور پھر سلام کرتے اور بیٹھ جاتے (۶) پھر بلالؓ اذان کہتے جب وہ اذان کہہ چکتے آپؐ کھڑے ہو کر خطبہ شروع فرماتے، اذان و خطبہ میں کچھ فصل نہ ہوتا تھا، (۷) کبھی کمان پر کبھی عصا پر سہارا لگا کر کھڑے ہوتے (۸) خطبہ کے وقت آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غضب شدید ہوتا، جیسے غنیم سے لوگوں کو ڈراتے ہوں، (۹) اکثر نمازِ جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری میں سورۂ منافقون پڑھتے اور کبھی پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى دوسری میں هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے۔

احکام الجمعہ و الصف

اذان سُن کر بیع و شراء معاملاتِ دنیویہ چھوڑ کر جمعہ کا اہتمام کریں، سب سے پہلے اور اوّل وقت آ کر امام کے پاس بیٹھنے کا قصد کریں مگر مسجد میں باتیں کر کے اپنی نیکیاں نہ اکارت کریں، اوّل وقت آنے کا ثواب ایسا ہے کہ گویا ایک اونٹ قربانی کیا، پھر ایسا جیسے گائے قربانی کی، پھر ایسا جیسے مینڈھا قربانی کیا، پھر ایسا جیسے مرغ تصدق کیا، پھر ایسا جیسے انڈا تصدق کیا، پہلی[3] صف میں جگہ ہو تو دوسری صف میں نہ بیٹھیں، جب ایک صف پوری بھر جائے تو دوسری میں بیٹھنا شروع کریں، صف میں خوب کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں اور ذرا بھی جگہ نہ چھوڑیں ورنہ اس میں شیطان گھُس کر نمازیں خراب کرتا ہے۔ لوگوں[4] کو پھاند پھاند کر اوّل صف میں نہ جائیں ہاں اگر اگلی صفوں میں جگہ باقی ہو تو اسے بھر لینا چاہئے، جگہ کم ہو تو دو آدمیوں کے بیچ میں بیٹھ کر تکلیف نہ دیں جو پہلے آکر بیٹھ جائے وہ جگہ اس کا حق ہے، اگر کوئی کسی ضرورت سے جائے اور پھر لوٹ آنے کی امید ہو تو اس کی جگہ پر قبضہ نہ کریں، کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ[5] نہ بیٹھیں، کسی حیلہ سے جائے نماز وغیرہ بچھا کر جگہ نہ روکیں، جو جہاں بیٹھے بیٹھنے دیں، لڑکوں کو بیچ صف میں نہ کھڑا ہونے دیں، سب سے اخیر میں کھڑے ہوں۔

---

[1] یہ آداب اور احکام الجمعہ والصف اور احکام المستمعین حضرت مولانا تھانوی رح کے مرتب فرمودہ ہیں ان کو تبرکاً بدستور رکھا گیا ہے۔ اگرچہ بعض مسائل مکرر بھی آگئے ہیں مگر بلحاظِ برکت اس تکرار کو برداشت کیا گیا۔ [2] یعنی بہ نسبت خطبہ کے، ورنہ امام کو تخفیفِ صلوٰۃ کا حکم ہے۔ [3] اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیہ فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر ۱۲ مشکوٰۃ۔ [4] من تخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ اتخذ جسرا الی جہنم ۱۲ مشکوٰۃ۔
[5] لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ الحدیث ۱۲ مشکوٰۃ۔

احکام المستمعین

خطبہ سننا واجب ہے، اُس وقت باتیں کرنا، درود شریف کلام مجید نماز وغیرہ پڑھنا نہ چاہئے، جس وقت خطیب منبر کی طرف چلے اسی وقت سے سب چھوڑ کر ہمہ تن خطیب کی طرف متوجہ ہوں، اگر کوئی سنت[1] پڑھتا ہو تو اختصارِ قرأت کے ساتھ اس کو پورا کرلے، خطبہ کی آواز نہ آتی ہو تب بھی کچھ نہ پڑھیں نہ بات کریں اسی طرف کان لگائے بیٹھے رہیں، اگر کوئی کچھ پڑھتا یا باتیں کرتا ہو اس کو بھی منع نہ کریں ہاں اگر کسی طرح اشارہ سے خاموش کردیں تو خیر۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک آئے اس وقت بھی درود شریف نہ پڑھیں، بلا حرکتِ زبان صرف دل سے پڑھ لینے میں مضائقہ نہیں، جب[2] آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ پڑھی جائے تو دل ہی دل میں درود و سلام بھیجیں۔
خطبۂ[3] عیدین میں بعد نماز کے بھاگنا اور خطبہ نہ سننا ممنوع ہے، چاہیئے کہ خطبہ کے بعد دعا مانگ کر جائیں گو آواز وہاں تک نہ آتی ہو۔

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز خاص طور پر اپنے چچا حضرتِ عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور اس کی بہت فضیلت بیان فرمائی تھی کہ اس سے تمہارے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے، آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ نماز اگر روزانہ نہ پڑھی جاسکے تو ایک ہفتہ میں، ورنہ ایک مہینہ میں، ورنہ ایک سال میں اور کچھ نہ ہوسکے تو عمر میں ایک مرتبہ تو ضرور پڑھ لینی چاہیئے۔

اس نماز کی چار رکعت ہوتی ہیں، ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ اور چار رکعتوں میں تین سو (۳۰۰) مرتبہ یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی ترکیب یہ بتائی ہے:۔

پہلی رکعت میں سبحانک اللّٰھم پڑھنے کے بعد یہ تسبیح پندرہ مرتبہ پڑھو۔ پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو اور سورت[4] ملاؤ، جب قرأت سے فارغ ہوچکو تو کھڑے کھڑے یہ تسبیح دس مرتبہ پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم کے بعد دس مرتبہ رکوع سے کھڑے ہوکر سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد دس مرتبہ پھر سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس مرتبہ، سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح سجدہ کے بعد دس مرتبہ، اِس طرح پوری رکعت میں ۷۵ مرتبہ یہ تسبیح پڑھو۔

دوسری رکعت میں کھڑے ہوکر الحمد سے پہلے پندرہ مرتبہ، قرأت کے بعد رکوع سے پہلے دس مرتبہ پھر رکوع، قومہ، پہلے سجدہ، جلسہ اور دوسرے سجدہ میں تسبیحاتِ رکوع وسجدہ کے بعد دس دس مرتبہ۔

اسی طرح باقی دو (۲) رکعتوں میں پڑھیں ——— (ترمذی شریف وردالمختار)

---

[1] ولیتجوز فیھا ۱۲ مشکوٰۃ۔ [2] والصواب انہ یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سماع اسمہ فی نفسہ ۱۲ درمختار
[3] وکذا یجب الاستماع بسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید ۱۲ درمختار۔
[4] سورت کی کوئی پابندی نہیں ہے جو سورت چاہیں پڑھیں۔

نمازِ استخارہ

پہلے دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد کم از کم تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر نیچے لکھی ہوئی دعاء خوب دل لگا کر معنے کا خیال کرتے ہوئے پڑھیں، جس لفظ پر خط کھینچ دیا گیا ہے جب وہ پڑھیں تو مقصد کا خیال کریں، بہتر یہ ہے کہ اس ترتیب سے سات مرتبہ سات دن تک نمازِ استخارہ پڑھیں، اتنی گنجائش نہ ہو تو ایک دن میں بھی سات مرتبہ نمازِ استخارہ پڑھ سکتے ہیں اس کے بعد جو بات دل میں آئے گی وہی بہتر ہوگی۔ (انشاء اللہ) استخارہ مسنونہ یہی ہے اگر نماز نہ پڑھ سکیں تو فقط یہ دعاء اوّل آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ معنے کا لحاظ کرتے ہوئے پڑھ لیں۔ ایک صورت علماء نے یہ بھی بیان کی ہے کہ نمازِ استخارہ کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف مُنہ کر کے باوضو سو جائیں، اب اگر خواب میں سپیدی یا سبزی نظر آئے تو سمجھ لیں کہ یہ کام اچھا ہے اس کو کریں اور اگر سیاہی یا سُرخی نظر آئے تو سمجھیں کہ یہ کام بُرا ہے اسکو نہ کریں، اگر ایک دن میں کچھ نہ معلوم ہو اور تردّد و خلجان باقی رہ جائے تو دوسرے دن ایسا ہی کریں اس طرح سات دن تک کریں، انشاء اللہ اچھائی یا بُرائی معلوم ہو جائے گی۔ (ردالمحتار) **دعاء یہ ہے:۔**

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ

اے اللہ میں تجھ سے اچھا مشورہ چاہتا ہوں تیرے علم کے واسطہ سے اور قدرت حاصل کرنا چاہتا ہوں تیری قدرت کے طفیل میں

وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ؕ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ

اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرا فضل و کرم جو بہت عظمت والا ہے۔ کیوں کہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے

وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ

اور میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کی باتوں سے پوری طرح واقف ہے، اے اللہ اگر تیرے علم میں یہ بات ہے کہ یہ کام

خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ

بہتر ہے میرے لئے میرے دین میری معیشت اور میرے کام کے انجام میں اور فوری طور پر اور مستقبل میں تو اس کو مقدر کر دے میرے لئے

وَیَسِّرْہُ لِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

اور اس کو آسان کر دے میرے لئے اور برکت عطا فرما مجھ کو اس کام میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بُرا ہے میرے لئے میرے دین میں

وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ

اور میری معیشت اور انجام کار میں اور فوری طور پر اور مستقبل میں تو اس کو ہٹا دے مجھ سے اور مجھ کو ہٹا دے اس سے

وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ

اور مقرر فرما میرے لئے خیر جہاں بھی ہو پھر راضی کر دے مجھ کو اس پر

خطبات سید الثقلین خاتم الانبیاء والمرسلین
محبوب رب العلمین ورحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

خطبۃ (۱)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ
لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا [1] اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ
كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا

[1] رواہ ابوداؤد۔

وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ[1] يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوا
وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ
الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا ؞
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ فِي مَقَامِي هٰذَا
فِي يَوْمِي هٰذَا فِي شَهْرِي هٰذَا مِنْ عَامِي هٰذَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؞
فَمَنْ تَرَكَهَا فِي حَيَاتِي أَوْ بَعْدِي وَلَهُ إِمَامٌ عَادِلٌ أَوْ جَائِرٌ
ن اِسْتِخْفَافًا بِهَا أَوْ جُحُودًا لَهَا فَلَا جَمَعَ اللهُ لَهُ شَمْلَهُ وَلَا بَارَكَ لَهُ
فِي أَمْرِهٖ ؞ أَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهُ وَلَا حَجَّ لَهُ وَلَا صَوْمَ لَهُ وَلَا بِرَّ لَهُ حَتّٰى
يَتُوبَ ؞ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ ؞ أَلَا لَا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلًا
وَّلَا يَؤُمَّ أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا وَّلَا يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُّؤْمِنًا إِلَّا أَنْ يَّقْهَرَهٗ بِسُلْطَانٍ
يُّخَافُ سَيْفُهٗ وَسَوْطُهٗ[2] لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ
أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ[3] ۝

[1] رواہ مسلم من خطبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔
[2] رواہ ابن ماجۃ عن جابر بن عبد اللہ ۱۲ [3] رواہ مسلم۔

خُطبَۃ (۲)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَستَعِینُہٗ وَاَستَغفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ
اَنفُسِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَا
ھَادِیَ لَہٗ ، وَاَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ ، اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا
وَّنَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد رَشَدَ
وَمَن یَّعصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیئًا[1] ،
اَمَّا بَعدُ فَاِنَّ اَصدَقَ الحَدِیثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوثَقُ العُرٰی
کَلِمَۃُ التَّقوٰی وَخَیرُ المِلَلِ مِلَّۃُ اِبرَاھِیمَ وَخَیرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ
مُحَمَّدٍ وَاَشرَفُ الحَدِیثِ ذِکرُ اللّٰہِ وَاَحسَنُ القَصَصِ ھٰذَا
القُراٰنُ وَخَیرُ الاُمُورِ عَوَازِمُھَا وَشَرُّ الاُمُورِ مُحدَثَاتُھَا وَاَحسَنُ
الھَدیِ ھَدیُ الاَنبِیَاءِ وَاَشرَفُ المَوتِ قَتلُ الشُّھَدَآءِ وَاَعمَی
العَمٰی الضَّلَالَۃُ بَعدَ الھُدٰی وَخَیرُ الاَعمَالِ مَا نَفَعَ

[1] باب الرجل یخطب علٰے قوس من ابواب الجمعۃ من سنن ابی داؤد۔

وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ وَشَرُّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ

مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى وَشَرُّ الْمَعْذِرَةِ

حِيْنَ يَحْضُرُ الْمَوْتُ وَشَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ لَّا يَأْتِى الْجُمُعَةَ اِلَّا دُبُرًا وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هُجْرًا

وَمِنْ اَعْظَمِ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ

وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى وَرَأْسُ الْحِكَمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ مَا

وَقَرَ فِى الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ

عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ

وَالشِّعْرُ مِنْ مَّزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَشَرُّ الْمَآكِلِ

مَأْكَلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِىُّ مَنْ شَقِىَ

فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ اَرْبَعَةِ اَذْرُعٍ وَالْاَمْرُ

اِلَى الْاٰخِرَةِ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهٗ وَشَرُّ الرَّوَايَا رَوَايَا الْكَذِبِ

وَكُلُّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ وَاَكْلُ

لَحْمِهٖ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَحُرْمَةُ مَالِهٖ كَحُرْمَةِ دَمِهٖ وَمَنْ

يَّتَاَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ وَمَنْ يَّغْفِرْ يُغْفَرْ لَهٗ وَمَنْ يَّعْفُ

يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ ؕ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّصْبِرْ

عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ تَتَبَّعَ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللّٰهُ

بِهٖ وَمَنْ يَّصْبِرْ يُضَعِّفِ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ يُعَذِّبْهُ

اللّٰهُ ؕ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؕ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؕ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؕ[1]

خُطْبَہ (٣)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ٢١ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا

هَادِيَ لَهٗ ۚ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۚ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا

وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ

وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ[2]

---

[1] هكذا فى زاد المعاد عن البيهقى والحاكم من حديث عقبة بن عامر من خطبة النبى صلى الله عليه وسلم فى غزوة تبوك لكن صيغة الاستغفار رويناها بالمعنى لان لفظ الحديث ثم استغفر ثلثاً

[2] باب الرجل يخطب على قوس (كتاب الصلوة ابواب الجمعة) سنن ابى داؤد -

خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ
عَلَيْكُمْ بَعْدِىْ مَا يُفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا
فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَأْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُئِيْنَا اَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ
فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهُ حَمِدَهٗ
فَقَالَ اِنَّهُ لَا يَأْتِى الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ
حَبَطًا اَوْيُلِمُّ اَلَمْ تَرَ اِلَى اٰكِلَةِ الْخَضِرَةِ اَكَلَتْ حَتّٰى اِذَا امْتَدَّتْ
خَاصِرَتَاهَا وَاسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ
عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ
وَوَضَعَهٗ فِىْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ
كَانَ كَالَّذِىْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [1]
اَلَا مَنْ وَلِىَ يَتِيْمًا لَّهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ
الصَّدَقَةُ [2] اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ
وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ ؀

---

[1] بخاری شریف کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ علی الیتامی وباب ما یحذّر من زہرۃ الدنیا ج ۲
[2] رواہ الترمذی ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ۔

خُطبہ (۴)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَعِیْنُہٗ وَاَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ
اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا
ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا
وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا
قَالَ[1] رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ
وَّاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَا فَنَاظِرٌ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْیَا
وَاتَّقُوا النِّسَآءَ وَذُکِرَ اِنَّ لِکُلِّ غَادِرٍ لِّوَآءً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقَدْرِ غَدْرَتِہٖ
فِی الدُّنْیَا وَلَا غَدْرَ اَکْبَرُ مِنْ غَدْرِ اَمِیْرِ الْعَامَّۃِ یُغْرَزُ لِوَآءُہٗ عِنْدَ
اِسْتِہٖ وَلَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ ھَیْبَۃُ النَّاسِ اَنْ یَّقُوْلَ بِحَقٍّ
اِذَا عَلِمَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بَنِیْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰی طَبَقَاتٍ شَتّٰی فَمِنْھُمْ مَنْ

---

[1] باب الامر بالمعروف من المشکوٰۃ۔

يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا
وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَّيَحْيٰى مُؤْمِنًا
وَّيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَّيَحْيٰى كَافِرًا وَّيَمُوْتُ مُؤْمِنًا
قَالَ وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ
فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْءِ
فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ بَطِيَّ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ
وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيَّ الْفَيْءِ قَالَ اِتَّقُوا الْغَضَبَ
فَاِنَّهٗ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَ
حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ
بِالْاَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَّكُوْنُ حَسَنَ الْقَضَاءِ
وَاِذَا كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّكُوْنُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَاِحْدٰهُمَا
بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ اَحْسَنَ الْقَضَاءَ وَ
اِنْ كَانَ لَهٗ اَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَّنْ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ
اَسَاءَ الْقَضَاءَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ اَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ ۵ (رواہ الترمذی ج ۱۲)

خُطبَة (٥)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ

اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا

هَادِيَ لَهٗ ؕ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ؕ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا

وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ط مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ

رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ط

اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَّا جَهِلْتُمْ مِّمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ

هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ وَّاِنِّيْ خَلَقْتُ عِبَادِيْ

حُنَفَآءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ

دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَّآ اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا

بِيْ مَا لَمْ اُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا ط وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰٓى اَهْلِ الْاَرْضِ

فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا

بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَّا يَغْسِلُهٗ

الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ وَخَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
وَعَلَّمَهٗ ؁ وَلَاحَسَدَ اِلَّا عَلٰی اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ
فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا
فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَاِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ
جَوْفِهٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ وَاِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا
الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَيْرًا
فَاِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ
ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ
فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اَلَا اِنَّ لَكُمْ عَلٰی نِسَائِكُمْ حَقًّا وَّلِنِسَآئِكُمْ
عَلَيْكُمْ حَقًّا فَاَمَّا حَقُّكُمْ عَلٰی نِسَآئِكُمْ فَلَا يُوْطِئَنَّ فُرُشَكُمْ
مَنْ تَكْرَهُوْنَ وَلَا يَاْذَنَّ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ اَلَا وَحَقُّهُنَّ
عَلَيْكُمْ اَنْ تُحْسِنُوْا اِلَيْهِنَّ فِیْ كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ
لَا تُنْفِقُ امْرَاَةٌ شَيْئًا مِّنْ بَيْتِ زَوْجِهَا
اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا ط

(ترمذی شریف ۱۲)

الحمد لله احمده واستعينه واستغفره واستهديه

واؤمن به ولا اكفره واعادي من يكفر به واشهد ان لا اله

الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده

ورسوله ارسله بالهدى ودين الحق والنور والموعظة

والحكمة على فترة من الرسل وقلة من العلم وضلالة

من الناس وانقطاع من الزمان ودنو من الساعة وقرب

من الاجل ۚ من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص

الله ورسوله فقد غوى وفرط وضل ضلالا بعيدا ۚ

اوصيكم بتقوى الله فانه خير ما اوصى به المسلم المسلم

ان يحضه على الاخرة وان يأمره بتقوى الله واحذروا

ما حذركم الله من نفسه ۚ فان تقوى الله لمن عمل به على

وجل ومخافة من ربه عون وصدق على ما يبتغون من

الاخرة ۚ ومن يصل الذي بينه وبين الله من امره في السر

وَالْعَلَانِيَةِ لَا يَنْوِي بِهِ إِلَّا وَجْهَ اللّٰهِ يَكُنْ لَهُ ذِكْرًا فِي
عَاجِلِ أَمْرِهِ وَذُخْرًا فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ حِينَ يَفْتَقِرُ الْمَرْءُ إِلَى
مَا قَدَّمَ وَمَا كَانَ مِمَّا سِوَى ذٰلِكَ يَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ؕ
وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ؕ هُوَ الَّذِي صَدَّقَ
قَوْلَهُ وَأَنْجَزَ وَعْدَهُ لَا خُلْفَ لِذٰلِكَ وَإِنَّهُ يَقُولُ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ
لَدَيَّ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ؕ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي عَاجِلِ أَمْرِكُمْ
وَآجِلِهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ فَإِنَّهُ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ تُوُقِّيَ مَقْتَهُ
وَتُوُقِّيَ عُقُوبَتَهُ وَسَخَطَهُ وَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُبَيِّضُ الْوُجُوهَ وَتُرْضِي
الرَّبَّ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَةَ فَخُذُوا بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوا فِي جَنْبِ
اللّٰهِ فَقَدْ عَلَّمَكُمْ بِكِتَابِهِ وَنَهَجَ لَكُمْ سَبِيلَهُ لِيَعْلَمَ الَّذِينَ
صَدَقُوا وَيَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ ؕ فَأَحْسِنُوا كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ
وَعَادُوا أَعْدَائَهُ وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ
وَسَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ ؕ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيَى مَنْ
حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ اللّٰهِ
وَاعْمَلُوا لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ فَإِنَّهُ مَنْ يُّصْلِحْ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ

يَكْفِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَلَا يَقْضُوْنَ عَلَيْهِ وَيَمْلِكُ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ [1]

خطبہ (۷)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْاَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ [2] يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ

[1] رواہ القرطبی فی تفسیرہ کذا فی المواھب اللدنیۃ ۱۲ [2] روی ابوداؤد فی مراسیلہ عن الزہری قال کان من خطبۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الخ وقال الزرقانی الظاھر ان من نسأل اللہ الخ من کلام الزھری ویحتمل ان یکون مرفوعاً تعلیماً للامۃ ۱۲

قَبْلَ اَنْ تَشْتَغِلُوْا عَنْهَا هَرَمًا نَاغِضًا وَّمَوْتًا خَالِصًا وَمَرَضًا حَابِسًا وَّتَسْوِيْفًا مُّوْلِيًا وَّصِلُوا الَّذِیْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تُسْعَدُوْا وَاَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَتُنْصَرُوْا وَتُجْبَرُوْا وَاُمُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ تُخْصَبُوْا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوْا ط اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَكْيَسَكُمْ اَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِّلْمَوْتِ ط وَاَكْرَمَكُمْ اَحْسَنُكُمْ اِسْتِعْدَادًا لَّهٗ ط اَلَا وَاِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ ط وَالْاِنَابَةَ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ ط وَالتَّزَوُّدَ لِسُكْنَى الْقُبُوْرِ ط وَالتَّاَهُّبَ لِيَوْمِ النُّشُوْرِ[1] ط

خطبہ (٨)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ٢١ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ

[1] هكذا في المواهب والزرقاني ١٢

يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ[1] يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى
نِهَايَتِكُمْ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ
مَضٰى لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِيَ
لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ
وَمِنْ حَيٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا
بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا
وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ[2] لِيْ وَلَكُمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ

لے مرّ سندہ ۱۲ ؎۲ رواہ الفقیہ ابو اللیث فی کتابہ تنبیہ الغافلین فی رفض الدنیا ۱۲

بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ
یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ
یَدَیِ السَّاعَۃِ ط مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا
فَقَدْ غَوٰی نَسْأَلُ اللّٰہَ رَبَّنَا اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ
رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ [1] اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا
عَرَضٌ حَاضِرٌ یَأْکُلُ مِنْھَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ
اَجَلٌ صَادِقٌ یَّقْضِیْ فِیْھَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّہٗ
بِحَذَافِیْرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ کُلَّہٗ بِحَذَافِیْرِہٖ فِی النَّارِ ط
اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِّنَ اللّٰہِ عَلٰی حَذَرٍ وَّاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ
مُّعْرَضُوْنَ عَلٰٓی اَعْمَالِکُمْ ط فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا
یَّرَہٗ ط وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ [2] شَرًّا یَّرَہٗ ط وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ
مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ ؁ کِتَابُ اللّٰہِ ؁
فِیْہِ نَبَأُ مَا قَبْلَکُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَکُمْ وَحُکْمُ مَا بَیْنَکُمْ ؁

۱؎ مسند ۱۲ ۲؎ رواہ الشافعیؒ عن عمرؓ مشکوٰۃ باب الرقاق ۱۲-

هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ ۚ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ
اللّٰهُ ۖ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِىْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ ۖ وَهُوَ حَبْلُ
اللّٰهِ الْمَتِيْنُ ۚ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ ۚ
هُوَ الَّذِىْ لَا يَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ ۖ
وَلَا تَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ ۖ وَلَا يَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا يَنْقَضِىْ
عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِىْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِىْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۚ مَنْ
قَالَ بِهٖ صَدَقَ ۖ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ ۖ وَمَنْ دَعٰى اِلَيْهِ
هُدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

خُطْبَہ (۱۰)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِىَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ

يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا
فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَّبِيٌّ
قَبْلِيَ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَّدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰى مَا يَعْلَمُهٗ خَيْرًا
لَّهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهٗ شَرًّا لَّهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَتْ
عَافِيَتُهَا فِيْ اَوَّلِهَا وَاِنَّ اٰخِرَهُمْ يُصِيْبُهُمْ بَلَآءٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا
ثُمَّ تَجِيْءُ فِتَنٌ يُّرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْءُ فِتْنَةٌ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ
مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّزَحْزَحَ مِنَ النَّارِ وَيُدْخَلَ
الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهٗ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَأْتِ
اِلَى النَّاسِ الَّذِيْ يُحِبُّ اَنْ يَّأْتُوْا اِلَيْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ
عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْاٰبَآءِ ۞ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ
تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ ۞ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ ۞
وَيَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْاِيْمَانُ اِلٰى قَلْبِهٖ
لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ ۞

وَإِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا
وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ
عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

وَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَعْبَانَ

خُطْبَة (۱۱)

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ أَسْتَعِينُهُ وَأَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا
هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا
وَّنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا
يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ شَهْرٌ فِيهِ

لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ
لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَّنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ
أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى
سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ
وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ
صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ
لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ قُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ
مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ
وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ
حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّأَوْسَطُهٗ
مَغْفِرَةٌ وَّآخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهٖ
فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَأَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ[1]

[1] رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ المصابیح۔

الخطبة الثانية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ[1] نَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَنْ یُّطِعِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ
وَلَا یَضُرُّ اللّٰهَ شَیْئًا ؕ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ؕ اَللّٰهُمَّ[2] صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ؕ وَبَارِكْ[3] عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ
وَذُرِّیَّتِهٖ ؕ قَالَ[4] النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَكْرٍ
وَاَشَدُّهُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ؕ وَاَصْدَقُهُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ ؕ وَاَقْضَاهُمْ[5]
عَلِیٌّ ؕ وَفَاطِمَةُ[6] سَیِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

---

[1] سنن ابی داؤد ۱۲ [2] الترغیب والترهیب عن صحیح ابن حبان ۱۲ [3] متفق علیه ۱۲
[4] احمد وترمذی ۱۲ [5] روی عن معمر عن قتادة مرسلاً ۱۲ [6] ترمذی ۱۲

سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَحَمْزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ[۱] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا[۲] اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ[۳] وَخَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ[۴] اَللّٰهُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَاَنْصَارَهٗ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَاَشْرَارَهٗ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِیَّ الْعَظِیْمَ یَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ یَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَكْبَرُ

۱ جمع الفوائد عن الكبير ۱۲ ۲ ترمذی ۱۲ ۳ ترمذی ۱۲ ۴ متفق علیہ ۱۲

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَمَّا بَعْدُ فَاعْلَمُوْا اَنَّ یَوْمَکُمْ ھٰذَا یَوْمُ عِیْدٍ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدٌ وَّھٰذَا عِیْدُنَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِہِمْ
یَعْنِیْ یَوْمَ فِطْرِہِمْ بَاھٰی بِہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ فَقَالَ "یَا مَلٰٓئِکَتِیْ!
مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَّفّٰی عَمَلَہٗ" قَالُوْا "رَبَّنَا جَزَاءُہٗ اَنْ یُّوَفّٰی اَجْرَہٗ"
قَالَ "مَلٰٓئِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْہِمْ
ثُمَّ خَرَجُوْا یَعُجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ
وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّہُمْ" فَیَقُوْلُ "اِرْجِعُوْا
قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّئَاتِکُمْ حَسَنَاتٍ" قَالَ
فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ[1] اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَقَالَ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ[1] قَامَ لَیْلَتَیِ الْعِیْدَیْنِ مُحْتَسِبًا لَّمْ
یَمُتْ قَلْبُہٗ یَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَعَنْ
اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ[2] فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ

[1] ترغیب بحوالہ ابن ماجہ۔ [2] متفق علیہ ۱۲ -

شَعِيرٍ وَاَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَاعٌ[1] مِّنْ بُرٍّ

اَوْقَمْحٍ عَلٰى كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْكَبِيْرٍ حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى

وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ

وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَىْءٍ يَبْدَءُ بِهٖ

اَلصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ

جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ

وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْيَاْمُرُ بِشَىْءٍ اَمَرَ بِهٖ

ثُمَّ يَنْصَرِفُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَكَانَ[2] النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِىْ خُطْبَةِ

[1] ابوداؤد شریف ۱۲- [2] سننِ ابن ماجہ ۱۲-

الْعِيدَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ كَانَ
كَصِيَامِ الدَّهْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَدْ
اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ
اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ
مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا
خَيْرًا مِّنْهُمَا
يَوْمُ الْاَضْحٰى
وَيَوْمُ الْفِطْرِ

لہ مسلم شریف ۱۲-

خطبة يوم الأضحى

خطبۂ ثانیہ صفحہ ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا

مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ

يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ

يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اِعْلَمُوْا اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا

يَوْمُ عِيْدٍ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَيَوْمُكُمْ هٰذَا يَوْمٌ سَيِّدٌ تَمُّ بِهٖ عَشْرُ ذِى الْحِجَّةِ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ
اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ يَعْدِلُ
صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا
بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَا سِيَّمَا صَوْمُ عَرَفَةَ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ اَلْفُ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَسَلَامٍ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ
الَّتِىْ بَعْدَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَيَوْمُكُمْ هٰذَا يَوْمُ نَحْرٍ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ
عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ
لَيَأْتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ
الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ
فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ اَصْحَابُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھٰذِہِ
الْاَضَاحِیُّ" قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ"
قَالُوْا فَمَا لَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ"
قَالُوْا" فَالصُّوْفُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ " قَالَ" بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ
الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ" اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ مَنْ وَجَدَ سَعَۃً لِاَنْ یُّضَحِّیَ فَلَمْ یُضَحِّ فَلَا
یَحْضُرُ مُصَلَّانَا وَقَالَ اِبْنُ عُمَرَؓ اَلْاَضَاحِیُّ یَوْمَانِ بَعْدَ
یَوْمِ الْاَضْحٰی" اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ وَقَالَ مَنْ کَانَ ذَبَحَ قَبْلَ
اَنْ یُّصَلِّیَ فَلْیَذْبَحْ اُخْرٰی مَکَانَھَا وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ فَلْیَذْبَحْ
بِاسْمِ اللّٰہِ وَکَانَ عَلِیٌّ یُّکَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوۃِ فَجْرِ یَوْمِ عَرَفَۃَ
اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

زَيِّنُوا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ
ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ
وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ" وَذَبَحَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ
اَمْلَحَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ
بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ

وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ
وَلَا خَرْقَاءَ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا فَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَقَالَ
اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِیْضَةُ
الْبَیِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
هٰذَا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا
دِمَاءُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ط

خُطْبَةُ النِّكَاحِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِیْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

طریقۂ نکاح

لڑکی سے جب اجازت لی جائے تو ضروری ہے کہ دو صاحب اس وقت موجود ہوں جو گواہی دے سکیں کہ اُن کے سامنے ان صاحب نے اجازت لی ہے جب مجلسِ نکاح میں یہ آجائیں تو پہلا کام یہ ہے کہ نکاح پڑھانے والے صاحب ان سے تحقیق فرمائیں کہ انھوں نے لڑکی سے اجازت لی ہے لڑکی نے زبان سے اجازت دی ہے یا خاموش رہی ہے انکار نہیں کیا، کنواری لڑکی کی خاموشی بھی اجازت سمجھی جاتی ہے، نکاح پڑھانے والے صاحب ساتھ ساتھ پھر یہ بھی معلوم

کرلیں کہ مہر کتنا ہوگا۔ لڑکی کا نام، ولدیت اور مہر معلوم کرنے کے بعد یہ خطبہ شروع کریں اور خطبہ ختم کرنے کے بعد فرمائیں کہ فلاں صاحب اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر آپ سے کر رہے ہیں لڑکی نے بھی اجازت دے دی ہے آپ قبول کرتے ہیں؟ لڑکا جیسے ہی جواب میں کہہ دے کہ میں نے قبول کیا تو نکاح ہوگیا، البتہ ضروری ہے کہ بلند آواز سے کہے کہ دوسرے بھی سُن لیں۔

ایک شکل یہ بھی ہے کہ نکاح پڑھانے والے لڑکی کے ولی سے کہیں کہ وہ ان کو نکاح کا وکیل بنا دیں، تب نکاح پڑھانے والے صاحب کہیں گے کہ میں فلاں لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر آپ سے کرتا ہوں، جب ایجاب وقبول ہو چکے تو یہ دعاء پڑھیں جو احادیث میں مروی ہے:۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا بِالْخَيْرِ

اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو برکتیں عطا فرمائے اور دونوں کو بھلائیوں کے ساتھ اکٹھا رکھے

قربانی کی دعاء اور طریقہ

قربانی کے جانور کو قبلہ رُخ لٹاؤ اور یہ دعاء پڑھو:۔

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ

ترجمہ:۔ میں نے رُخ کرلیا اپنا اس اللہ کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ سب سے ہٹ کر، صرف اسی کا ہوکر، اور میں مشرک نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں سب سے پہلے اپنے رب کا فرمانبردار ہوں، اے اللہ! یہ قربانی تیرے لئے ہے اور اللہ یہ عطیہ تیری طرف سے ہے۔

ذبح یہ دعا پڑھنے کے بعد بسم اللہ اللہ اکبر کہتے ہوئے ذبح کرو۔ آپ کے ساتھ جو شخص اس قربانی کے جانور کو پکڑے ہوئے ہے وہ بھی بسم اللہ اللہ اکبر کہے، ذبح کرنیکے بعد یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَخَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

دعاءِ عقیقہ

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِیْقَةُ فُلَانٍ (اس جگہ بچہ کا نام لے) دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ (اور اگر لڑکی ہے تو بِدَمِهَا، بِلَحْمِهَا، بِعَظْمِهَا، بِجِلْدِهَا اور بِشَعْرِهَا کہے) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۝ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۝ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ[ط] کہہ کر ذبح کرے۔

[ط] یہ دعا پڑھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔

خُطبَۃُ الاستِسقاءِ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ اَستَعِینُہٗ وَاَستَغفِرُہٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰہِ مِن شُرُورِ اَنفُسِنَا
مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَن یُّضلِلہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشھَدُ
اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَاَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ
اَرسَلَہٗ بِالحَقِّ بَشِیرًا وَّنَذِیرًا بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد
رَشَدَ وَمَن یَّعصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیئًا اِنَّکُم شَکَوتُم
جَدبَ دِیَارِکُم وَاستِئخَارَ المَطَرِ عَن اِبَّانِ زَمَانِہٖ عَنکُم وَقَد اَمَرَ اللّٰہُ اَن تَدعُوہُ
وَوَعَدَکُم اَن یَّستَجِیبَ لَکُم اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ مٰلِکِ
یَومِ الدِّینِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفعَلُ مَا یُرِیدُ اَللّٰھُمَّ اَنتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ
تَفعَلُ مَا تُرِیدُ اَللّٰھُمَّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ اَنتَ الغَنِیُّ وَنَحنُ الفُقَرَآءُ اَنزِل عَلَینَا
الغَیثَ وَاجعَل مَآ اَنزَلتَہٗ عَلَینَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِینٍ ۔ اَللّٰھُمَّ اسقِنَا غَیثًا
مُّرِیعًا طَبَقًا عَاجِلًا غَیرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَیرَ ضَارٍّ اَللّٰھُمَّ اسقِ عِبَادَکَ
وَبَھَآئِمَکَ وَانشُر رَحمَتَکَ وَاَحیِ بَلَدَکَ المَیِّتَ اَللّٰھُمَّ اسقِنَا غَیثًا
مُّغِیثًا مَّرِیْئًا مَّرِیعًا نَافِعًا غَیرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیرَ اٰجِلٍ ۔ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا
اَللّٰھُمَّ اسقِنَا غَیثًا مُّغِیثًا مَّرِیعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَآئِمًا ۔ اَللّٰھُمَّ
اسقِنَا الغَیثَ وَلَا تَجعَلنَا مِنَ القٰنِطِینَ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بِالبِلَادِ وَالعِبَادِ وَالبَھَآئِمِ

وَالْخَلْقِ مِنَ اللَّأْوَاءِ وَالْجُهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوهُ إِلَّا إِلَيْكَ ۞ اللّٰهُمَّ أَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَأَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ ۞ اللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْيَ وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَكْشِفُهُ غَيْرُكَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ إِنَّكَ كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلَى أَرْضِنَا زِينَتَهَا وَسَكَنَهَا ۞ اللّٰهُمَّ ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلَى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا اللّٰهُمَّ فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَاتِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ [1]

نماز استسقاء

استسقاء کے سلسلہ میں سب سے بڑی چیز توبہ استغفار، عجز و نیاز اور بارگاہِ خداوندی میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، جو نماز کے علاوہ اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے، لیکن اگر نماز پڑھنا ہی طے ہو جائے تو پھر ضروری ہے کہ بستی یا شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عیدگاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہوں، پورے اخلاص اور دل کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ توبہ اور استغفار کرتے رہیں جب اجتماع ہو جائے تو جماعت سے دو رکعت نماز پڑھی جائے، امام صاحب قراءت جہر سے کریں، سلام پھیرنے کے بعد یہ خطبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دوسرا خطبہ وہی پڑھا جائے جو جمعہ کے خطبۂ اولیٰ کے بعد پڑھا جاتا ہے، (جو صفحہ ۲۱ پر ہے) دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر دعا مانگیں ۔ قلب رداء صرف امام صاحب کریں مقتدی قلب رداء نہ کریں ۞

---

[1] زاد المعاد۔

تراجم خطبات ماثورہ

ارشادات رحمۃ للعالمین خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خدائے بالا و برتر کی ایک ذات، وہی ایک ذات تمام خوبیوں کی مالک ہے وہی تمام تعریفوں کی مستحق ہے، میں اس سے مدد کی درخواست کرتا ہوں، اسی سے مغفرت کی التجا کرتا ہوں، ہماری یہ مانگ اسی سے ہے کہ وہ ہمیں نفس کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔

ترجمہ خطبہ نمبر (۱)

اسی کی وہ مستغنی اور بے نیاز ذات ہے کہ جس کو وہ سیدھے راستہ پر لگادے، پھر نہیں کوئی جو اس کو گمراہ کر سکے، اور جس کو وہ غلط راستہ پر ڈالدے پھر کوئی نہیں جو اس کو سیدھا چلا سکے بلاشبہ وہی ایک ذات ہے عبادت کی مستحق، میں شہادت دیتا ہوں کہ اس ایک ذات کے علاوہ کوئی معبود نہیں، تنہا وہی ایک ذات، اس کا کوئی شریک نہیں، میں یہ بھی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اُسکے رسول ہیں۔

اللہ رب العزت نے آپ کو قیامت سے کچھ پہلے ابدی حق وصداقت اور کبھی نہ مٹنے والی سچائی کا پیامبر بناکر بھیجا کہ جو اس سچائی کو قبول کریں ان کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں کی بشارت سُنائیں اور جو اس سے منہ موڑیں ان کو اس کوتاہ نظری اور ناعاقبت اندیشی کے خطرناک نتیجوں کا خوف دلائیں۔

یاد رکھو! جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے رشد و ہدایت حاصل کرلی، اسکے لئے کامیابی کے دروازے کُھل گئے۔

یہ بھی یاد رکھو! جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے وہ خود اپنے آپ کو تباہ و برباد کرتا ہے، وہ خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا، دیکھو! سوچو! سمجھو! اور خوب غور کرو۔

امابعد - کلام اور گفتگو کے سلسلہ کا سب سے بہتر اور سب سے قیمتی جوہر کلام اللہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب، قرآن شریف اور فرقان حمید۔

انسانی زندگی میں جو بھی سیرت وخصلت اور جو بھی عادت ہو ان سب میں سب سے بہتر خصلت وعادت اور سب سے بہتر سیرت وہ ہے جو محبوب رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وخصلت ہے جو رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی عادتیں اور آپ کے اطوار اور آپکے طریقے ہیں۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اور بدترین باتیں وہ ہیں جو دین کے نام پر ایجاد کی جائیں جو سنّتِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید سے محروم ہوں۔

یادرکھو! دین ومذہب کے نام پر جو بات بھی ایجاد کی جائے وہ سراسر گمراہی ہے، وہ دین ومذہب میں ایک تحریف ہے، وہ کتنی ہی خوشنما ہو، مگر حقیقت سے محروم ہے۔

اے لوگو! موت آنے والی ہے، جو بھی زندہ ہے اسے ایک روز مرنا ہے موت سے پہلے اپنے ربّ عزّوجل کی طرف رجوع کرو، برائیوں سے توبہ کرو۔ بھلائیوں کی طرف جدوجہد کی باگیں موڑ دو۔

اے لوگو! انسانی زندگی خالی نہیں رہتی، مصروفیتیں بڑھتی ہی رہتی ہیں پریشانیوں اور الجھنوں میں دن بدن زیادتی ہوتی رہتی ہے تم سب سے پہلی فرصت میں آگے بڑھ کر اعمال صالحہ اور نیک کاموں کی عادت ڈال لو، اور اپنے اس رشتہ کو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے مضبوط جوڑ لو، جو کسی بھی الجھن میں ٹوٹنے نہ پائے، تمہارا یہ رشتہ اپنے رب کے ساتھ کس طرح مضبوط ہو سکتا ہے؟ اس کی صورتیں یہ ہیں:۔

اُس کے ذکر کی کثرت کرو، ہر وقت زبان پر یادِ خدا رہے، دل یادِ خدا میں مصروف رہے، ظاہر و باطن خفیہ اور علانیہ جس طرح بھی ہو صدقہ اور خیرات کی کثرت کرو، اُس کا نتیجہ یہ بھی ہوگا کہ خود تمہارے رزق میں وسعت ہوگی، اللہ کی مدد تمہارے شاملِ حال رہے گی، تمہاری خستگی رفع ہوتی رہے گی، اور تمہاری شکستگی اصلاح حال سے بدلتی رہے گی، کوتاہیوں کی تلافی ہوتی رہے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسی خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

خوب سمجھ لو اور پوری طرح یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے، آج یہاں فرض ہوا ہے۔ اس مقام پر، اس دن، اس ماہ، اس سال۔ آج سے لے کر قیامت کے دن تک کے لئے۔ پس جو شخص میری زندگی میں یا میری وفات کے بعد جمعہ چھوڑ دے اس بنا پر کہ وہ اس کی اہمیت اور عظمت محسوس نہیں کرتا یا اس وجہ سے کہ معاذ اللہ وہ اس کی فرضیت ہی سے انکار کرتا ہے تو خدا کرے کبھی بھی اس کی پراگندی اور پریشان حالی ختم نہ ہو، کبھی بھی اس کو اطمینان اور دل جمعی میسر نہ آئے اور خدا کرے اس کے کاموں میں برکت نہ ہو۔

یاد رکھو۔ ایسے شخص کی نہ نماز معتبر، نہ حج، نہ روزہ اور نہ اس کی کوئی نیکی اور خوبی قابلِ اعتبار ہے، جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

حاکم وقت عادل ہو یا ظالم و جابر، ہر صورت میں جمعہ کی اہمیت اور اس کی غیر معمولی فرضیت اپنی جگہ ہے، اس میں کوئی فرق نہیں آسکتا، البتہ جو تائب ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے گا تو اللہ تعالےٰ "تواب و رحیم" ہے وہ اس کی توبہ قبول کرلے گا۔

دیکھو، یہ بات یاد رکھو، عورت کسی صورت سے بھی مرد کی امام نہیں بن سکتی نہ یہ "ناخواندہ خانہ بدوش بدو" یہ قابلیت رکھتے ہیں کہ ایسے شخص کے امام بنیں جو دین کی حمایت اور اس کی سربلندی کیلئے گھر بار چھوڑ کر مرکز میں آچکا ہے اور اس نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دی ہے۔

(یعنی اعرابی حضرات مہاجرین رضی اللہ عنہم کا امام نہیں بن سکتا)

یہ بھی یاد رکھو، فاسق و فاجر اس قابل نہیں ہے کہ پاک باز مومن کی امامت کرے، ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی فاجر و بدکار ایسا اقتدار حاصل کرلے کہ لوگ اس کی تلوار اور اسکے کوڑے سے ڈر یں اس کے پیچھے نماز پڑھنے پر مجبور ہوں۔

(ایسا ظالم فاجر بادشاہ یا خلیفۃ المسلمین اگر امامت کرے، تو عام مسلمانوں کی نماز ہو جائے گی۔ البتہ خود اس امام کے لئے یہ امامت ایک وبال ہو گی، ایسا کوئی بھی امام جس سے لوگ ناخوش ہوں اس کی امامت اس کی حق میں وبال ہے[1]۔)

[1] قوسین کے درمیان کا مضمون دوسری حدیثوں سے (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

ترکِ جمعہ کی عادتِ بد سے لوگ باز آجائیں، جمعہ کی نماز پوری پابندی سے ادا کرتے رہیں ورنہ اللہ تعالےٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دے گا، پھر وہ ان بدنصیبوں کے زمرہ میں شامل ہوجائیں گے جن کے قلوب مُردہ ہیں اور یادِ خدا سے غافل رہتے ہیں۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۲

وہ خدا بالا بر تر جو تمام خوبیوں کا مالک ہے، میں اقرار کرتا ہوں کہ تمام تعریفوں کا مستحق وہی ہے میں اس سے مدد مانگتا ہوں، اس سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی پناہ لیتا ہوں کہ میں اپنے نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہوں، جس کو وہ ہدایت سے نوازتا ہے کوئی نہیں جو اس کو گمراہ کر سکے اور جس کی وہ راہ مار دے تو پھر کوئی نہیں جو اس کو سیدھے راستہ پر چلا سکے۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر صرف وہی تنہا خدا، جس کا نام اللہ ہے جس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اُسکے رسول ہیں، اللہ تعالےٰ نے آپ کو بھر پور صداقت اور لازوال سچائی کے ساتھ، قیامت سے کچھ پہلے بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا، کہ جو اس سچائی کو قبول کریں ان کو دینی اور دنیاوی کامیابیوں کی بشارتیں سنائیں اور جو اس سے روگردانی کریں ان کو اس روگردانی کے ہولناک نتیجوں سے آگاہ کر دیں۔

دیکھو۔ اطاعت اور نافرمانی سے اللہ رب العزت کو نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ نقصان اس کی ذات اس سے مستغنی ہے، نفع یا نقصان خود ہمارا ہے جس نے اللہ رب العزت کی اطاعت کی اس نے ابدی راحت و آرام اور لازوال کامیابی کا راستہ پایا اور جس نے اللہ کی نافرمانی کی اس نے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اپنے نفس کو ہلاک و برباد کیا، وہ اللہ کو کوئی نقصان یا ضرر نہیں پہنچاتا، خود اپنے آپ کو برباد کرتا ہے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد —— یاد رکھنے کی باتیں یہ ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صـ) ماخوذ ہے اس خطبہ میں اس کے اشارے ہیں یہ وضاحت نہیں ہے، یہ بھی خیال رہے کہ اسلامی نظامِ حکومت کے بموجب حاکم ہی امام ہوتا ہے یہ ارشادات اسی مفروضہ کی بنا پر ہیں۔

سب سے سچا کلام ـــــ کتاب اللہ ہے۔

سب سے بڑھ کر بھروسہ کی بات وہ ہے جو تقویٰ اور خوف خدا کی بات ہو۔

تمام ملتوں اور مذہبوں میں سب سے بہتر ملت ـــــ ملتِ ابراہیم ہے۔ (گویا وہ پاک زمین ہے جس میں دین محمدی کا چمن لگایا گیا صلوٰت اللہ علیہم اجمعین)

سب سے بہتر تہذیب وسلیقہ ـــــ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور آپ کی سنت ہے۔

سب سے زیادہ عزت وشرافت کی بات ـــــ وہ ہے جس میں خدا کا تذکرہ اور اس کی یاد ہو۔

سب سے اچھی حکائتیں اور قصے ـــــ یہ قرآنِ حکیم ہے۔

بہترین کام ـــ اولوالعزمی کے کام ہیں یعنی وہ فرائض جو اللہ نے طے فرما دیئے اور وہ پختہ ارادے، جنکو خدمتِ دین اور عہد خداوندی کو پورا کرنے کے لئے ہم مضبوط کریں۔

بدترین کام ـــــ وہ نئی ایجادیں ہیں جو دین کے نام پر کی جائیں جنکو بدعت کہا جاتا ہے۔

سب سے اچھی روش ـــــ انبیاء علیہم السلام کی روش اور اُن کی عادتیں ہیں۔

سب سے زیادہ شریف موت ـــــ شہادت کی موت ہے کہ راہ خدا میں قتل ہو۔

سب سے زیادہ کور باطنی اور اندھاپن یہ ہے کہ ہدایت کے بعد انسان گمراہ ہو جائے۔

سب سے اچھا عمل وہ ہے ـــ جو دوسروں کو نفع بخشے۔

بہترین رَوِش ـــ وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں ـــــ (جو لوگوں کو مشکلات میں نہ ڈالے)

سب سے بُرا اندھاپن ـــــ دل کا اندھا ہو جانا اور کور باطنی ہے۔

اوپر والا ہاتھ (جو داد ودہش کے لئے بڑھ رہا ہے) بہت بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے (جو لینے کے لئے پھیل رہا ہے۔)

جو تھوڑا ہو۔ اور کفایت کر جائے ـــــ وہ بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غفلت میں ڈالدے لہو ولعب اور تفریحات کا چسکہ لگا دے۔

ایک انسان مرنے کے وقت جب جان نکل رہی ہے گنا ہوں کی معذرت کرتا ہے یہ معذرت

بدترین معذرت ہے۔

بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگی۔

کچھ لوگ وہ ہیں جو نہیں آتے جمعہ میں مگر بالکل آخری وقت میں (لیٹ ہوکر)

کچھ وہ ہیں جو نہیں یاد کرتے اللہ کو مگر اس طرح کہ دل زبان کا ہمنوا نہیں ہوتا۔

"برزبان تسبیح ودردل گاؤخر"

دیکھو، سُنو اور یاد رکھو۔

خطاؤں میں سب بڑی خطا ہے —— جھوٹی زبان۔

اور دیکھو۔

سب سے بہتر دولت مندی اور امیری یہ ہے کہ —— دل بے نیاز اور مستغنی ہو۔

سب سے اچھا توشہ ہے —— تقویٰ اور خوفِ خدا (جو انسان کی خصلت بن جائے)

دانشمندی اور دانائی کی سب سے اونچی بات ہے خوف خدا۔

(یہ بھی یاد رکھو اور خوب سمجھ لو)

جو باتیں دل میں پختہ ہوں اور جم جائیں ان میں سب سے بہتر بات اور سب سے اچھی خصلت "یقین" ہے۔ (اللہ کا یقین، رسول کا یقین، دین کی باتوں کا یقین، جو مقصد لیکر چلے ہو اس کی سچائی کا یقین) اس کے برخلاف، تذبذب شک وشبہ اور گومگو میں پڑے رہنا، کھلے دل اور صاف دماغ سے کوئی فیصلہ نہ کرنا کفر کی بات ہے، نفاق یہیں سے پیدا ہوتا ہے منافق یقین اور اطمینانِ قلب سے محروم ہوتا ہے۔

میت پر نوحہ کرنا، جاہلیت کا طریقہ اور کفر کا عمل ہے، جو اسلام کے دور میں ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

خیانت —— دوزخ کی بہار ہے جو خیانت کر رہا ہے وہ دوزخ کو رونق بخش رہا ہے۔

کنزہ —— (وہ سرمایہ جو مذہبی اور ملی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جوڑا گیا ہے) آتش دوزخ کا داغ ہے اس خزانہ کو آتشِ جہنم میں تایا جائے گا پھر بخیل سرمایہ دار کے پہلو اور اس کی پیشانی اس سے داغی

جائے گی۔

شعر۔ ابلیس کا مزمار ہے۔

شراب۔ گناہوں کا سنگم ہے جو بہت سے گناہوں کو سمیٹ کر یکجا کر دیتی ہے۔

بدتر بن خوراک۔ وہ خوراک ہے جو یتیم کے مال سے فراہم ہو۔

سعادت مند۔ وہ ہے جو دوسروں کے حالات سے سبق لے۔

بدبخت۔ وہ ہے جس کی فطرت خبیث ہو، جو شکم مادر ہی میں بدبخت ہو گیا ہو جسکو کبھی بھی اچھے کام کی توفیق نہ ہوئی ہو۔

اور دیکھو تم کہاں جا رہے ہو؟ تم (عالی شان محل اور قلعے چھوڑ کر) چار گز زمین کے ٹکڑے کیطرف منتقل ہو رہے ہو اور تمہارا معاملہ آخرت کے حوالے ہو رہا ہے۔

ہر معاملہ میں قابل توجہ اس کا انجام ہے۔

عمل کا مدار اس کے خاتمہ پر ہے، خاتمہ بالخیر ہو تو سب کچھ بہتر، ورنہ سب کچھ رائیگاں، معاذ اللہ۔

یاد رکھو۔ جو بھی آنے والا ہے، قریب ہے، مستقبل کو حال ہی سمجھو۔

مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ اس سے جنگ کرنا کفر ہے، اس کا گوشت کھانا (غیبت کرنا) صرف اسکے حق میں جرم نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں معصیت اور اس کے حکم کی نافرمانی ہے۔

مومن کے مال کی حرمت، ایسی ہی ہے جیسے اس کی جان کی حرمت۔

جو اللہ کے نام پر جھوٹی قسم کھاتا ہے اللہ اس کا جھوٹ ظاہر کر دیتا ہے۔

جو دوسروں کو بخشتا ہے، اس کی غلطیوں سے درگذر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں اس سے درگذر کیا جائے گا۔

جو دوسروں کو معاف کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائے گا۔

جو غصہ کو پی جاتا ہے (ضبط سے کام لیتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کو اجر عطا فرماتا ہے۔

جو مصیبت پر صبر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو عوض اور اجر عنایت فرماتا ہے۔

جو شہرت کی تلاش میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے عیب کو مشہور کر دیتا ہے۔ (ثواب سے محروم اور بدنامی کا ٹیکا ماتھے پر) معاذاللہ۔

جو صبر کرے گا جو ضبط و تحمل سے اور برداشت سے کام لے گا، اللہ تعالیٰ اس کو دو چند چہار چند ترقی دے گا جو اللہ کی معصیت کرے گا (وہ امیر ہو یا غریب، دولت مند ہو یا صاحب حکومت) اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اے رب ہم تجھ سے ہی مغفرت چاہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں لوٹ کر تیرے ہی پاس جانا ہے

اے رب ہم تجھ سے ہی مغفرت چاہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں لوٹ کر تیرے ہی پاس جانا ہے

اے رب ہم تجھ سے ہی مغفرت چاہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں لوٹ کر تیرے ہی پاس جانا ہے

ترجمہ خطبہ نمبر ۳

تمام تعریفوں کی مستحق تمام خوبیوں کی مالک وہ ایک ذات ہے جس کو ہر طرح اور ہر قسم کا کمال حاصل ہے جس کا نام اللہ ہے، میں اسی سے مدد چاہتا ہوں اسی سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں، ہمارے نفسوں کی شرارتیں جتنی بھی ہیں ہم اُن سب سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں، جس کو وہ ہدایت سے نوازتا ہے، کوئی نہیں جو اس کو گمراہ کر سکے، اور جس کو وہ ہدایت کے راستوں سے بھٹکا دے، تو کوئی نہیں جو اس کو سیدھے راستہ پر لگا سکے۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق، مگر صرف اللہ، جو اکیلا ہے جس کا کوئی شریک و سہیم نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے، اور اسکے رسول ہیں جن کو لازوال اور امٹ سچائیوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے بشیر و نذیر بنا کر ایسے وقت بھیجا کہ قیامت سامنے ہے۔

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب اور خوش نصیب ہو گیا اور جس نے انکی نافرمانی کی تو وہ خود اپنا نقصان کر رہا ہے وہ اللہ تعالےٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا۔

آقائے نامدار سردار دو جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تقریر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا خطرہ ہے وہ دنیاوی دولت اور زینت و رونق ہے جس کے دروازے اللہ تعالےٰ تم پر کھول دے گا۔

صحابۂ کرام نے یہ ارشاد سُنا، تو ایک سوال دقیقہ رس ذہنوں میں پیدا ہوا کہ۔

یہ دولت اور یہ رونق و زینت اگر ناجائز طور پر غلط راستہ سے آرہی ہے تو خطرناک چیز وہ غلط راستہ اور وہ ناجائز صورت ہے، لیکن اگر یہ جائز اور صحیح راستہ سے آرہی ہے مثلاً فریضۂ جہاد ادا کرتے ہوئے وہ مال غنیمت میسر آرہا ہے جس کو شریعت نے نہ صرف حلال طیب بلکہ "خیر"[1] قرار دیا ہے تو خیر کا نتیجہ "شر" نہ ہونا چاہئے، چنانچہ ایک صاحب نے عرض کیا۔

یارسول اللہ اَوَیَاتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ یارسول اللہ کیا خیر شر کو جنم دے سکتا ہے۔

یہ سوال ایک نہایت سنجیدہ اور اہم سوال تھا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے اور خاموشی کی ایسی کیفیت ہوئی کہ ہمیں یہ احساس ہوا کہ آپ پر وحی نازل کی جارہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ کچھ وقفہ کے بعد وہ کیفیت رفع ہوئی۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک سے پسینہ پونچھا، پھر فرمایا۔

"وہ سوال کرنے والے صاحب کہاں ہیں"؟ آپ کے سوال کا انداز ایسا تھا گویا آپ اس سوال کی تحسین فرمارہے ہیں (کہ اچھا سوال کیا) پھر فرمایا" بیشک خیر شر کو جنم نہیں دیتا۔ مگر "خیر" پیدا ہونے کے بعد کچھ کوتاہیاں ایسی ہونے لگتی ہیں جن کے نتیجہ میں "شر" جنم لیتا ہے، دیکھو موسم بہار کا سبزہ جو شاداب زمین میں اگتا ہے، لامحالہ ایک بہت ہی بہتر چیز ہے، مویشی کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

لیکن یہی سبزہ ہے جو جانور کے پیٹ میں اپھارہ کرکے مار ڈالتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے۔ یہ اُس وقت جب حرص اور ہوس میں بھرتا چلا جائے اور ہضم کی فکر نہ کرے۔

آپ نے بارہا دیکھا ہوگا، سبزہ چرنے والے جانور نے سبزہ چرا، یہاں تک کہ جب اس کی کوکھیں تن گئیں

---

[1] کما قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الخیل معقود فی نواصیہا الخیر الخ بخاری شریف ص ۳۹۹

(تواس نے ہضم کرنے کی فکر کی) اب وہ دھوپ میں آیا آفتاب کے سامنے بیٹھ گیا۔ (جو مویشی کے لئے قدرتی علاج ہے) پس پتلا گوبر کیا اور پیشاب کیا (چارہ ہضم ہوگیا پیٹ ہلکا ہوگیا) اب پھر وہ چراگاہ میں لوٹ کر آیا اور سبزہ چرا، یہ ایک صحت بخش صورت ہے، اس نے صرف چرنے اور بھرنے ہی کا خیال نہیں رکھا، بلکہ چارہ ہضم ہونے اور اپنی صحت کا خیال بھی رکھا (اعتدال پر قائم رہا)

بیشک دنیا کا یہ مال، ہرا بھرا اور شیریں ہے پس جو شخص اپنے حق کے بموجب لے جہاں جہاں حق ہے وہاں خرچ کرے تو یہ مال اس شخص کے لئے بہت اچھی امداد ہے (دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کہ زکوٰۃ وصدقات اور امور خیر میں خرچ کرنے کا ثواب اس کو ملے گا۔)

اور جو شخص ناحق اور ناجائز مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص کھائے جارہا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا، اور یہ مال قیامت کے روز اُس کی حرص وطمع اور اس کے بخل پر شاہد ہوگا (جو اسکو عذاب کا مستحق گردانے گا) بلکہ خود عذاب بن جائے گا، مثلاً وہ اژدہا بن کر گلے کو لپٹ جائے گا اور بخیل کے دونوں جبڑے پکڑ کر کہے گا کہ میں ہوں تیرا مال، کبھی وہ سونا چاندی آتشِ دوزخ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے بخیل کے پہلو اور پیشانی داغے جائیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

جو شخص کسی ایسے یتیم کا متولی بنے جس کے پاس مال ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس مال کو تجارت میں لگادے، اس کو یوں ہی نہ رہنے دے کہ رفتہ رفتہ اس کو صدقہ خیرات اور اس کے ذاتی مصارف ہی کھا جائیں۔

دیکھو! اللہ سے ڈرتے رہو، جو تمہارا رب اور پروردگار ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ پانچوں نمازیں روزانہ پڑھتے رہو، جب تمہارا مہینہ یعنی رمضان شریف آئے تو اس کے پورے روزے رکھو، مال کی زکوٰۃ دیتے رہو اور جس کو تم نے ذمہ دار ٹھیرایا ہے جب وہ کسی بات کو کہے تو اس کی تعمیل کرو۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۴

وہ خدائے واحد جو تمام کمالات کا مالک ہے، میں اس کی حمد کرتا ہوں اس سے مدد کی درخواست کرتا ہوں اور مغفرت چاہتا ہوں، ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے، اللہ جس کو ہدایت

دے کوئی اس کو گمراہ نہیں کر سکتا، اور جس کو گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اس خدائے واحد و یکتا کے علاوہ کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ اسکو پوجا جائے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور پیغامبر ہیں، اللہ تعالےٰ نے آپ کو پوری پوری سچائی کے ساتھ اس لئے مبعوث فرمایا کہ اس سچائی کے ماننے والوں اس پر عمل کرنے والوں کو دین و دنیا کی کامیاب زندگی کی بشارت دیں اور اس سچائی سے انکار کرنے والوں کو انکار اور سرتابی کے خطرناک نتائج سے آگاہ کر دیں، میں اس کو بھی تسلیم کرتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ایسے وقت ہوئی کہ اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی اور اللہ تعالیٰ کا کوئی اور پیغام آنے والا نہیں ہے۔

میں اس حقیقت کو بھی پوری طرح تسلیم کرتا ہوں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا مطیع اور فرمانبردار ہے وہ کامیاب اور سعادت مند ہے اور جو نافرمان اور سرکش ہے، وہ اپنے آپ کو تباہ و برباد کر رہا ہے۔ بندوں کی نافرمانی سے اللہ تعالےٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

سرکش و نافرمان بندے گناہوں کی کتنی ہی دھول اُڑائیں، اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا آفتاب اسی طرح روشن رہے گا، اس کی ایک کرن بھی گرد آلود نہیں ہو سکتی۔

سردار دو جہاں فخر دو عالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دُنیا میٹھی اور شیریں ہے ہری بھری ——— اللہ تعالیٰ تم کو اس کی نیابت و خلافت عطا فرمائے گا، تاکہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

پس دیکھو دنیا تمہارے قبضہ میں ہو، اس کے خزانے تمہارے دامن میں ہوں، تب بھی تمہارا کام یہ ہے کہ دنیا سے بچتے رہو، عورتوں سے احتراز کرتے رہو، اُن کی دلچسپیوں اور دل بستگیوں میں محو نہ ہو جاؤ۔ آنحضرتؐ نے اسکا بھی تذکرہ فرمایا کہ قیامت کے روز ہر ایک غدار کے ساتھ ایک جھنڈا ہوگا جو اسکی غداری کی تشہیر کریگا کوئی شخص دنیا میں جتنا بڑا غدار رہا ہوگا اسکی غداری کا جھنڈا اتنا ہی اونچا ہوگا اتنی ہی زیادہ اسکی رسوائی ہوگی۔ اور دیکھو سب سے بڑا غدار وہ ہے جو عام مسلمانوں کے امیر اور ان کے سربراہ سے غداری کرے، اسکی

غداری کا جھنڈا اس کی سُرین سے ملاکر گاڑا جائے گا۔

(اس کے علاوہ جو اور عذاب ہیں وہ الگ بھگتنے پڑیں گے)

اور دیکھو کبھی بھی ایسا نہ ہو کہ لوگوں کا رعب اور ان کی ہیبت کسی مُسلمان کو حق بات کہنے سے روک دے، جب کہ اس کو اُس حق بات کا علم ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اولادآدم کے پیدائشی طور پر چند طبقے ہیں۔

کچھ وہ ہیں جو مُسلمان پیدا ہوئے ہیں مومن بن کر زندگی گذاری اور ایمان پر خاتمہ ہوا۔

کچھ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوئے زندگی بھر کفر کیا اور کفر ہی پر موت ہوئی۔

کچھ وہ ہیں جو مسلمان پیدا ہوئے، زندگی بھر مسلمان کہلاتے رہے اور مَرے کافر ہو کر (معاذاللہ)

کچھ وہ ہیں جو کافر پیدا ہوئے، حالتِ کفر میں زندگی گذاری اور موت ایمان پر ہوئی۔

(اے اللہ ہمیں ایمان پر قائم رکھ اور ہمارا خاتمہ ایمان پر فرما۔ آمین)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کی حالتِ غضب کا بھی تذکرہ فرمایا۔

آپؐ نے فرمایا کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کو غصّہ جلد آتا ہے اور جلد ہی اُتر جاتا ہے، یہاں ایک خرابی ہے تو دوسری خوبی، معاملہ برابر سرابر۔

کچھ وہ ہیں جن کو غصّہ دیر میں آتا ہے اور دیر ہی میں اُترتا ہے، یہاں بھی ایک کی تلافی دوسری بات سے ہوجاتی ہے، مگر اچھے مُسلمان وہ ہیں جن کو غصّہ آئے دیر میں اور اُتر جائے جلد، اور وہ مُسلمان بُرے ہیں جنکو غصّہ آئے جلد اور اُترے دیر میں۔

سَرتاج دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، غصّہ ہونے کی عادت مت ڈالو، غیظ وغضب سے احتراز کرو۔

آپؐ نے فرمایا، غصّہ ایک چنگاری ہے جو ابنِ آدم کے قلب پر، بھڑک اٹھتی ہے، تم دیکھتے ہو اُسکی گردن کی رگیں پھول جاتی ہیں آنکھیں سُرخ ہوجاتی ہیں، پس جو شخص غصّہ کا کچھ اثر محسوس کرے اور دیکھے کہ اسے غصّہ آرہا ہے اس کو چاہئے کہ کروٹ سے لیٹ جائے اور زمین سے چمٹ جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کا بھی تذکرہ فرمایا۔

فرمایا کچھ وہ ہوتے ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہوتے ہیں، بلا تقاضہ وقت پر یا وقت سے پہلے پورا پورا ادا کرتے ہیں اور اگر ان کا قرض دوسروں پر ہو تو مطالبہ میں سخت ہوتے ہیں یہاں ایک خوبی دوسری خرابی کا تدارک کر دیتی ہے اور کچھ وہ ہوتے ہیں جو قرض ادا کرنے میں خراب ہوتے ہیں، لیکن ان کا کوئی قرض دوسروں پر ہو تو مطالبہ کرنے میں با اخلاق اور با تہذیب ہوتے ہیں، یہاں بھی ایک کا تدارک دوسرے سے ہو جاتا ہے۔

اور اچھے مسلمان وہ ہیں جو ادائے قرض میں صاف اور کھرے ہوں ان کے اوپر کسی کا قرض ہو تو خوبی سے ادا کر دیں اور اگر ان کا قرض کسی دوسرے پر ہو تو مطالبہ کرنے میں اخلاق سے کام لیں اور وہ مسلمان بُرے ہیں کہ اگر کسی کا قرض ان پر ہو تو ادا کرنے میں کھوٹے اور بدخلق ہوں اور اگر ان کا قرض کسی پر ہو تو مطالبہ کرنے میں سخت اور بدمزاج ہوں۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۵

تمام تعریفوں کی مستحق اور تمام خوبیوں کی مالک وہ ایک ذات ہے جس کو ہر طرح اور ہر قسم کا کمال حاصل ہے، جس کا نام اللہ ہے، میں اسی سے مدد چاہتا ہوں اور اسی سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں ہمارے نفسوں کی جتنی بھی شرارتیں ہیں ہم ان سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں، اللہ تعالےٰ ان سب سے ہمیں محفوظ رکھیں۔

جس کو وہ ہدایت سے نوازتا ہے کوئی نہیں جو اس کو گمراہ کر سکے اور جس کو وہ ہدایت سے محروم رکھے تو کوئی نہیں جو اس کو ہدایت بخش سکے اور اس کو سیدھے راستہ پر لگا سکے، میں شہادت دیتا ہوں کہ نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر صرف ایک "اللہ"، جو اکیلا ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ کوئی ساجھی۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں۔ جن کو لازوال اور امٹ سچائیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بشیر و نذیر بنا کر ایسے وقت بھیجا کہ قیامت

سامنے ہے، اب نہ کوئی نبی آئے گا نہ کوئی نیا پیغام نازل ہوگا۔

جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ کامیاب اور خوش نصیب ہوا، اور جس نے اُن کی نافرمانی کی اس نے خدا کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا خود اپنے آپ ہی کو تباہ و برباد کیا۔

دیکھو، اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ لوگوں کو وہ باتیں بتاؤں جن کو آپ نہیں جانتے ہیں مجھے آج جو کچھ بتایا ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو مال میں کسی بندے کو عطا کروں وہ حلال ہے۔ نیز حضرت حق جلّ مجدہٗ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے تمام بندوں کو "حنیف" پیدا کیا (یعنی ان کی فطرت معتدل رکھی، جس میں بھلائی اور خیر کی رغبت اور نیکی اور سلامت روی کی صلاحیت ودیعت کی) پھر ایسا ہوا کہ ان سلیم الفطرت انسانوں کے پاس شیطان پہنچے انھوں نے حیلے کر کے ان کو دینِ فطرت سے ہٹادیا اور وہ چیزیں جن کو میں نے حلال قرار دیا تھا انھوں نے ان کو حرام کردیا اور اُن کو یہ بتایا کہ وہ میرا شریک گردان لیں اُن کو جن کے پاس نہ اپنی کوئی دلیل ہے اور نہ میں نے ان کو کوئی دلیل سمجھائی ہے یا کوئی دستاویز دی ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر ڈالی، عرب اور غیر عرب سب ہی انسان ایسے تھے جو ناپسندیدہ بلکہ مستحقِ عتاب تھے، صرف تھوڑے سے بچے کھچے اہلِ کتاب (کچھ خدا پرست راہب جو پہاڑوں میں چھپے ہوئے تھے) اس عتاب سے مستثنیٰ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا "محمد" میں نے تمہیں اس لئے مبعوث کیا کہ تمہیں آزماؤں (تم اللہ کی مرضی کو کہاں تک اور کس طرح پورا کرتے ہو) اور تمہارے ذریعہ سے (نوع انسان کو) آزماؤں (وہ کہاں تک حق و صداقت کو قبول کرتی ہے اور اس کے لئے کس طرح عمل کرتی ہے)

اور (اے محمد) میں نے تم پر ایسی کتاب اتاری ہے (جو ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رہے گی) اس کو پانی (صفحۂ ہستی) سے کبھی بھی نہیں دھو سکے گا، تم اس کو سوتے جاگتے (ہمیشہ) پڑھتے رہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم میں سب سے اچھے وہ ہیں جو قرآن پاک سیکھتے ہیں اور سکھاتے ہیں۔

نیز ارشاد ہوا، حسد اگر ہو سکتا ہے تو صرف دو پر، ایک اس شخص پر جس کو اللہ تعالےٰ نے حفظ قرآن کی

دولت عطا فرمائی، اب وہ شب و روز اسی میں مصروف ہے (اسی کا ورد رکھتا ہے، نوافل میں تلاوت کرتا ہے خود سمجھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے دوسروں کو سمجھاتا ہے)

دوسرا وہ شخص قابل رشک ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا، وہ اس کو رات دن (اللہ کے لئے) خرچ کرتا رہتا ہے۔

اور یہ بھی سمجھ لو، جس کے پیٹ میں قرآن کا کوئی جزنہ ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ویران گھر، جو خراب و برباد ہو۔

یہ قرآن وہ بنیادی دستور ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بنیاد پر قوموں کو سربلند کرتا ہے (جو اس کے اصول کو اپنا دستور العمل اور ضابطہ حیات بنالیتی ہیں) اور دوسری قوموں کو پست اور ذلیل کرتا ہے جو اس کے اصول پر عمل پیرا نہیں ہیں اگرچہ زبان سے اپناتی ہیں۔

اور دیکھو۔ میں عورتوں کے متعلق حسن سلوک اور اچھے طرز عمل کی نصیحت کرتا ہوں، اس پر عمل کرو۔ دیکھو۔ یہ تمہارے قبضہ میں ہیں، مگر اس قبضہ کی بنا پر تم صرف ایک ہی بات کے مالک ہو، وہ بات یہی ہے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، البتہ اگر وہ کھلی ہوئی بے حیائی کے مرتکب ہوں تو بیشک وہ حسنِ سلوک سے محروم ہوسکتی ہیں، اگر وہ ایسی غلطی کر گذریں تو اُن کے ساتھ شب باشی چھوڑ دو (اگر وہ اس سزا سے باز نہ آئیں تو ان کو معمولی مار کی سزا دے سکتے ہو (مثلاً مسواک ماردو) پس اگر وہ بات ماننے لگیں تو پھر ایسا ہرگز نہ کرو کہ ان کو زچ کرنے یا ان کو پریشان کرنے کی کوئی سبیل تلاش کرو۔

دیکھو یاد رکھو۔ ایک حق تمہارا عورتوں پر ہے اور ایک حق عورتوں کا تم پر ہے، تمہارا حق تو یہ ہے کہ وہ ہرگز اُن رشتہ داروں سے خلا ملا نہ رکھیں جن سے تمہیں کراہیت ہے اور جنکو تم پسند نہیں کرتے وہ اُن کو تمہارے مکان میں داخل ہونے کی اجازت بھی نہ دیں (یعنی تم ان کی عصمت کے مالک ہو پس ایسی پابندی لگا سکتے ہو جس سے تمہاری آبرو اور ان کی عصمت محفوظ رہے)

اور عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ ان کو اچھا پہناؤ، اچھا کھلاؤ۔

اس موقع پر یہ بھی یاد رہے کہ عورت شوہر کے گھر بار کی امانت دار ہے، ارشاد ہوا، کوئی عورت شوہر

کی اجازت (مرضی) کے بغیر شوہر کے گھر کی کوئی چیز خرچ نہیں کر سکتی۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۶

میں اللہ تعالےٰ کی حمد کرتا ہوں، اس سے مدد کی درخواست کرتا ہوں، گناہوں کی مغفرت چاہتا ہوں اور نیک ہدایت کی التجا کرتا ہوں، میں اس پر ایمان لاتا ہوں، میں اُس ذات برحق کا منکر نہیں ہوں میں اس کا دشمن ہوں جو اس ذات برحق کا انکار کرے۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ جو یکتا اور تنہا ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اس خدا کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے۔

اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت، دینِ حق، نورِ کامل، پند و نصائح اور حکمت و دانش کی نعمتیں سپرد کر کے مبعوث فرمایا۔ اس وقت جب کہ صدیاں گذر گئی تھیں کہ (حضرت عیسیٰ علیہ السّلام) کے بعد کوئی نبی نہیں آیا تھا، چناں چہ علم مولیٰ مفقود ہو گیا تھا، گمراہی کی گرم بازاری تھی، نورِ ہدایت پر اندھیری چھائی ہوئی تھی (دوسری جانب) آپ کی بعثت ایسے وقت ہوئی ھیکہ یہ دنیا جہان جس کو زمانہ کہتے ہیں، اس کا سلسلہ جو ازل سے چل رہا تھا) ٹوٹ رہا ہے، قیامت قریب ہے اور اس عالم کی آخری میعاد ختم ہو رہی ہے (اب اللہ کا کوئی اور پیغام نہیں آسکتا، یہی پیغام آخری پیغام ہے) لہٰذا جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر رہا ہے اس نے ہدایت اور کامیابی حاصل کر لی اور جو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت سے گریز کر رہا ہے وہ گمراہ ہے اپنا فرض ادا کرنے میں حد سے زیادہ کوتاہی کر رہا ہے اور صحیح راستے سے بہت دور بھٹک رہا ہے۔

اے لوگو! میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کرنے کی وصیت کرتا ہوں (دیکھو) سب سے بہتر نصیحت جو ایک مُسلمان دوسرے مُسلمان کو کر سکتا ہے یہی ہے کہ اس کو آخرت پر آمادہ کرے، ایسے کاموں کا شوق دلائے جو مُرنے کے بعد کارآمد ہوں اور یہ کہ خوفِ خدا کی ہدایت کرتا ہے، وہ پرہیزگاری اور پارسائی کی زندگی اختیار کریں۔

اے لوگو! ان باتوں سے پرہیز کرو، جن سے پرہیز کرنا اتنا ضروری ہے کہ خود حضرت حق جل مجدہٗ نے ان سے بچنے اور پرہیز کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

دیکھو. اللہ سے تقویٰ کرنا اور اس طرح تقویٰ کرنا کہ دل لرز رہا ہو اور خوفِ خدا ذہن اور دماغ پر چھایا ہوا ہو، یہ تقویٰ ایک عمل کرنے والے کے لئے جو اس لئے عمل کرتا ہے کہ آخرت کے مقاصد میں کامیابی حاصل ہو، بہت بڑا معاون اور مددگار اور نہایت مخلص رفیق ہے اور (دیکھو اللہ اور بندے کے درمیان ایک رشتہ ہے) جو اس رشتہ کو کھلے چھپے پوشیدہ اور اعلانیہ اس طرح جوڑتا ہے کہ اسکی نیت اور ارادہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک ذات کے علاوہ اور کچھ نہ ہو (نہ کسی غیر اللہ کی خوشنودی مقصود ہو نہ دینی نمود و نمائش اور نہ اس طرح کی کوئی اور غرض سامنے ہو) تو اس کا یہ اخلاص وللّٰہیت، اس کے عاجل امر یعنی موجودہ دور میں اس کی ایک اچھی یادگار بن جائے گا (اس کا اخلاص جس چیز کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم خود اس کو بہت ہی عمدہ اور باوقار صورت سے ظاہر کر دے گا، اللہ کے مخلص بندوں کے دلوں میں اسکی محبت پیدا ہوگی اور لوگ عزّت کی نگاہ سے اس کو دیکھیں گے۔)

(یہ تو دنیا کی بات ہے اور مرنے کے بعد یہ ہوگا) یہ تعلق باللہ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ اس کا یہ پُرخلوص رشتہ، ایک ذخیرہ اور خزانہ ہوگا، یعنی یہ رشتہ اور یہ تعلق اُس وقت ایک بہترین سرمایہ ثابت ہوگا جب انسان اُن اعمال کا محتاج ہوگا جو وہ پہلے کر چکا ہے، اور جب کہ انسان کے لئے اس کا اخلاص ہی کارآمد ہوگا اور اخلاص وللّٰہیت کے سوا جو کچھ ہوگا اس سے اس کو نفرت اور اس درجہ دحشت ہوگی کہ اس کی تمنا ہوگی کہ کاش اس کے اور ان غیر مخلصانہ کاموں کے درمیان بہت طویل مسافت حائل ہوتی، (تاکہ وہ اس دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوتا، مگر یہ اس کا پچھتانا وقت نکلنے کے بعد ہوگا جو قطعاً بیکار ہوگا)

یاد رکھو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اور اس کی بے انتہا مہربانی اور اسکے بے پایاں رحم و کرم کا تقاضا ہے کہ وہ خود اپنی ذات کا بھی تم کو خوف دلاتا ہے (کہ تم لااُبالی اور غافل و نفس پرست نہ بنو کہ اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے اور اس کی طاقت بھی بے انتہا ہے وہ جس بات کا چاہے انتقام لے سکتا ہے سوچ لو خدا کا انتقام کتنا سخت ہوگا۔ (معاذ اللہ)

اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس نے جو کچھ فرمایا اس کو سچ کر دکھایا، جو اس نے وعدہ کیا اسے پورا کر دیا۔ اسکا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا، اس کا ارشاد ہے کہ اس کی بات پلٹی نہیں جاتی اور وہ بندوں پر ظلم بھی نہیں کرتا پھر وہی بات ہے اللہ سے تقویٰ کرو، موجودہ حالت میں بھی اور مستقبل میں بھی پوشیدہ بھی اور اعلانیہ بھی غرض ہر حالت میں خوف خدا کو سامنے رکھو، جو اللہ سے تقویٰ کرتا رہتا ہے وہ خود اپنے آپکو اللہ کی خفگی سے محفوظ کر لیتا ہے اور اس کی سزا، اور اس کی ناراضی سے بچ جاتا ہے۔

اللہ سے تقویٰ کرنا اور خوف خدا (وہ تریاق ہے جو) چہرہ کو روشن کر دیتا ہے، رب کو راضی کر لیتا ہے اور درجہ کو بلند کرتا ہے، پس جہاں تک ممکن ہو تقویٰ کا حصّہ پورا پورا حاصل کرو اور دیکھو بارگاہِ رب العزت کے حق میں کوتاہی مت کرو (اللہ تعالےٰ کے اس احسان عظیم کی قدر کرو) کہ اس نے اپنی کتاب میں تمہیں پوری طرح کامل و مکمل تعلیم دیدی تمہارے لئے واضح طور پر راستہ مقرر کر دیا تاکہ جھوٹے اور سچے کھل کر سامنے آجائیں، اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا۔ تم بھی احسان کرو، تمہارا احسان یہ ہے کہ خود اپنے افعال اور اعمال کو درست کرو، اللہ کے دوستوں سے دوستی رکھو، اس کے دشمنوں کو اپنا دشمن جانو اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پُر جوش اور سرگرم جدوجہد پوری طرح کرتے رہو، وہی رب العزت ہے وہی مولا برحق ہے جس نے تمہیں اپنے دین کامل کے لئے منتخب کیا، تمہارا نام "مسلم" رکھا تاکہ جو برباد ہو تو اس حالت میں برباد ہو کہ کھلی ہوئی حجت اس کے سامنے ہو، اس کو یہ عذر نہ رہے کہ اس کے سامنے بات واضح نہ ہوسکی اور جو زندہ رہے تو وہ اس طرح زندہ رہے کہ اپنے زندہ رہنے کی دلیل اور حجت کے اس کے پاس موجود ہو۔

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہماری نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے۔

دیکھو! مختصر بات یہ ہے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو، اور مابعد الموت کے لئے عمل کرو (اور پوری طرح سمجھ لو کہ) جو بندہ اس رشتہ کو درست کر لیتا ہے جو اس کے اور اس کے پروردگار کے مابین ہے تو خود اللہ تعالیٰ ذمّہ دار بن جاتا ہے کہ ان معاملات کو درست کرے جو اس کے بندے اور دوسرے انسانوں کے درمیان ہیں۔

(بات صاف ہے) اللہ تعالیٰ کی حکومت ہے، وہ انسانوں پر حکومت کرتا ہے وہ انسانوں کے حق میں اپنے فیصلے نافذ کرتا ہے، انسان اپنے پروردگار کے مالک نہیں ہیں، نہ انھیں خالق ارض و سما کی کسی بات

پر کوئی قابو ہے کبریائی اور عظمت صرف اللہ کے لئے ہے ہم میں نہ کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے جو کچھ قدرت وطاقت ہے وہ خدا کی مہربانی اور اس کی مدد سے ہے جو بلند و بالا اور بہت بڑی شان والا ہے۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۷

تمام تعریفیں اس ایک ذات کے لئے ہیں جو تمام خوبیوں کی مالک اور تمام کمالات سے موصوف ہے، جس کا نامِ مبارک "اللہ" ہے، ہم اُسی کی حمد کرتے ہیں، اُسی سے مدد چاہتے ہیں کہ حمد و ثنا اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق ہو اور جو کچھ کوتاہیاں اور لغزشیں ہم سے ہوں اُن کی مغفرت کی درخواست بھی ہم اُسی سے کرتے ہیں اور ہم اُسی کی پناہ لیتے ہیں کہ اپنے نفسوں کی شرارتوں سے ہم محفوظ رہیں۔

وہ نیک بخت جسکو اللہ تعالیٰ ہدایت بخش دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور وہ بدبخت جس کی قسمت میں گمراہی ہو اس کو کوئی ہدایت نہیں بخش سکتا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اس ایک معبود کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا کہ جو ان کی دعوت قبول کر کے عمل پیرا ہو اس کو کامیابیوں کی بشارت سُنائیں، اور جو ایمان و عمل میں کوتاہی کرے اس کو کوتاہیوں کے بُرے نتیجوں سے آگاہ کردیں۔

آپ کو ایسے زمانہ میں مبعوث فرمایا کہ قیامت سامنے ہے (نہ کوئی اور نیا نبی اس عرصہ میں آنے والا ہے نہ کوئی نیا پیغام یا نئی امت قیامت سے پہلے پیدا ہونے والی ہے۔

آپ کا پیش کیا ہوا دین کامل، ایک آخری فیصلہ ہے جو اس کے بموجب اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی (صلی اللہ علیہ وسلم) اطاعت کرے گا وہ کامیاب اور بامراد ہوگا اور جو اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے جو ہمارا رب اور پروردگار ہے دُعا کرتے ہیں کہ ہمیں اُن خوش نصیبوں کے زمرہ میں شامل کردے جو اللہ اور اس کے رسول کے فرماں بردار اور تابعدار ہیں جو اس کی خوشنودی کی پیروی

کرتے ہیں، اس کی رضامندی کے تابع رہتے ہیں اور اس کی ناراضی سے پرہیز کرتے ہیں۔

اے لوگو! (غرغرہ کے وقت کی توبہ کا اعتبار نہیں ہے، موت سر پہ ہے ہوشیار ہوجاؤ) اور موت سے پہلے ہی توبہ کرلو، اپنا رشتہ خدا سے جوڑلو۔

دیکھو! جلدی کرو، نیک کاموں کی عادت ڈالو، تمہارے گردوپیش ہزاروں حوادث ہیں، سیکڑوں آفتیں ہیں، بڑھاپا آنے والا ہے جو رعشہ سے سارے بدن کو ہلا ڈالتا ہے، ہاتھ پاؤں بے قابو کردیتا ہے۔ موت برحق ہے، جو سب چیزوں سے چھڑادیتی ہے، مرض آتا ہے، جو کہیں کا نہیں رکھتا۔

دیکھو! اس سے پہلے کہ یہ حوادث تمہیں دبوچ لیں، تم نیک کاموں کے عادی بن جاؤ، نیکیوں اور خوبیوں کو اپنا شیوہ بنالو، ٹال مٹول میں مت رہو کہ عنقریب فلاں کام شروع کروں گا، وہ "قریب" خدا جانے آئے یا نہ آئے۔

پس اٹھو اور اس رشتہ کو جوڑلو جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے، تمہاری کامیابی اور ابدی سعادت یہی ہے۔

دیکھو! دنیا خزانہ اور سرمایہ کی فکر کرتی ہے (مگر اصل خزانہ، صدقہ خیرات ہے جو ہمیشہ ہمیشہ باقی رہتا ہے) جہاں موقع ہو اور جیسا موقع ہو، زیادہ سے زیادہ صدقہ کرو، جہاں پوشیدہ اور مخفی طور پر دینے کا موقع ہو، وہاں پوشیدہ طور پر صدقہ خیرات کرو، ضرورت مند کو اس طرح دو کہ بائیں ہاتھ کو داہنے کی خبر نہ ہو، اور جہاں علانیہ دادودہش کا موقع ہو کہ لوگ تمہیں دیکھ کر صدقہ خیرات کریں، وہاں علانیہ خرچ کرو۔

کھلے دل اور سچے جذبہ سے صدقہ خیرات کا یہ فائدہ ہوگا کہ تمہیں بہت بڑا ثواب ملے گا، اللہ تعالےٰ کے یہاں تمہاری حمد ہوگی اور تمہارے رزق میں برکت ہوگی، اللہ تعالےٰ کی مدد تمہارے شاملِ حال ہوگی، تمہارا اقبال بلند ہوگا اور تمہاری شکستگی اور خستہ حالی دور ہوگی۔

اچھی باتوں کی تلقین کرو، لوگوں کو ہدایت کرو، ان کو اچھے کام سمجھاؤ، اللہ کے یہاں اجر ملے گا، اور تمہاری زندگی سرسبز ہوگی، بُری باتوں سے لوگوں کو روکو، اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے ساتھ ہوگی۔

اے لوگو! تم میں سب سے زیادہ دانا، اور عقلمند وہ ہے جس کو یہ تصور سب سے زیادہ رہے کہ ایک دن مرنا ہے اور سب سے زیادہ شریف اور قابلِ احترام وہ ہے جو (اچھے کردار اور بہتر اخلاق کا توشہ لیکر) موت کی تیاری میں مصروف ہے۔

دیکھو! عقل و دانش کی علامت یہ ہے کہ اس دھوکے کی ٹٹی سے (جس کا نام دنیا ہے) علیٰحدہ رہو اور اس منزل کیطرف رجوع رہو جو دار الخلود ہے جو ہمیشہ ہمیشہ رہے گی، دائمی سکون اور قبر میں کام آنے کے لئے توشہ فراہم کرتے رہو اور اس دن کے لئے تیاری کرتے رہو جس روز مَر کر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۸

تمام کمالات تمام خوبیاں اللہ تعالےٰ کے لئے ہی برحق ہیں، اس لئے ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اس سے ہی مدد چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی خوبیاں میسر آئیں اور جو کچھ ہماری کوتاہیاں اور ہمارے قصور ہیں اللہ تعالیٰ ہی سے ہم ان کی مغفرت چاہتے ہیں اور جو کچھ ہمارے نفسوں کی شرارتیں ہیں ہم اللہ تعالےٰ کی پناہ لیتے ہیں کہ ہم ان سے محفوظ رہیں، بیشک ہدایت اور گمراہی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے، جس کو وہ ہدایت بخشے پھر کوئی نہیں جو اس کو گمراہ کرسکے اور جس کی وہ راہ ماردے، پھر کوئی نہیں ہے جو اس کو سیدھے راستہ پر لگا سکے۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ کو خاتم الانبیاء بنا کر ایسے وقت مبعوث فرمایا کہ قیامت سامنے ہے۔ اس وقفہ میں نہ کوئی اور رسول آنے والا ہے، نہ کوئی اور پیغام یا شریعت آنے والی ہے۔

آپ کا پیغام آخری پیغام ہے۔ آپ کی شریعت آخری شریعت ہے۔

آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا اس لئے کہ جو اس سچائی کو قبول کرے اس کو کامیابی کی بشارت سنادیں اور جو اس سے منہ موڑے اس کو اس کے بُرے نتیجوں سے آگاہ کردیں۔

پس جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا کامیاب اور راہ یاب ہوگا اور جو اللہ اور رسول کی

نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہوگا۔

ہم اللہ تعالیٰ سے ہم اپنے رب اور پروردگار سے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اُن کے زمرہ میں شامل کر دے جو اللہ کے مطیع اور اس کے رسول کے فرماں بردار مانے گئے ہیں جو اس کی رضا کے تابع رہتے ہیں جو اس راستہ پر چلتے ہیں جو اس کی خوشنودی کا راستہ ہے اور اس کی ناراضی سے احتیاط برتتے ہیں۔

اے لوگو! راستہ کے نشانات بتادیئے گئے ہیں، تم انھیں نشانات پر چلو، اور دیکھو ایک آخری منزل مقرر ہے، تم اسی منزل کی طرف بڑھو۔

صاحبِ ایمان بندہ دو ہیبتوں میں خائف رہتا ہے، ایک وہ دور ہے جو گذر چکا اسے خبر نہیں کہ حضرت حق جل مجدہٗ کا عمل اس کے متعلق کیا ہوگا، دوسرا وہ دَور ہے جو باقی ہے اسے معلوم نہیں کہ اللہ رب العزت کا فیصلہ اس کے متعلق کیا ہے (یہ دو ہیبتیں ہمیشہ اسے گھیرے رہتی ہیں (وہ کبھی نڈر نہیں رہتا) پس ہوشمندی یہ ہے کہ انسان خود اپنے نفس سے اپنے نفس کے لئے توشہ تیار کرتا ہے، وہ اپنی پوری زندگی سے موت کیلئے توشہ تیار کرے وہ جوانی سے توشہ لے بڑھاپے کے لئے۔ وہ دنیا سے توشہ لے آخرت کے لئے۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا کوئی موقع اسکے بعد نہیں رہتا جب انسان اس دارِ عمل سے گذر جائے۔

یاد رکھو! اس دنیا کے بعد صرف دو ہی گھر ہیں، جنّت یا دوزخ، ان کے علاوہ اور کوئی دُوسرا گھر نہیں ہے میں نے تم سے اپنی بات کہدی، اب میں اپنے لئے بھی خدا سے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ سب کے لئے بھی۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۹

بیشک جملہ کمالات اللہ تعالیٰ کے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، اسی سے مدد چاہتے ہیں، اسی سے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور اسی کی پناہ لیتے ہیں کہ ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہیں جسکو اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو گمراہی میں ڈال دے اسے پھر کوئی ہدایت نہیں

بخش سکتا، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا رکوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق وصداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا سچائی آپ کے ساتھ ہے آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا کہ جو آپ کو مانے آپ کی سچائی کو قبول کرے، اس کو آپ بشارت سنادیں اور جو اس سچائی سے روگردانی کرے اس کو آپ عاقبت کی خرابیوں اور تباہیوں سے آگاہ کردیں۔آپ کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی ہے کہ قیامت سامنے ہے، اس درمیان میں کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔

جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت یافتہ اور راہ یاب ہوگا اور جو ان کی نافرمانی کریگا وہ بدبخت اور گمراہ ہوگا۔

ہم اللہ سے جو ہمارا رب ہے التجا کرتے ہیں کہ ہمیں اُن کے زمرہ میں شامل کردے جو اس کے فرمانبردار ہیں اس کے رسول کے تابع فرمان ہیں جو اس راستہ پر چلتے ہیں جو اس کی رضا اور خوشنودی کا راستہ ہے اور اس راستہ سے بچتے ہیں جو اس کی ناراضی کا راستہ ہے۔

اے لوگو! سمجھ لو، دنیا نقد سودا ہے، سب کے لئے حاضر ہے، اچھے بُرے سب کے لئے ہے، سب ہی اس سے کھاتے ہیں، سب ہی اپنی ضرورتیں پوری کرتے ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ "آخرت" ایک مقرر اور طے شدہ میعاد ہے بالکل صحیح اور صادق اس روز وہ مَلِکُ وہ بادشاہ، وہ شاہنشاہ فیصلہ کرے گا جو قادر مطلق ہے دیکھو۔ سمجھ لو "خیر" اور نیکی اپنی تمام خوبیوں اور جملہ لوازمات کے ساتھ جنّت کی چیز ہے، یہ جنت میں جائے گی "شر" اور اس کی جملہ لوازمات دوزخ کا حصہ ہیں، یہ دوزخ میں جائیں گے، دیکھو عمل کرو۔ عمل اس طرح کرو کہ خوف خدا تم پر غالب ہو۔

خوب سمجھ لو، تمہارے تمام اعمال تمہارے سامنے پیش ہوں گے۔ پس جس کسی نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ بھی اس کے سامنے آئے گی اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ بھی اس کے سامنے آئے گی۔

اور دیکھو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑ چلا ہوں کہ جب تک اس کو مضبوطی سے سنبھالے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، وہ کیا چیز ہے، اللہ کی کتاب (عَزَّ اِسْمُہٗ وَتَعَالیٰ شَانُہٗ) یہ کتاب اللہ وہ خزانہ ہے جس میں پہلے لوگوں کا تذکرہ بھی ہے اور بعد میں آنے والوں کی خبریں بھی اور جو باتیں خود

تمہارے اندر ہیں اس کتاب میں ان کا فیصلہ بھی ہے، یہ پوری کتاب ایک فیصلہ ہے، صاف صاف اوّل سے آخر تک کھرا، اس میں کوئی ہلکی اور بے وزن بات نہیں ہے۔

کوئی بڑے سے بڑا شخص جو اپنی جگہ ڈکٹیٹر بنا ہوا ہو، اگر اس کو پس پشت ڈال دے گا اللہ تعالےٰ اس کی کمر توڑ دے گا، اور جو شخص اس کتاب کو چھوڑ کر کسی اور دستور یا اصول میں ہدایت تلاش کریگا، اللہ تعالےٰ اس کو گمراہ کر دے گا۔

یہ کتاب اللہ تعالےٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ دانش و حکمت کا مکمل تذکرہ ہے۔ اور یہی صراطِ مستقیم ہے یہی وہ معیاری کتاب ہے کہ اس کی بنیاد پر جو دستور العمل مرتب کیا جائے اُس سے وہ جذبات و خیالات پرورش پائیں گے جن کے خطوط صحیح ہوں گے ان میں کجی نہیں ہوگی جو بیانات مرتب ہوں گے وہ غیر مشتبہ ہوں گے، جو دودھ کو دودھ اور پانی کو پانی کر دیں گے کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس سے اہلِ علم کا پیٹ بھر جائے اور وہ اُکتا جائیں، نہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ بار بار دہرانے اور کثرتِ تلاوت سے شوق و ذوق پُرانا پڑ جائے اور اس کی شیرینی میں فرق آجائے۔

یہ وہ علمی خزانہ ہے کہ اس کے معنوی لطائف اور اس کے عجیب و غریب نکات کبھی بھی ختم نہیں ہوسکتے، ہر ایک دور اور ہر ایک ماحول میں ہر ایک ذوق کے اہل علم اس کے الفاظ کی شکنوں میں اور لچک دار فقروں میں عجیب و غریب نکتے دریافت کریں گے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ وہ عجیب و غریب مخلوق جن کو ہم "جن" کہتے ہیں جب انھوں نے سُنا تو وہ بے اختیار بول اُٹھے، اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا یَّهۡدِیۡۤ اِلَى الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (بیشک ہم نے سُنا ہے۔ عجیب و غریب قرآن، جو رشد و ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔ بس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں)

یہ وہ کتاب ہے کہ کوئی شخص اس کی بنیاد پر کوئی بات کہتا ہے تو سچ کہتا ہے اس کے اصول پر فیصلہ کرتا ہے تو عدل و انصاف قائم کرتا ہے جو اس کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے تو وہ سیدھے راستہ کی طرف دعوت دیتا ہے (پس حق وہ ہے جو قرآن پیش کر رہا ہے اس کے سوا جو کچھ ہے باطل ہے۔ عدل و انصاف وہ ہے جو قرآن کے اصول پر ہو جو فیصلہ اس کے خلاف ہو وہ انصاف نہیں ہے ظلم ہے صراطِ مستقیم وہ ہے جس کی

دعوت قرآن دے رہا ہے. جو دعوت اس سے ہٹی ہوئی ہے وہ دعوت حق نہیں بلکہ گمراہی کا شور و غوغا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ) (ح.م)

ترجمہ خطبہ نمبر ۱

جملہ کمالات کی مالک وہ ذات ہے جس کا نام نامی اللہ ہے. ہم اس کی حمد کرتے ہیں اس سے مدد چاہتے ہیں، اس سے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور اللہ کی پناہ لیتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت بخشے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور اللہ تعالےٰ جسکی راہ مار دے پھر کوئی اس کو راستہ نہیں بتا سکتا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے. اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بھرپور سچائی کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر ایسے دور میں مبعوث فرمایا کہ قیامت اس کے سامنے ہے، درمیان میں نہ کوئی نیا نبی ہے نہ کوئی نئی اُمت یاد رکھو! ہدایت اور گمراہی اپنی عقل سے نہیں ہے اس کا مدار اللہ اور اس کے رسول کے بتانے اور ان کی رہنمائی پر ہے، پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو انکی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان میں شامل کر دے جو اللہ اور اس کے رسول کے متبع اور فرماں بردار ہیں جو اس کی خوشنودی کے راستہ پر چلتے ہیں اور اس کی ناراضی سے پرہیز کرتے ہیں۔

مُسلمانو! سمجھو اور غور کرو، مجھ سے پہلے جو بھی نبی آیا، اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو وہ بتا دے جس کو اُس کے حق میں بہتر جانتا تھا، اور اُن باتوں کے بُرے نتیجوں سے آگاہ کر دے جن کو اُس اُمت کے حق میں نقصان دہ اور تباہ کن سمجھتا تھا۔

اور دیکھو! یہ اُمت (اُمت محمدیہ) اس کے پہلے دور میں عافیت اور خیر رکھی گئی ہے اور جو آخر میں آئیں گے ان کی آزمائش سخت ہوگی اور ایسی بہت سی باتیں اُن کے سامنے آئیں گی جو دین کے لحاظ

سے اجنبی ہوں گی پھر فتنے آئیں گے جو ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہوں گے، ایک فتنہ آئے گا مُسلمان سمجھے گا یہ اس کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے وہ کچھ ہٹے گا تو اور فتنہ کھڑا ہو جائے گا مُسلمان سمجھے گا وہ اس مرتبہ ضرور تباہ ہو جائے گا اب یقیناً اُس کی موت آگئی پھر یہ بھی ہٹ جائے گا پس فتنوں کی اس مسلسل زنجیر میں وہ شخص جس کا جذبہ یہ ہو کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہے اور جنت میں داخل ہو اس کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرتا رہے اس کے دل کی لگن یہ ہو کہ مَرے تو اس حالت میں مَرے کہ اللہ پر اس کا ایمان ہو اور یوم آخر یعنی قیامت کیدن پر اس کا ایمان ہو۔ (پہلے بزرگ جنکو عافیت میسّر آئی تھی، انکے بہت کچھ مجاہدے اور ریاضتیں تھیں بہت کچھ قربانیاں تھیں جنکی بناء پر انھیں روحانی سکون اور قلبی اطمینان میسّر آیا، پچھلے لوگ فتنوں کے طوفان میں اگر ایمان سالم رکھ لیں یہی غنیمت ہے، ایمان کے ساتھ پابندی شریعت کی لگن جاری رہے۔) اور اس کا کردار یہ ہو کہ جو وہ اپنے لئے چاہتا ہے وہی دوسروں کے لئے چاہے جس برتاؤ کی وہ دوسروں سے خواہش رکھتا ہے کہ اسکے ساتھ برتیں اس کا فرض ہے کہ وہ خود یہی برتاؤ دوسروں کے ساتھ برتے۔

اور دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کا غرور و نخوت ختم کر دیا ہے اور یہ بات کہ آباو اجداد پر فخر کیا کرتے تھے اور اسی کو بڑا مانتے تھے جس کے باپ دادا اونچی ذات کے ہوں، اس جاہلانہ طریقہ کو اللہ تعالےٰ نے منع کر دیا ہے، اسلام میں ذات پات کی کوئی اونچ نیچ نہیں ہے، اسلام میں صرف دو ہی درجے ہیں جو عمل اور کردار سے بنتے ہیں، انسان یا صاحبِ ایمان اور صاحبِ تقویٰ و طہارت ہے، یا بدکار و بدبخت صرف یہی دو درجے ہیں (خوب سمجھ لو) تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کی سرشت مٹی سے ہوئی (اب فخر کس بات پر)

اے لوگو! جن کی زبان پر اسلام ہے، جن کے دلوں کی گہرائیوں تک ایمان نہیں پہنچا، غور سے سُن لو اور یاد رکھو مسلمانوں کو ایذا مت دو۔ اُن کو پرانی باتیں چھیڑ کر عار مت دلاؤ، ان کی چھپی ڈھکی باتوں کی کھوج مت کرو (انبیاء علیہم السّلام کے علاوہ معصوم کون ہے، کمزوریاں کس میں نہیں ہیں) ہر ایک کو نشانہ ملامت بناؤ گے تو نظام کس طرح قائم ہوگا۔ اے لوگو! گمان قائم کرنے سے پرہیز کرو، گمان (ایک طرح کی) جھوٹی بات ہے (جس طرح جھوٹی بات واقعہ کے خلاف ہوتی ہے، بسا اوقات گمان بھی

بے بنیاد ہوتا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اس سے وہی نقصان پہنچتا ہے جو جھوٹی بات سے) اور دیکھو کن سوئیں مت لو، نہ اس ٹوہ میں رہو کہ لوگوں کے اندرونی معاملات معلوم کرو (اس طرح بے اعتمادی تو پھیل سکتی ہے آپس کا اتفاق واتحاد قائم نہیں ہوسکتا) اور دیکھو خرید وفروخت کے وقت دکھاوے کے گاہک مت بنو کہ قیمت بڑھا کر بول دو جس سے خریدار دھوکا کھا جائے اور دوکاندار کو زیادہ قیمت ملجائے اور دیکھو کسی سے حسد نہ رکھو کسی سے بغض اور کینہ کپٹ نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایکدوسرے کی بُرائی نہ کرو۔ اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

مُسلمان کی ہر چیز مُسلمان پر حرام ہے۔ اس کا خون حرام۔ اس کا مال حرام۔ اس کی آبرو حرام۔ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کوئی بندہ مُسلمان نہیں جب تک اس کا دل اور اسکی زبان مسلمان نہ ہو کہ اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے اور کوئی مومن نہیں ہے جب تک اس کے پاس پڑوس کے آدمی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہوں۔ اور ان کو امن نصیب نہ ہو۔

ترجمہ خطبہ نمبر ۱۱

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ رمضان شریف سے پہلے ماہ شعبان کے آخری جمعہ میں ارشاد فرمایا۔

میں اعتراف کرتا ہوں۔ مانتا ہوں اور تسلیم کرتا ہوں کہ تمام تعریفوں کا مستحق اور تمام خوبیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ جلّ جلالہٗ وتعالیٰ شانہٗ۔ میں اُسی سے مدد چاہتا ہوں اُسی سے مغفرت کی دُعا کرتا ہوں اور ہم سب اُسی کی مدد سے نفسوں کی شرارتوں سے پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ رکھے، جسکو اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے اُسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو اللہ تعالیٰ محروم کردے اُسے کوئی ھدایت نہیں بخش سکتا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت اور پوجا کا مستحق کوئی نہیں ہے وہ اکیلا اور یکتا ہے۔ اس کا شریک اور ساجھی کوئی نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ

کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ کو اللہ نے حق وصداقت کی بھرپور دولت عطا فرمائی اور اس دولت سے آپ کے دامن بھر کر اس لئے مبعوث فرمایا کہ جو اس دولت سے مالامال ہوں ان کو کامیابی اور خوش نصیبی کی بشارت سنائیں اور جو اس سے دامن بچائیں اور محروم رہیں ان کو اس محرومی کے بدترین نتیجہ اور آخرت کے عذاب سے آگاہ کردیں۔ آپ کی بعثت ایسے وقت ہوئی کہ قیامت سامنے ہے۔ بیچ میں نہ کسی نبی کی نبوت ہے نہ کسی رسول کی رسالت۔

کامیابی یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا فرمان بردار رہے اور ناکام ونامراد وہ ہے جو اللہ اور رسول کی اطاعت سے محروم ہو، اس کی یہ محرومی اور گمراہی خود اُسی کی تباہی اور بربادی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ کسی کی اطاعت سے کوئی فائدہ پہنچتا ہے نہ کسی کی سرکشی اور نافرمانی سے حضرت حق جل مجدہٗ کا کوئی نقصان ہوتا ہے۔

اے لوگو! ایک باعظمت مہینہ آرہا ہے، یہ مہینہ بابرکت ہے ایسا مُبارک مہینہ کہ اُس میں ایک ایسی رات آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

اس مہینہ میں دن کے روزے اللہ تعالےٰ نے فرض قرار دیئے ہیں اور ادائے عبادت کے لئے رات کے قیام (شب بیداری) کو مسنون اور مستحب فرمایا ہے۔

اس مبارک مہینہ کی ایک برکت یہ ہے کہ جو شخص کوئی بھی اچھا کام۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے۔ وہ اگرچہ نفل و مستحب ہوتا ہے مگر اس کا ثواب ایسا ملتا ہے جیسے کسی دوسرے مہینہ میں ادائے فرض کا ثواب ہوتا ہے اور جو شخص اس مبارک مہینہ میں فرض ادا کرتا ہے اس کا درجہ ایسا ہوتا ہے جیسے رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینہ میں ستّر فرض ادا کرنے کا۔

یہ مبارک مہینہ جس میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ہے۔ یہ ضبط وتحمل اور اپنے نفس اور اپنی تمام خواہشات کو پابند رکھنے کا مہینہ ہے بہترین مقصد کے لئے تحمل و برداشت اور ضبط وکنٹرول کا دوسرا نام صبر ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔

یہ ہمدردی اور غریبوں کی غم خواری کا مہینہ ہے۔ اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں زیادتی

کی جاتی ہے۔ اس مُبارک ماہ میں غریب روزہ دار کا روزہ کھلوانا اپنے گناہوں کی مغفرت اور آتش جہنم سے اپنی گردن چھڑانے کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے اور جتنا ثواب اس غریب روزہ دار کو اپنے روزہ کا ملتا ہے اتنا ہی آپ کو ملتا ہے۔

اس ماہ مبارک میں کسی غریب فاقہ کش روزہ دار کا آپ روزہ افطار کرا رہے ہیں تو خود اپنے گناہوں کی مغفرت کرا رہے ہیں، آتشِ دوزخ سے اپنی گردن چھڑا رہے ہیں اور جتنا ثواب اس روزہ کا اس غریب فاقہ کش کو مل رہا ہے اتنا ہی آپ کو مل رہا ہے اور اس غریب کے ثواب میں کوئی فرق نہیں آرہا ہے۔

صحابہ کرام (رضؓ) فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ہر ایک کو تو یہ توفیق نہیں ہے کہ وہ افطار کرائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، افطار کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بھرپیٹ کھانا کھلادو، تھوڑے سے دودھ یا چھوہارے سے افطار کرادیا، یا پانی کا ایک گلاس پیش کر دیا جس سے وہ سیراب ہوگیا، اللہ تعالیٰ اس کا بھی یہی ثواب عطا فرماتا ہے اور اگر کوئی شخص روزہ دار کو شکم سیر کھانا کھلا دے تو اللہ تعالیٰ اسکو میرے حوض (حوض کوثر) سے ایسا جام پلائے گا کہ پھر جب تک وہ جنت میں داخل ہو اس کو تشنگی نہیں ہوگی۔

آپ نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا آغاز رحمت ہے، اس کا وسط مغفرت اور اس کا خاتمہ آتشِ دوزخ سے رہائی۔

آپ روزہ دار ہیں تو آپ کا اخلاقی فرض ہے کہ دوسرے کے روزے کا بھی احساس کریں۔ آپ روزہ میں حسب معمول کام نہیں کر سکتے تو کسی دوسرے پر بھی کام کا بار نہ ڈالیں۔ اپنے کسی ماتحت اور اپنے کسی چھوٹے کو اپنی نازک مزاجی کا نشانہ نہ بنائیں اور زرخرید غلام جس کے لئے ہر سختی اور بدمزاجی روا رکھی جاتی ہے اگر اس کے کام میں کوئی شخص رمضان المبارک میں تخفیف کر دے تو اللہ تعالےٰ اُس سے درگذر فرمائے گا اور اس کی گردن آتشِ جہنم سے آزاد کر دے گا۔

ترجمہ خطبہ ثانیہ

(جو عربی کے صفحہ ۲۱ - ۲۲ پر ہے)

تمام کمالات اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ میں اسی سے مدد چاہتا ہوں۔ اور اسی سے مغفرت کی دعاء کرتا ہوں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ لیتے ہیں جسکو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضلالت نصیب ہو اسے کوئی ہدایت نہیں بخش سکتا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اکیلے اور یکتا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، آپ کو مکمل حق و صداقت کے ساتھ قیامت سے کچھ آگے خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا کہ ایمان لانے والوں کو بشارت سنا دیں اور جو ایمان و عمل سے محروم ہیں۔ انکو آگاہ کر دیں کہ ان کی عاقبت تباہ ہوگی۔

بیشک جس نے اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کیا اُس نے ہدایت پالی اور جس نے نافرمانی کی اسنے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچایا، اس نے اللہ کا کچھ نہیں بگاڑا۔

مُسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرماتا ہے، نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے۔ دعائیں دیتے رہتے ہیں اور آپ پر سلام بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو، تم بھی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پورے احترام کے ساتھ درود بھیجو اور سلام پیش کرو (صلی اللہ علیہ وسلم)

اے اللہ اپنی رحمتیں نازل فرما۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو آپ کے بندے اور آپ کے رسول ہیں اور رحمتیں نازل فرما، تمام مومن مردوں پر تمام مومن عورتوں پر، تمام مسلمان مردوں اور تمام مسلمان عورتوں پر اور برکتیں نازل فرما حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ازواج پر اور آپ کی ذریت پر۔

مُسلمانو! سن لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میری اُمت پر سب سے زیادہ رحم اور مہربانی کرنے والے حضرت ابو بکر ہیں، رضی اللہ عنہ اور اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ چست اور مضبوط حضرت عمر ہیں (رضی اللہ عنہ) اور شرم و حیاء کا سب سے زیادہ جذبہ رکھنے والے حضرت عثمانؓ ہیں۔

اور معاملات کی تہہ کو پہنچ کر سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا، خواتین اہلِ جنّت کی سردار ہیں۔ حضرت حسَنؓ اور حُسینؓ جوانانِ جنّت کے دو سردار ہیں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اللہ کے شیر ہیں اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔

حضرت عباس اور ان کے فرزند رشید کے لئے جو دعا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ہم بھی وہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ حضرت عباس اور اُن کے فرزند رشید کی ظاہر اور باطن ہر طرح مغفرت فرما۔ ایسا کوئی گناہ نہ رہے جس کی ان سے باز پرس ہو (رضی اللہ عنہما)

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے تمام صحابہ کے متعلق سب مُسلمانوں کو ہدایت فرمائی اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، میرے ساتھیوں کے بارے میں ان کو میرے بعد طعن و تشنیع یا تنقید و تبصرہ کا نشانہ نہ بنالینا جو شخص ان سے محبت رکھتا ہے۔ اسکو درحقیقت مجھ سے محبّت ہے اور چونکہ مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میرے دوستوں سے بھی محبت رکھتا ہے اور جو انسے بغض رکھتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ دراصل اس کو مجھ سے بغض ہے، اور چونکہ مجھ سے بغض رکھتا ہے تو میرے ساتھیوں سے بھی بغض رکھتا ہے یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت یا معاذ اللہ بغض علامت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبت رکھنے یا معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنے کی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا، میری امت میں سب سے بہتر میرا دَور ہے پھر اُن کا دَور جو اس سے متّصل ہیں۔ پھر اُن کا دور جو اُن سے متصل ہیں۔

اے اللہ۔ اسلام کی مدد فرما۔ اور اسلام کے مددگاروں کی مدد فرما۔ اے اللہ شرک کو ذلیل کر اور شرک کے شرارت پسندوں کو ذلیل کر۔

اے اللہ ہمیں اُن کاموں کی توفیق عطا فرما جو تجھے محبوب ہیں اور جن کو تو پسند کرتا ہے اور ہمارا مستقبل ماضی سے بہتر بنا۔

اے اللہ ان کی مدد فرما جو دینِ محمد کی مدد کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلّم) اور ہمیں بھی اُن میں شامل کر دے اور ان کو ناکام کر جو دینِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلّم) کی مدد سے گریز کرتے ہیں اور ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کر۔

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔
یاد رکھو! اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ ہر موقع پر انصاف سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بہتر سے بہتر بناؤ۔ اور رشتہ داروں کی مدد کرتے رہو۔ اور اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے بےحیائی سے بری باتوں سے ظلم و تمرد اور سرکشی سے۔ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے (کہ تم اچھے بنو) کیا اچھا ہو کہ تم اس کو یاد رکھو سوچ سمجھ کر اس پر عمل کرو۔ اور دیکھو۔ اللہ کا ذکر کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ اس سے دعائیں مانگتے رہو۔ وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا۔
اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کا ذکر ہر چیز سے اعلیٰ اور اولیٰ ہے۔ بہت باعزت و باعظمت ہے۔ بہت ہی مکمل اور بہت ہی ضروری عمل ہے۔ ہر چیز پر فوقیت رکھتا ہے اور ہر چیز سے بڑھا ہوا ہے۔

(ح، م)

-※-

ترجمہ خطبہ عید الفطر

(مع اضافۂ بعض مسائل وفوائد)

عید کے دونوں خطبوں کے بعد سنایا جائے (مترجم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۃ امابعد

حاضرین کرام! یہ عید کا دن ہے۔ یہ ہمارا سالانہ تیوہار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر قوم اور ہر ملت میں تیوہار ہوتا ہے۔ ہمارا تیوہار یہ ہے۔ خدا کا شکر ہے۔ ایک بڑے فرض سے ہم فارغ ہوئے ہیں۔ یہ عظیم الشان فرض جس کی ادائیگی میں سب سے زیادہ وقت صرف ہوتا ہے۔ وہ عجیب وغریب عبادت ہے۔ کہ جس طرح ہمارے لئے باعثِ فخر ہے حضرت حق جل مجدہٗ بھی اس پر فخر فرماتے ہیں، ہمارا فخر یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کمزور اور بے حقیقت انسانوں کو اس مقدس عبادت کے لئے منتخب فرمایا۔ پھر ہمیں اسکی ادائیگی کی توفیق بخشی۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر فخر فرماتے ہیں کہ وہ انسان جس کو فرشتوں نے سراسر مفسد قاتل وسفاک سمجھا تھا۔ اس نے اپنے فطری جذبات کو پامال کر کے اپنے نفس پر مشقت اٹھا کر یہ فرض انجام دیا اور اس طرح انجام دیا کہ ان دنوں میں وہ عبادت کی چلتی پھرتی تصویر بن گیا۔ چنانچہ صادق مصدوق۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ عید کے روز یعنی اس روز جب پورے مہینے کے بعد مسلمان افطار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فخریہ انداز میں فرشتوں کو مخاطب فرماتا ہے اور ان سے سوال کرتا ہے۔

فرشتو! اس مزدور کی جزا کیا ہونی چاہیئے جس نے اپنا عمل پورا پورا انجام دیا۔ اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کی۔ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اس کی جزا یہی ہے کہ اس کی مزدوری اور حق محنت جو طے ہوا تھا۔ وہ پورا پورا ادا کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اب اس سوال کی تشریح فرماتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے۔

اے میرے فرشتو۔ میرے بندوں اور میری بندیوں نے اس فرض کو ادا کیا جو انکے ذمہ مقرر کیا گیا ہے۔

پھر وہ اپنے گھروں سے نکلے. حمد اور تکبیر ان کی زبانوں پر ہے اور وہ دعا کے لئے چلے آرہے ہیں۔
مجھے اپنی عزت وعظمت۔ اپنی جلالت شان اور اپنی کبریائی کی قسم میں یقیناً ان کی دعاء قبول کروں گا۔

یہ خدا کے روزے دار بندے جو عیدگاہ میں پہنچ کر اپنے خالق و مالک کے سامنے خشوع وخضوع اور صحیح اخلاص کے ساتھ سربسجود ہوتے ہیں تو ارحم الراحمین مالک یوم الدین کا ارشاد ہوتا ہے:۔
جاؤ۔ میں نے تمہاری مغفرت کی۔ تمہاری خطاؤں اور غلطیوں کو حسنات اور نیکیوں کا جامہ پہنادیا چنانچہ یہ پاکباز بندے خدا کی رحمت اور بخشش لیکر واپس ہوتے ہیں۔

حاضرین کرام! عید کی رات خدا کرے آپ نے یاد خدا میں گذاری ہو، یہ شب مسرت اور یہ خوشی کی رات تفریح کے لئے نہیں ہے، بلکہ واہب العطیات. رب ذوالجلال نے اس کو عبادت کے لئے بھی تجویز فرمایا ہے۔ دل کو زندہ رکھنا ہے تو اس رات کو زندہ رکھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو عید اور بقرعید کی راتوں میں ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے۔ وہ دل کی زندگی پالیتا ہے۔ یہ دل اُس دن بھی زندہ رہے گا جب دلوں کی موت آئے گی۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۰

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ یعنی صدقہ فطر اس حساب سے مقرر فرمایا ہے کہ کھجور یا جو کا ایک صاع اور یہ حکم فرمایا ہے کہ نماز عید کے لئے نکلنے سے پہلے یہ صدقہ ادا کر دیا جائے (ایک صاع دو سو ستر تولہ کا ہوتا ہے۔ احتیاطاً ساڑھے تین سیر۔ آدھا صاع احتیاطاً پونے دو سیر۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ گیہوں کا ایک صاع دو کی طرف سے کافی ہوتا ہے. یہ دونوں بچے ہوں یا بڑے۔ آزاد ہوں یا غلام. مرد ہوں یا عورت۔

مطلب یہ ہے کہ ہر آزاد مسلمان پر مرد ہو یا عورت، جبکہ وہ مقدار نصاب کا مالک ہو صدقہ فطر واجب ہوتا ہے. اگر وہ کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھ سکا تب بھی صدقہ فطر واجب ہے۔

نصاب گیہوں یا گیہوں کے آٹے یا گیہوں کے ستو کا آدھا صاع ادا کرنا ہوگا۔ اور جو یا جو کے آٹے یا

جو کے ستو کا پورا صاع. یا اس کی قیمت. جو اور گیہوں کے علاوہ کوئی اور غلہ مثلاً چاول، باجرہ یا جوار دیا جائے تو اتنا دیا جائے جتنا پونے دو سیر گیہوں یا ساڑھے تین سیر جو کی قیمت میں آتا ہے۔ یہ ایک شخص کا صدقہ فطر ہے، زکوٰۃ اور صدقہ فطر کے نصاب میں کوئی فرق نہیں ہے، فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی تو اس وقت فرض ہوگی جب ایک سال پورا گذر گیا ہو۔ صدقہ فطر کے وجوب کے لئے سال گذرنا ضروری نہیں ہے. بلکہ اگر رات کو وہ نصاب کا مالک ہوا ہے تو صبح کو اس پر صدقہ فطر واجب ہو جائے گا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ زکوٰۃ کے لئے تو ضروری ہے کہ بقدر نصاب چاندی یا سونا، یا تجارتی مال اس کے پاس موجود ہو صدقہ فطر کے لئے ان چیزوں کی تخصیص نہیں ہے. کیونکہ صدقہ فطر کے نصاب میں ہر قسم کا مال حساب میں لے لیا جاتا ہے ہاں حاجتِ اصلیہ سے زائد اور قرض سے بچا ہوا ہونا جس طرح وجوب زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے صدقہ فطر کے وجوب کے لئے بھی ضروری ہے۔

پس اگر کسی کے پاس استعمال کے کپڑوں سے زائد کپڑے رکھے ہوئے ہوں یا روزمرہ کی ضرورت سے زائد تانبے، پتیل، چینی وغیرہ کے برتن ہوں یا اس کی رہائش سے زائد کوئی مکان ہے یا کسی اور قسم کا سامان یا اسباب ہے جو اس کی ضرورتِ لازمی سے زیادہ ہے اور اس کی قیمت نصاب کی برابر یا زیادہ ہے تو اس پر اگرچہ زکوٰۃ فرض نہیں ہے مگر صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ یہ صدقہ فطر اپنی طرف سے بھی ادا کرے گا اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی اور اگر کوئی بالغ اولاد خدانخواستہ مجنون ہے تو اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر اس کو ادا کرنا ہوگا۔ البتہ اگر اولاد کے پاس خود اپنا مال ہے تو صدقہ فطر اُن کے مال میں سے ادا کرے گا۔

وقت وجوب | عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی صدقہ فطر واجب ہو جاتا ہے. پس اگر کوئی شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا اس کے مال میں سے صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا، اور جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہے اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

وقت ادا | بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کو جانے سے پہلے آپ صدقۂ فطر ادا کر دیں اور اگر اس وقت ادا نہیں کر سکے ہیں تو جتنا جلد ممکن ہو ادا کر دیجئے اگر آپ رمضان میں ادا کر دیں تب بھی درست ہے مگر رمضان سے پہلے نہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ

حاضرینِ کرام! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ پہلے آپ دوگانہ عید ادا فرماتے تھے پھر تمام حاضرین اپنی اپنی جگہ صفوں میں بیٹھے رہتے تھے اور آپ کھڑے ہو کر ان کو مخاطب کرتے ہوئے خطبہ فرماتے تھے خطبہ میں آپ ضروری نصیحتیں فرماتے. جن باتوں کا حکم کرنا ہوتا تھا ان کا حکم صادر فرماتے، اگر کہیں مجاہدین کو بھیجنا ہوتا تو ان کا دستہ تیار کرتے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معمول یہ بھی تھا کہ عیدین کے خطبہ میں تکبیر بکثرت پڑھا کرتے تھے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ نیز آپ کا طریقہ تھا کہ عید الفطر کے روز نماز عید کے لئے جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرمالیتے تھے مگر ان کی تعداد طاق ہوتی تھی اور بقر عید کے روز نماز اور ذبح سے فارغ ہو کر قربانی کا گوشت تناول فرماتے تھے اور آپ ایک راستے سے تشریف لیجاتے تھے اور دوسرے راستہ سے واپس ہوتے تھے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو ایسا ہو گیا جیسے ہمیشہ (یعنی سال بھر روزے رکھے) حضرت انسؓ کا ارشاد ہے کہ جب سرور کائنات مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ والے سال میں دو دن کھیل کود کے منایا کرتے تھے جب وہ دن آئے (اور لوگ انکی تیاری کرنے لگے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ تیاری کیسی ہو رہی ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ اسلام سے پہلے کا دستور چلا آرہا ہے کہ سال میں دو دن منائے جاتے ہیں انہیں کھیل بھی دکھائے جاتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں، عید الفطر کا دن اور بقر عید کا دن۔

اب میں آیۂ کریمہ پر خطبہ ختم کرتا ہوں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی۔

یعنی حضرت حق جل مجدہٗ کا ارشاد ہے، بیشک فلاح پائی اس شخص نے جسنے زکوٰۃ ادا کی (عید کے روز صدقہ فطر ادا کیا) پھر اللہ کا نام لیا (تکبیر پڑھی) پھر نماز پڑھی۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰتْبَاعِھِمْ اَجْمَعِیْنَ ہ

ترجمہ خطبہ عید الاضحیٰ

(مع اضافہ فوائد و مسائل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ

حاضرین کرام! یہ عید کا دن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر قوم کی عید ہوتی ہے۔ ہماری عید یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ

حاضرین محترم! آج ذی الحجہ کی دس تاریخ ہے۔ آج ذی الحجہ کا پہلا عشرہ پورا ہو رہا ہے یہ وہ افضل عشرہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان دنوں میں عبادت کا بڑا درجہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان ایام میں عبادت اتنی محبوب ہے کہ کسی دن کو یہ فضیلت اور حیثیت حاصل نہیں ہے۔

اس عشرہ میں ایک دن کے روزہ کا ثواب سال بھر کے روزوں کی برابر ہوتا ہے اور ہر رات کا جاگنا شب قدر میں جاگنے کی برابر ہے خصوصاً عرفہ یعنی ۹ ذی الحجہ کا۔ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اُمید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عرفہ کے روزہ کو کفارہ بنا دیگا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

حاضرین محترم! یہ دن وہ ہے جس کو "یوم نحر" کہا جاتا ہے یعنی قربانی کا دن یا بقر عید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کے متعلق ارشاد فرمایا۔ اس روز بنی آدم کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور بیشک وہ (قربانی) قیامت کے روز اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئیگی (یعنی جیسے دنیا میں تھی، اسی طرح صحیح سالم ہو کر آئے گی تاکہ اس کے ہر عضو کا کفارہ ہو اور پل صراط پر سواری بنے) پھر ارشاد ہوا حقیقت یہ ہے کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک مقام حاصل کر لیتا ہے (یعنی قبول ہو جاتا ہے) بس یہ قربانی طیب خاطر اور دل کی خوشی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

ایک موقع پر صحابہ کرام نے دریافت کیا، یا رسول اللہ، یہ قربانیاں کیا ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت ہے۔

یہ جواب اگرچہ ایک تاریخی حقیقت کی نہایت مختصر تعبیر ہے مگر ساتھ ہی لرزہ انگیز اور دل ہلا دینے والا بھی ہے کیوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا عمل تو یہ تھا کہ وہ اپنے لختِ جگر کے گلے پر چھری پھیر رہے تھے ہم اپنے لختِ جگر کے بجائے ایک جانور ذبح کرتے ہیں۔ ہمارا جذبہ خواہ کتنا ہی سچا ہو لیکن اپنے لختِ جگر اور ایک جانور کے ذبح کرنے کا فرق زمین و آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا سوال پیدا ہوا کہ اس غیر معمولی فرق کے ہوتے ہوئے کیا ہم ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اور کیا اولاد کے بجائے جانور کے قربان کرنے میں ثواب ملے گا؟ چنانچہ صحابہ کرام نے سوال کیا مَالَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللہ۔ ہمارے لئے اس میں کیا ہے یارسول اللہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت حق کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا۔ ہر بال کے عوض ایک نیکی یعنی گائے اور بکری کی قربانی کا ثواب یہ ہے کہ ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ملے گی، صحابہ نے عرض کیا اور صوف اے رسول اللہ۔ یعنی دنبے اور بھیڑ اور اونٹ کے بال جن کو عربی میں صوف اور اردو میں پشم کہتے ہیں، اُن میں کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا۔ صوف کے ہر بال کے بدلہ میں بھی ایک نیکی ملے گی۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ہ

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس میں اتنی وسعت ہو کہ وہ قربانی کر سکے پھر اگر وہ قربانی نہیں کرتا تو اس کو ہماری عیدگاہ میں نہ آنا چاہیئے۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یوم اضحیٰ یعنی دس ذی الحجہ سے دو دن بعد تک قربانی کی جا سکتی ہے یعنی ۱۲؍ ذی الحجہ کی شام تک۔

ترتیب | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بقرعید کے روز پہلے نماز پڑھتے تھے پھر خطبہ ارشاد فرماتے اس کے بعد قربانی کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی (وہ جائز نہیں) وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے پھر فرمایا جو قربانی کرے وہ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر قربانی کرے۔

تکبیر تشریق | سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کی صبح کی نماز کے بعد

سے آخرایام التشریق (۱۳ر ذی الحجہ کی عصر کے وقت تک) تکبیر پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ چاند دیکھنے کے بعد سے (قربانی کر لینے تک) نہ بال کٹوائے نہ ناخن۔

ارشاد ہوا جن چیزوں کے لئے ثنی کافی ہے۔ ان کے لئے جذع بھی کافی ہے، واضح رہے جذع دنبہ یا بھیڑ کے پٹھے کو کہتے ہیں جو چھ ماہ سے زیادہ ہو اور ثنی ایک عام لفظ ہے، ایسی بکری یا بچھڑی یا بچھڑے کو کہا جاتا ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں۔

دوسری حدیث جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ثنی کے بجائے مُسِنّہ کا لفظ آیا ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ بہرحال ثنی یا مُسنہ کی عمروں کی تفصیل یہ ہے کہ بکریوں میں ایک سال سے زیادہ کی بکری کو ثنی کہا جاتا ہے۔ گائے بیل میں دو سال سے زیادہ اور اونٹ میں پانچ سال سے زیادہ عمر والے کو۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی روشنی میں تفصیل یہ ہوئی کہ قربانی کے لئے ایسا دنبہ یا بھیڑ کافی ہے جس کی عمر چھ ماہ سے زیادہ ایک سال سے کم ہو بشرطیکہ وہ فربہ ہو جو دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو لیکن بکری بکرا وہ ہونا چاہیئے جو ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں لگے، گائے بیل بھینس یا بھینسہ جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں لگے اور اونٹ جو پانچ سال پورے کر کے چھٹے میں لگے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن یعنی عید قربان کو دو دنبے ذبح کئے، ان دونوں کے سینگ تھے ان کا رنگ ابلق تھا اور دونوں خصّی تھے جب ان کو قبلہ کے رُخ پر کیا تو آپ نے قرآن پاک کی آیت اور ایک دعا پڑھی، ان کا مطلب یہ ہے۔

میں نے پھیر لیا اپنا منہ اس کی جانب جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین میں دین ابراہیم پر قائم ہوں میں سب سے ہٹ کر اسی ایک کا ہو گیا ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں، بیشک میری نماز اور میری تمام عبادتیں، میرا جینا اور میرا مرنا۔ خالص اللہ تعالےٰ کے لئے ہے جو رب العالمین ہے اس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے، یا الٰہی یہ قربانی تیری عطا سے ہے اور خالص

تیری ہی رضا کے لئے ہے (اس کو قبول فرما) محمد سے اور اس کی اُمت کی طرف سے ۔
اللہ کے نام کے ساتھ ۔ اور اللہ بہت بڑا ہے ، اس کے بعد آپ نے ذبح کیا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے کہ ہم اچھی طرح دیکھ لیں قربانی کی آنکھ اور کان اور یہ کہ ہم قربانی نہ کریں ایسے جانور کی کہ جس کا کان اگلی طرف سے کٹا ہوا ہو ، یا پچھلی طرف سے کٹا ہوا ہو ۔ نہ ایسے جانور کی کہ اس کے کان چرے ہوں لمبائی میں یا پھٹے ہوں گول ۔

حضرت بَرَار بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قربانی کے کن جانوروں سے احتیاط برتی جائے یعنی کون سے جانور قربانی کے لائق نہیں ہیں تو آپ نے دستِ مُبارک سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار (۱) لنگڑا جس کا لنگ کھلا ہوا ہو یعنی جو چل نہ سکے (۲) دوسرا کانا ، کہ ظاہر ہو اس کا کانا پن (یعنی ایک آنکھ سے بالکل نہ دکھائی دیتا ہو ۔ یا آدھی سے زیادہ بینائی نہ ہو) (۳) بیمار کہ ظاہر ہو اس کی بیماری یعنی گھاس نہ کھا سکے (۴) دبلا کہ نہ ہو گودا ہڈیوں میں ۔

خلاصہ یہ کہ (۱) جو جانور اتنا لنگڑا ہے کہ فقط تین پاؤں سے چلتا ہے ، چوتھا پاؤں رکھا ہی نہیں جاتا ، یا چوتھا پاؤں رکھ تو لیتا ہے ، لیکن اس سے چل نہیں سکتا ، اس کی قربانی بھی درست نہیں ہے ۔ اور اگر چلتے وقت پاؤں زمین پر ٹیک کر چلتا ہے اور چلنے میں اس سے سہارا لگتا ہے ۔ لیکن لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے ۔

(۲) جو جانور اندھا ہو ، یا کانا ہو ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو ۔ یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا ہو ۔ یا تہائی دُم یا تہائی سے زیادہ دُم یا چکئی کٹ گئی ہو ، یا اس کی ناک کٹ گئی ہو تو اس جانور کی قربانی درست نہیں ہے ۔

(۳) اتنا دبلا اتنا مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ رہا ہو ، اس کی قربانی درست نہیں ہے اور اگر اتنا دبلا نہ ہو تو اس کی قربانی درست ہے ۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ جانور فربہ تیار ہو ۔

(۴) جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں ، اس کی قربانی درست نہیں ۔ اور کچھ دانت گر گئے ، لیکن جتنے

گرے ان سے زیادہ باقی ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

(۵) جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہیں ہیں اُس کی بھی قربانی درست نہیں ہے اور اگر کان تو ہیں لیکن بالکل ذرا ذرا سے چھوٹے چھوٹے ہیں تو اس کی قربانی درست ہے۔

(۶) جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں ہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے اس کی قربانی درست ہے، البتہ اگر بالکل جڑ سے ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں۔

(۷) جس جانور کے خارش ہو اس کی قربانی درست ہے۔ البتہ اگر خارش کی وجہ سے بالکل لاغر ہو گیا ہو تو قربانی درست نہیں ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۝

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ نہیں پہنچتا اللہ تعالیٰ کے پاس ان کا گوشت نہ ان کا خون، لیکن پہنچتا ہے اس کے پاس تمہارا تقویٰ۔ اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے ان جانوروں کو تاکہ تم اس کی عظمت کا اعتراف کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ہدایت فرمائی اور توفیق بخشی کہ (تم قربانی کرتے ہو) اور اے رسول خدا خوش خبری سنا دیجئے اخلاص والوں کو۔ ھٰذا۔ وسبحان ربک رب العزۃ عما یصفون ۝ وسلام علی المرسلین ۝ والحمد للہ رب العالمین ۝۔

(ج.م)

ترجمہ خطبہ استسقاء

اللہ تعالیٰ جو کمالات کا مالک اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ میں اس سے مدد چاہتا ہوں اور اسی سے مغفرت کا طالب ہوں اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے۔

جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت بخشے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسکو ضلالت میں مبتلا کر دے تو پھر کوئی اس کو راہ نہیں دکھا سکتا۔

میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو اکیلا ہے۔ اور کوئی معبود نہیں ہے نہ کوئی اس کی ذات یا صفات میں شریک وسہیم ہے اور میں شہادت ہوں کہ "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو بشیر ونذیر بنا کر ایسے وقت بھیجا کہ قیامت سامنے ہے اور کوئی نیا نبی پیدا ہونیوالا نہیں ہے جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ وہ کامیاب ہوگا اور جو ان کی نافرمانی کرتا ہے تو وہ خود اپنا نقصان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

امابعد اے مسلمانوں! تم نے شکایت کی ہے کہ تمہارے شہروں میں قحط کا دور دورہ ہے بارش وقت سے بہت پیچھے ہٹ گئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم فرمایا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور تم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا۔

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے مالک ہے روز قیامت کا اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ تو ہی ہے موجود حقیقی جملہ کمالات کا مالک تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ ہم پھر اقرار کرتے ہیں کہ تو ہی معبود ہے تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو غنی اور بے نیاز ہے، ہم فقیر ومحتاج ہیں۔ اے اللہ ہم پر بارش نازل فرما۔ اور جو بارش نازل فرمائے اس کو ہمارے لئے ایک مدت تک

قوت وطاقت اور ہماری ضرورتیں پوری ہونے کا ذریعہ بنا۔

اے اللہ ہمیں سیراب فرما ایسی بارش سے جو ہماری فریاد کا درمان ہو، جو سرسبز کرنیوالی ہو سب طرف سے گھر کر برسنے والی ہو، اس میں دیر نہ ہو، نفع دینے والی ہو کسی طرح کا نقصان پہنچانے والی نہ ہو، جلد ہو، اے اللہ اپنے بندوں کو سیراب کر دے۔ تیری مخلوق جو بہائم ہے اس کو سیراب کر دے اپنی رحمت پھیلا دے اپنے اس شہر کو جو مُردہ ہے زندہ کر دے۔

اے اللہ ہمیں سیراب کر دے ایسی بارش سے جس سے ہماری فریاد پوری ہو، سرسبز کرنے والی ہو جس کا پانی فراغت کا ہو کثرت سے ہو۔ بادل گرجیں سب طرف سے گھر کر آئیں۔ جل تھل ہو جائے ندی نالے سب بھر جائیں، خوب خوب بہے جب تک ضرورت پوری ہو مسلسل رہے۔ اے اللہ ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر دے جو مفید اور نفع بخش ہو اور اے اللہ ہمیں نا اُمید مت کر۔

اے اللہ بلا شبہ بستیوں کو۔ تیرے بندوں کو جانوروں کو اور تمام مخلوق کو ایسی مشقت پریشانی اور ایسی تنگی ہے کہ اس کی شکایت تجھ ہی سے کر سکتے ہیں۔ تو ہی اس شکایت کو ختم کر سکتا ہے، اے اللہ ہماری کھیتی اگا دے۔ اور تھنوں میں دودھ جاری کر دے اور ہمیں آسمان کی برکتوں سے سیراب کر دے۔ اور ہمارے لئے زمین کی برکتیں اُگا دے۔

اے اللہ ہم سے مشقت کو، بھوک اور فاقہ کو اور عُریانی کو ہٹا دے اور ہمارے اوپر سے یہ مصیبت اور بلا دور کر دے تیرے سوا اس کو اور کوئی دور نہیں کر سکتا، اے اللہ ہم تجھ سے مغفرت مانگتے ہیں۔ بیشک تو غفار ہے۔ پس ہمارے اوپر آسمان (کے پانی) کو بکثرت بہا دے۔

اے اللہ ہماری زمین پر نازل فرما۔ اس کی زینت اور آراستگی اور اس کا سکون۔ اے اللہ ہمارے پہاڑ خالی ہو گئے ہماری زمین پر گرد ہی گرد ہے۔ مویشی پیاس سے بدحال ہیں، اے وہ خدا جو خیر اور بھلائیوں کو ان کے مرکز سے اور رحمت کو اس کے مخزن سے۔ نازل فرماتا ہے، جو سیراب کرنے والی بارش کے ذریعہ زمین والوں پر برکتوں کے (چشمے) جاری کرتا ہے۔ تو ہی ہے جس سے گناہوں کی مغفرت مانگی جاتی ہے، تو ہی گناہوں کو بخشنے والا پس ہم تجھ سے اپنے شرمناک حقارت آمیز گناہوں کی بخشش

بھی چاہتے ہیں۔ اور اپنے عام گناہوں اور تمام خطاؤں سے بھی توبہ کرتے ہیں۔ اے اللہ بس ہمارے اوپر کثرت سے برسادے آسمان کا پانی اور پہنچا ہم تک سیراب کرنے والی بارش۔ اور نازل فرما اپنے عرش کے نیچے سے۔ اس طرح کہ وہ ہمیں نفع بخشنے ہمارے لئے باعثِ برکت ہو، اور ہم پر بار بار نازل فرما ایسی بارش جو عام ہو سب طرف ہو۔ شام کے وقت ہو۔ ایسے بادلوں سے جو جھوم جھوم کر آئیں گرجتے ہوئے آئیں۔ تازگی پیدا کرنے والے ہوں۔ بہار لانے والے ہوں نباتات کو شاداب کرنے والے ہوں ______ تمام ہوا ترجمہ ۔ وَالحمدُ لِلّٰہ ۔

نیاز مند محتاج دعا

محمد میاں عفی عنہ

شب ۹ر شوال ۸۳ھ ۲۳ر فروری ۱۹۶۴ء

-❖-

خطباتِ مقبولہ

خطبہ (۱)

از سیدنا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَ الاِنسَانَ وَقَد اَتٰی عَلَیہِ حِینٌ مِّنَ الدَّھرِ وَلَم یَکُن شَیئًا مَّذکُورًا ۞ فَسَوّٰہُ وَعَدَّلَہٗ وَعَلٰی کَثِیرٍ مِّمَّن خَلَقَ فَضَّلَہٗ وَجَعَلَہٗ سَمِیعًا بَصِیرًا ۞ ثُمَّ ھَدٰہُ السَّبِیلَ وَنَصَبَ لَہُ الدَّلِیلَ اِمَّا شَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُورًا ۞ اَمَّا الکٰفِرُونَ فَاَعتَدَّ لَھُم سَلَاسِلَ وَاَغلَالًا وَّسَعِیرًا ۞ یُعَذَّبُونَ بِاَصنَافِ العَذَابِ یُنَادُونَ وَیلًا وَّیَدعُونَ ثُبُورًا ۞ وَاَمَّا الشّٰکِرُونَ فَنَعَّمَھُم وَکَرَّمَھُم وَلَقّٰھُم نَضرَۃً وَّسُرُورًا ۞ اِنَّ ھٰذَا کَانَ لَکُم جَزَآءً وَّکَانَ سَعیُکُم مَّشکُورًا ۞ فَسُبحَانَ مَن بِیَدِہٖ مَلَکُوتُ کُلِّ شَیءٍ لَم یَزَل وَلَا یَزَالُ عَلِیمًا قَدِیرًا ۞ وَنَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَنَشھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ بَعَثَہٗ بَینَ یَدَیِ السَّاعَۃِ لِیَکُونَ لِلعٰلَمِینَ نَذِیرًا ،

وَاٰتَاہُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَمَنَابِعَ الْحِکَمِ وَوَعَدَہٗ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
وَّجَعَلَہٗ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اُوْصِیْکُمْ وَنَفْسِیَ
اَوَّلًا بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاُحَذِّرُکُمْ یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ۞ یَوْمَ تُبْلٰی
کُلُّ نَفْسٍ وَّلَا تُقْبَلُ مِنْھَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْھَا عَدْلٌ
وَّلَا تَجِدُ نَصِیْرًا ۞ یَوْمَئِذٍ یَّنْدَمُ الْاِنْسَانُ وَلَا یَنْفَعُہُ النَّدَمُ
وَیَطْلُبُ الْعَوْدَ اِلَی الدُّنْیَا وَھَیْھَاتَ اَنْ یَّعُوْدَ وَیُخْرَجُ لَہٗ
کِتَابٌ یَّلْقَاہُ مَنْشُوْرًا ۞ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَنْ اَصْبَحَ عَلَی الدُّنْیَا حَرِیْصًا
لَّمْ یَزْدَدْ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا بُعْدًا اَوَّفِی الدُّنْیَا اِلَّا کَدًّا اَوَّفِی الْاٰخِرَۃِ
اِلَّا جُھْدًا اَوَلَمْ یَزَلْ مَمْقُوْتًا مَّھْجُوْرًا ۞ یَا ابْنَ اٰدَمَ تُرْزَقُ بِالرِّزْقِ
فَاِنَّ الرِّزْقَ مَقْسُوْمٌ وَّالْحَرِیْصَ مَحْرُوْمٌ وَّالْاِسْتِقْصَاءَ شُؤْمٌ
وَّالْاَجَلَ مَحْتُوْمٌ وَّقَدْ فَازَ مَنْ لَّمْ یَحْمِلْ مِنَ الظُّلْمِ نَقِیْرًا ۞ یَا ابْنَ
اٰدَمَ خَیْرُ الْحِکْمَۃِ خَشْیَۃُ اللّٰہِ ۞ وَخَیْرُ الْغِنٰی غِنَی الْقَلْبِ ۞
وَخَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی ۞ وَخَیْرُ مَا اُعْطِیْتُمُ الْعَافِیَۃُ وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا
وَخَیْرُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ ۞ وَاَحْسَنُ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا ۞ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا

اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۞ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مَنْ كَانَ

يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا

لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۞ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ

وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۞

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَامْحُ عُيُوْبَنَا وَاَدِّ دُيُوْنَنَا وَكُنْ لَّنَا مُعِيْنًا

وَّظَهِيْرًا ۞ وَاقْضِ حَاجَاتِنَا وَاشْفِ عَاهَاتِنَا وَاسْتُرْ

عَوْرَاتِنَا وَكَفٰى بِكَ مُجِيْبًا قَرِيْبًا عَلِيْمًا خَبِيْرًا ؕ

خُطْبَہ ثَانِیَہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ

وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ

اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا

هَادِيَ لَهٗ ۞ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۞ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۞

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ ۞ وَالْمُوَاظَبَةِ
عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۞ اَلَا خَيْرُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ ۞ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ
هَدْيُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ
مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَّكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ۞ مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ
رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى ۞ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ اَللّٰهُمَّ اَمْطِرْ
شَاٰبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَى السَّابِقِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ ۞ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۞ خُصُوْصًا عَلَى
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ ۞ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۞ وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ
قَامِعِ اَسَاسِ الْكُفَّارِ ۞ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۞ وَعُثْمَانَ
ذِي النُّوْرَيْنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْوَقَارِ ۞ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۞

وَعَلِیِّ نِ الْمُرْتَضٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْجَبَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی سَیِّدَیْ
شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ
وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَعَلٰی اُمِّہِمَا
سَیِّدَۃِ النِّسَآءِ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَعَلٰی
عَمَّیْہِ الْمُکَرَّمَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ اَبِیْ عُمَارَۃَ الْحَمْزَۃِ وَاَبِی الْفَضْلِ
الْعَبَّاسِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَاَنْصَارَہٗ وَاَذِلَّ الشِّرْکَ وَاَشْرَارَہٗ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا
لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَیْرًا مِّنَ الْاُوْلٰی اَللّٰھُمَّ انْصُرْ
مَنْ نَّصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ
وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ الْعَلِیَّ
الْعَظِیْمَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ
تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَعْظَمُ وَاَکْبَرُ

خطبہ (۲)

از حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل صاحب شہید دہلوی رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلِیِّ الذَّاتِ عَظِیمِ الصِّفَاتِ سَمِیِّ السِّمَاتِ
کَبِیرِ الشَّانِ جَلِیلِ القَدرِ رَفِیعِ الذِّکرِ مُطَاعِ الاَمرِ جَلِیِّ
البُرھَانِ فَخِیمِ الاِسمِ غَزِیرِ العِلمِ وَسِیعِ الحِلمِ کَثِیرِ الغُفرَانِ
جَمِیلِ الثَّنَآءِ جَزِیلِ العَطَآءِ مُجِیبِ الدُّعَآءِ عَمِیمِ الاِحسَانِ
سَرِیعِ الحِسَابِ شَدِیدِ العِقَابِ اَلِیمِ العَذَابِ عَزِیزِ السُّلطَانِ
وَنَشھَدُ اَن لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَاشَرِیکَ لَہٗ فِی الخَلقِ
وَالاَمرِ وَنَشھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَولَانَا مُحَمَّدًا عَبدُہٗ وَرَسُولُہٗ
المَبعُوثُ اِلَی الاَسوَدِ وَالاَحمَرِ المَنعُوتُ بِشَرحِ الصَّدرِ
وَرَفعِ الذِّکرِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ الَّذِینَ
ھُم خُلَاصَۃُ العَرَبِ العَربَآءِ وَخَیرُ الخَلَآئِقِ بَعدَ الاَنبِیَآءِ
اَمَّا بَعدُ فَیَآ اَیُّھَا النَّاسُ وَحِّدُوا اللّٰہَ فَاِنَّ التَّوحِیدَ رَأسُ

الطَّاعَاتِ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ ط وَعَلَيْكُمْ

بِالسُّنَّةِ فَاِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِىْ اِلَى الْاِطَاعَةِ ۚ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى ۚ وَاِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَاِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِىْ

اِلَى الْمَعْصِيَةِ ۚ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى

وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِىْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ ط

وَعَلَيْكُمْ بِالْاِحْسَانِ ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ وَلَا تَقْنَطُوْا

مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا

فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ۚ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ

رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ ط فَاِنَّ اللّٰهَ

يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۚ وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ ط وَاسْتَغْفِرُوْهُ

يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۚ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ

عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى

الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ۚ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

خُطبَہ ثانِیَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ۞ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ ط وَاَحْسَنَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُھَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ مُحْدَثٍ بِدْعَۃٌ وَّکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّرَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ ط وَعَمُوْدُہُ الصَّلٰوۃُ وَذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِھَادُ وَاَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ۞ وَاِنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ وَاِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ ۞ وَاِنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا وَالْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ

لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَاِنَّمَا
الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ
اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ
اِلَيْهِ ۞ وَالطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَآءٌ وَّالْقُرْاٰنُ
حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا
اَوْ مُوْبِقُهَا ۞ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ
اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ ۞ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ
حَيَآءً عُثْمَانُ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ وَّاَقْرَاُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّاَفْرَضُهُمْ
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ
وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَّاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ
وَاِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ وَخَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ
سُيُوْفِ اللّٰهِ وَمَآ اَظَلَّتِ الْخَضْرَآءُ وَلَآ اَقَلَّتِ الْغَبْرَآءُ اَصْدَقَ

لَهجَةً مِّنْ اَبِیْ ذَرٍّ وَّسَیِّدَ اشَبَابِ اَهلِ الجَنَّةِ الحَسَنُ
وَالحُسَیْنُ وَسَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهلِ الجَنَّةِ فَاطِمَةُ وَسَیِّدُ الشُّهَدَآءِ
حَمْزَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَعَنْ کُلِّ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَاتُغَادِرُ
ذَنْبًا اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَاتَتَّخِذُ وْهُمْ مِّنْ بَعْدِیْ غَرَضًا
مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ
وَخَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ
قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ اَللّٰهُمَّ
اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْخَیْرِ وَالطَّاعَاتِ
وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَیِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوا السُّفْلٰی وَکَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ
دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَکُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ

وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَھَمُّ وَاَتَمُّ وَاَکْبَرُ ؕ

خُطْبَہ (۳)

از سیدنا شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہ اللہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِخَیْرِ الْاَدْیَانِ وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ ؕ وَاَکْمَلَ لَنَا دِیْنَنَا وَاَتَمَّ عَلَیْنَا نِعْمَتَہٗ وَرَضِیَ لَنَا الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ فَلَا نَعْبُدُ وَلَا نَسْتَعِیْنُ اِلَّآ اِیَّاہُ ؕ اَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِ اَھْلِ الْاِیْمَانِ فَاَصْبَحُوْا بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ؕ وَّحَثَّھُمْ عَلٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا کَاَعْضَآءِ جَسَدٍ وَّاحِدٍ اَنْصَارًا وَّ اَخْدَانًا ۝ نَھَاھُمْ عَنْ مُّوَالَاتِ اَعْدَآئِھِمْ اَعْدَآءِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ ؕ وَاَوْعَدَھُمْ بِمَسِّ النَّارِ وَالْخُذْلَانِ عَلَی الرُّکُوْنِ اِلَی الظّٰلِمِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَمْسِ الْھِدَایَۃِ وَالْیَقِیْنِ ؕ الْمُمَیِّزِ بَیْنَ الطَّیِّبِ وَالْخَبِیْثِ الْمُھِیْنِ ؕ الْمَاْمُوْرِ بِالْغِلْظَۃِ وَالْجِھَادِ عَلَی الْکُفَّارِ

وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاعْدَادِ الْمُسْتَطَاعِ مِنَ الْقُوَّةِ الْمُرْهِبَةِ قُلُوبَ
اَعْدَآءِ اللّٰهِ الْمَخْذُوْلِيْنَ ؕ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ مُنْقِذَ الْخَلَآئِقِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ ذِي الْقُوَّةِ
الْمَتِيْنِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَشِدَّآءِ عَلَى الْكُفَّارِ الرُّحَمَآءِ بَيْنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَاَتْبَاعِهٖ وَتَابِعِيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْحُمَاةِ بَيْضَةَ
الْاِسْلَامِ وَالدِّيْنِ الْمُبِيْنِ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَيٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِلَامَ
هٰذَا التَّنَاعُسُ الْفَظِيْعُ وَلَمْ يَزَلِ الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ يُنَبِّهُكُمْ
وَاِلَامَ هٰذَا التَّنَاؤُمُ الشَّنِيْعُ وَلَمْ يَبْرَحِ الدَّهْرُ الْيَقْظَانُ
يُوْقِظُكُمْ اَمَا بَانَ لَكُمْ اَنَّ الْاُمَمَ قَدْ تَدَاعَتْ عَلَيْكُمْ تَدَاعِيَ
الْاَكَلَةِ عَلٰى الْقَصْعَةِ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰى اَنْ تَبْلَعَ الْمُسْلِمِيْنَ
وَبِلَادَهُمْ فَتَمْضَغَهَا مَضْغَةً ؕ حَتَّامَ تَخْشَوْنَ النَّاسَ وَاللّٰهُ
اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ ؕ وَحَتَّامَ تَتَوَلَّوْنَ الْاَعْدَآءَ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ
اَنْ تَوَلَّوْهُ ؕ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ فَقَسَتْ
قُلُوْبُكُمْ ؕ اَمْ زَالَ عَنْكُمُ الْخُشُوْعُ لِذِكْرِ اللّٰهِ فَتَحَجَّرَتْ اَفْكَارُكُمْ
وَعُقُوْلُكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ عَنْ

مَخَافَةِ اللّٰهِ ط وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ اَوْ يَهْبِطُ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ اَفَحَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا اَنْ تَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَاَنْتُمْ
لَا تُفْتَنُوْنَ ط اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ
الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَتُبْتَلُوْا بِمِثْلِ مَا كَانُوْا يُبْتَلُوْنَ ط فَوَاللّٰهِ
لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ ط وَلَيَعْلَمَنَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الصَّابِرِيْنَ ط فَقَدْ وَرَدَ
فِي الْخَبَرِ ۚ عَنِ النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْاَبَرِّ ط صَاحِبِ الْقَبْرِ الْاَعْظَمِ ۚ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۚ اَنَّهُ قَالَ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ ط
فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ
فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ ط وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ ط وَمَنْ لَّمْ
يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى
ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ ۚ وَقَالَ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا
وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ۚ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْعَظِيْمِ ط
بَشِّرِ الْمُنَافِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ

اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ط بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ط وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ط

الخطبة الثانية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَيَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِى السِّرِّ وَالْعَلَنِ ؞ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؞ وَحَافِظُوْا عَلَى الْجُمُعِ وَالْجَمَاعَةِ ؞ وَوَطِّنُوْٓا اَنْفُسَكُمْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ ثُمَّ ثَنّٰى

بِمَلٰٓئِکَۃِ قُدُسِہٖ ۞ ثُمَّ ثَلَّثَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ بَرِیَّۃِ جِنِّہٖ وَاِنْسِہٖ ۞ فَقَالَ وَلَمْ یَزَلْ قَآئِلًا کَرِیْمًا تَبْجِیْلًا لِقَدْرِ حَبِیْبِہٖ وَتَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا ۞ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۞ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَھُوَ فِیْ قَبْرِہٖ حَیٌّ اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۞ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَکَفٰی بِہٖ اِبْتِھَاجًا وَّفَخْرًا ۞ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ۞ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی اَحَبِّ خَلْقِکَ اِلَیْکَ ۞ وَاَکْرَمِہِمْ لَدَیْکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَتَابِعِیْہِ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ۞ عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا کَرِیْمُ ۞ وَارْضَ اَللّٰھُمَّ عَنْ صِدِّیْقِ نَبِیِّکَ وَصَدِیْقِہٖ وَاَنِیْسِہٖ فِی الْغَارِ وَرَفِیْقِہٖ ۞ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّہٖ سَیِّدُ مَنْ جَآءَ مِنْکَ بِالنَّہْیِ وَالْاَمْرِ ۞ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۞ وَارْضَ اللّٰھُمَّ عَنِ النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ۞ اَلْفَارِقِ بَیْنَ الْحَقِّ

وَالْبَاطِلِ الْاَوَّاهِ الْاَوَّابِ ؕ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّہٖ سَیِّدُ الْجِنِّ
وَالْبَشَرِ ؕ لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَارْضَ اللّٰھُمَّ عَنْ کَامِلِ الْحَیَاءِ وَالْاِیْمَانِ مُحْیِی اللَّیَالِیْ قِیَامًا
وَّدِرَاسَۃً وَّجَمْعًا لِّلْقُرْاٰنِ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّہٖ اَکْمَلُ الْخَلَائِقِ
وَسَیِّدُ وُلْدِ عَدْنَانَ ؕ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَّفِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَرَفِیْقِیْ فِیْھَا
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ؕ وَارْضَ اللّٰھُمَّ عَنْ
مَّرْکَزِ الْوَلَایَۃِ وَالْقَضَاءِ وَبَابِ مَدِیْنَۃِ الْعِلْمِ وَالْبَھَاءِ ؕ
لَیْثِ بَنِیْ غَالِبٍ ؕ اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ؕ مَنْ قَالَ فِیْ
حَقِّہٖ النَّبِیُّ الْاَوَّاهُ ؕ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ ؕ وَارْضَ اللّٰھُمَّ عَنِ السَّیِّدَیْنِ الشَّھِیْدَیْنِ
الْقَمَرَیْنِ الْمُنِیْرَیْنِ ؕ رَیْحَانَتَیْ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ ؕ مَنْ قَالَ فِیْ
حَقِّھِمَا مُنِیْرُ فَضَاءِ الدَّارَیْنِ ؕ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ؕ وَارْضَ اللّٰھُمَّ
عَنْ اُمِّھِمَا الْبَتُوْلِ الزَّھْرَاءِ بَضْعَۃِ جَسَدِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ الْعَزِیْزَۃِ الْغَرَّاءِ مَنْ قَالَ فِیْ حَقِّھَا مُنْقِذُ الْخَلَائِقِ

عَنِ النَّارِ الْحَاطِمَةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ عَمَّيْ نَبِيِّكَ
الْمَخْصُوْصَيْنِ بِالْكَمَالَاتِ بَيْنَ النَّاسِ ، اَبِيْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ
وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَارْضَ اللّٰهُمَّ
عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ بِالْجَنَّةِ الْكِرَامِ
وَعَنْ سَائِرِ الْبَدْرِيِّيْنَ وَاَصْحَابِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
اللُّيُوْثِ الْعِظَامِ ، وَعَنْ سَائِرِ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِيْنَ مِنَ
الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ، وَاَتْبَاعِهِمْ وَتَابِعِيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّاَحَدٍ مِّنْهُمْ فِيْ عُنُقِنَا
ظُلَامَةً ، وَنَجِّنَا بِحُبِّهِمْ عَنْ اَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَاجْعَلْهُمْ شُفَعَاءَ لَنَا وَمُشَفَّعِيْنَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَوْمَ الْمَحْشَرِ
اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمْرُهٗ بَيْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ ، وَمَنْ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا
قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ، نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْاَمِيْنِ
الْمَاْمُوْنِ اَنْ تَنْصُرَ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَتُنْجِزَ وَعْدَ وَكَانَ
حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَوَفِّقْ وُلَاةَ الْاِسْلَامِ وَسَلَاطِيْنَهُمْ

لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ وَاعْصِمْهُمْ عَنِ الضَّلَالِ وَالْغَيِّ وَالْمَيْلِ
إِلَى الشَّيْطَانِ وَمَا يَهْوَاهُ ❊ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ الدِّيْنَ الْقَوِيْمَ
وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَجْعَلْنَا
مَعَهُمْ ❊ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ جَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ ❊ إِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ
مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ ❊ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ❊ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ❊ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ❊ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ ❊ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ❊ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ؕ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ❊ اُذْكُرُوا اللّٰهَ
تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى
أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ ؕ

تراجم خطبات مقبولہ

ترجمہ خطبہ سیّدنا شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرّہ العزیز

جملہ کمالات کا مالک اور تمام تعریفوں کا مستحق وہ اللہ ہے جس نے انسان کو پیدا کیا۔ یہ انسان جس پر ایسا زمانہ بھی گذرا ہے کہ یہ تذکرہ کے قابل بھی نہیں تھا۔ پھر اس کو ٹھیک ٹھاک کیا۔ اس میں اعتدال اور موزونیت رکھی۔ بہت سی مخلوقات پر اس کو فضیلت بخشی۔ اور اس کو سننے اور دیکھنے کی قوت عطا فرمائی۔ پھر اس کو راستہ کے نشانات بتا دیئے۔ اور اس کے لئے حجت اور دلیل قائم کردی کہ وہ غور وفکر سے کام لے تو صحیح راستہ پا سکتا ہے۔ اب وہ یا ان باتوں کی قدر کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے ان انعامات کو محسوس کر کے اُس کا شکر ادا کرتا ہے۔ یا وہ ان سب چیزوں سے منہ موڑ کر ناشکر گذار اور ناسپاس بن جاتا ہے۔ نہ اپنی ہستی پر غور کرتا ہے۔ نہ اپنے خالق پر نظر رکھتا ہے۔ نہ اُن کے انعامات سے سبق لیتا ہے۔

یہ ناسپاس اور ناشکرے، اللہ تعالیٰ کے انعامات اس کی ہدایت اور رہنمائی سے آنکھ بند کرلینے والے، خود اپنی عقل کے پجاری، ان کے واسطے اللہ تعالےٰ نے زنجیریں، بیڑیاں طوق اور دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ تیار کی ہے۔ ان کو طرح طرح کے عذاب دیئے جائیں گے وہاں وہ ہائے توبہ مچائیں گے مصیبتوں اور تکلیفوں سے تنگ آکر موت موت پکاریں گے حالانکہ موت کا قصہ ہی ختم ہو چکا ہوگا۔

دوسرے وہ بندے جنھوں نے اپنی عقل وفہم اللہ تعالیٰ کے احسانات کو پہچاننے اور اُس کا شکر ادا کرنے میں صرف کی اور وہ شکر گذار رہے ان کو اللہ تعالیٰ نعمتیں عطا فرمائے گا اُن کی عظمت بڑھائیگا اُن کو تازگی بخشے گا۔ اُن کو خوشی اور مسرت عطا فرمائے گا۔

بس پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اقتدار ہے جو ہر شے کا مالک ہے جو ہمیشہ سے صاحبِ علم اور صاحبِ قدرت ہے۔ اور ہمیشہ علیم و قدیر رہے گا۔

اور ہم شہادت دیتے ہیں (جس طرح کہ دیکھی ہوئی یا سنی ہوئی چیز کا اقرار کیا کرتے ہیں۔ اس طرح پختہ اقرار کرتے ہیں) کہ اس اکیلے اور تنہا خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور اس یکتا اور تنہا معبود کا کوئی شریک یا ساجھی نہیں ہے اور ہم شہادت دیتے ہیں اور اس بات کے گواہ ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو آخری دور میں تمام نبوتوں کے ختم ہونیکے بعد قیامت سے کچھ پہلے اس لئے مبعوث فرمایا کہ تمام جہان والوں کو تمام جن و بشر کو آگاہی دیدیں بس یعنی اچھے اور بُرے کاموں کے نتائج سے خبردار کردیں اور آپ کو جَوَامِعُ الْکَلِمْ۔ عطا فرمائے یعنی آپ کو وہ فصاحت و بلاغت اور الفاظ اور معنے کی وہ جانچ پرکھ عطا فرمائی کہ بڑی بڑی حقیقتیں ہلکے ہلکے الفاظ چھوٹے چھوٹے فقروں میں معجزانہ انداز سے واضح فرمادیتے ہیں۔ آپ کو حکمت و دانش کے سرچشمے اور بیش بہا خزانے عطا فرمائے اور آپ سے وعدہ فرمایا کہ وہ خاص مرتبہ آپ کو عطا فرمایا جائے گا جس کا عنوان "مقامِ محمود" ہے۔ اور ان خصوصیتوں اور اعلیٰ کمالات کے ساتھ آپ کو شمع تاباں اور سراج منیر بنایا کہ آپ پوری کائنات کو روشنی بخشتے ہیں اُس سوز و گداز کے ساتھ جو شمع کی فطرت ہے کہ خود پگھلتی ہے محفل کو روشن کرتی رہتی ہے۔

حمد و صلوٰۃ کے بعد سب سے پہلے بات یہ ہے کہ میں خود اپنے آپ کو بھی اور آپ سب کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا خوف دل میں پیدا کریں۔ اس کے احکام کی تعمیل کو نصب العین بنالیں۔ ہر معاملہ میں شریعت کی پابندی کریں۔ اور اس دن کا خوف دلاتا ہوں جو نہایت ترش اور حد سے زیادہ تکلیف دہ اور پریشان کن ہوگا۔ وہ دن جس میں ہر ایک متنفس آزمایش میں مبتلا ہوگا۔ نہ اس دن شفاعت قبول ہوگی نہ کوئی بدل اور فدیہ منظور کیا جائے گا اور نہ کوئی مددگار دستیاب ہوگا۔ اس روز انسان نادم ہوگا مگر یہ ندامت اور شرمندگی بے سود ہوگی۔ اس روز ہر گناہ گار کی تمنا ہوگی کہ دنیا میں واپس آکر اپنے گناہوں کی تلافی کرے مگر یہ قطعاً غلط اور امکان سے بہت بعید بات ہوگی (جب دنیا ہی ختم

ہوچکی ہوگی تو دنیا کی طرف لوٹنے کے کیا معنیٰ!) اس روز اس کو اس کے اعمال کی کھلی ہوئی کتاب دی جائے گی۔

اے ابن آدم سمجھ لے حرص دنیا، اور قرب خداوندی ساتھ ساتھ اکھٹے نہیں ہوسکتے۔ دنیا کی حرص۔ اللہ تعالےٰ سے دور کردیتی ہے۔ حرص جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی خدا سے بُعد زیادہ ہوگا۔

یہ بھی یاد رکھو۔ دنیا کی حرص ایسی مصیبت ہے کہ مریض حرص کو نہ دنیا میں چین اور اطمینان میسّر آتا ہے نہ آخرت میں اس کو راحت اور نجات نصیب ہوگی۔ دنیا میں رات دن کی محنت۔ پریشانی دوڑ دھوپ اور آخرت میں سراسر ناکامی۔ خدا کا غضب اور اُس کے دیدار سے محرومی۔

اے ابن آدم۔ جو کچھ نصیب میں ہے ملے گا۔ رزق تقسیم ہوچکا ہے۔ تم اگر حرص کرتے ہو تو یاد رکھو حریص محروم ہوتا ہے۔ اور سب کچھ سمیٹ لینے کی ہوس۔ نحوست ہے۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اسی طرح موت کا بھی وقت مقرر ہے۔ بیشک کامیاب وہ ہے جس کے کاندھوں پر ظلم کا بوجھ نہ ہو۔ جس کا دامن بے انصافی کے دھبّہ سے پاک ہو۔

آدم کے بیٹے۔ سمجھ لے۔ سب سے بہتر دانش مندی خشیۃ اللہ ہے۔ خدا کی ہیبت اور اُس کا خوف دل میں پیدا کرو۔ سب سے بڑی دانائی یہی ہے۔ اور سب سے بہتر تونگری اور دولتمندی یہ ہے کہ دل بے نیاز ہو۔ اور سب سے اچھا توشہ تقویٰ ہے۔ سب سے بڑا سفر آخرت کا سفر ہے۔ خوف خدا کے ساتھ احکام خداوندی کی تعمیل اور شریعت کی پابندی۔ یہ اس سفر کا توشہ ہے۔ اور دیکھو عافیت۔ سب سے بہتر عطیہ ہے جو تمہیں میسّر آجائے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ اس سے عافیت ہی کی درخواست کرو۔

اور یاد رکھو۔ سب سے بہتر کلام۔ کلام اللہ ہے۔ اور آقائے دوجہان محبوب رب العالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رَوش آپ کی عادت وخصلت۔ آپ کی چال ڈھال سب سے بہتر خصلت وعادت ہے اور سب سے بُری اور سب سے زیادہ شر کی باتیں وہ ہیں جو دین کے نام پر ایجاد کرلی جائیں۔ جن کو بدعت کہا جاتا ہے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو امانت داری سے محروم ہے۔ وہ ایمان سے بھی محروم ہے

جو اپنے عہد کا پابند نہیں وہ دین کا بھی پابند نہیں۔
اور دیکھو۔ یاد رکھو۔ تمہارا رب تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کی پوری خبر رکھتا ہے۔ بندوں کے تمام کام اس کی نظر میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہر وقت پیشِ نظر رکھو کہ جس کی نظر اسی دنیا پر رہتی ہے کہ جو کچھ ملنا ہے جلد ملجائے۔ بیشک ہم اس کو اسی دنیا میں جو کچھ چاہتے ہیں نقد دیدیتے ہیں لیکن پھر اس کے لئے جہنم ہی مقرر کر دیتے ہیں۔ وہ ملامت اور پھٹکار کے ساتھ دوزخ میں جھونکا جائے گا۔ البتہ جس کے پیشِ نظر آخرت رہتی ہے۔ اور جو چاہتا ہے کہ اس کا حصّہ آخرت میں ملے پھر جیسی کوشش کرنی چاہیئے وہ اس کے لئے جد وجہد اور کوشش بھی کرتا رہتا ہے۔ اور شرط یہ ہے کہ ایمان کی دولت بھی اس کے پاس ہو۔ تو بے شک یہ وہ ہیں جن کی کوششوں کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

اے اللہ۔ ہمارے گناہ بخش دے۔ ہمارے عیب مٹا دے۔ ہمارے قرض ادا کرا دے اور خداوندا تو ہمارا معین اور مددگار رہ اور خداوندا ہماری حاجتیں پوری کر دے۔ بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما۔ خداوندا تو دعائیں قبول فرماتا ہے۔ تو ہر ایک سے قریب ہے۔ سب کی باتیں جانتا ہے۔ ہر شخص کے تمام حالات کی پوری خبر رکھتا ہے۔

(ح، م)

ترجمہ خطبہ ثانیہ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ قدس اللہ سرہ العزیز

جملہ کمالات کی مالک اور تمام تعریفوں کی مستحق وہی ایک ذات ہے جس کا نام اللہ ہے۔ ہم اُسکی حمد کرتے ہیں۔ اُس سے مدد چاہتے ہیں کہ ہمیں صحیح طور پر حمد کرنے کی توفیق ہو۔ اور جو کوتاہیاں سرزد ہوں ہم ان کی مغفرت اور معافی مانگتے ہیں۔ ہمارا اُسی پر ایمان ہے۔ اُسی پر ہمارا بھروسہ ہے۔ ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ جس کو اللہ ہدایت دے اسکو کوئی بھٹکا نہیں سکتا اور جس کو خدا بھٹکا دے پھر کوئی نہیں ہے جو اس کو راستہ پر لگا سکے۔

ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا۔ تنہا اور اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں ہے۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھرپور صداقت اور پوری سچائی کے ساتھ اس لئے مبعوث فرمایا کہ آپ ماننے والوں کو نجات اور فلاح کی بشارت سنادیں اور جو انکار اور اعراض کرتے ہیں ان کو اس کے نتائج بد سے آگاہ کردیں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ اَمَّابَعْدُ

دیکھو! میں وصیت کر رہا ہوں کہ اللہ سے تقویٰ کرو۔ اس کا خوف دل میں رکھو اور پوری احتیاط سے اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ اللہ کا ذکر اور اس کی یاد ہمیشہ رکھو۔

یاد رکھنے کی بات ہے کہ سب سے بہتر کلام۔ کلام اللہ ہے۔ سب سے بہتر خصلت وعادت۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خصلت وعادت ہے۔ سب سے زیادہ بُری باتیں وہ ہیں جو مذہب میں ایجاد کرلی گئی ہیں۔ اس طرح کی باتوں کا نام بدعت ہے اور ہر ایک بدعت دوزخ کا حصہ ہے۔ جس نے اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کی اس نے صحیح راستہ پالیا۔ اور جس نے نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

اے ہمارے رب۔ ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے اپنا

ایمان سالم لے کر رخصت ہو چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں اُن سے کوئی کینہ کپٹ باقی نہ رکھ جو صاحبِ ایمان ہیں۔ اے ہمارے پروردگار بے شک تو بہت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ اپنی رضا اور خوشنودی کی بارشیں برسا ان مہاجرین اور انصار پر جو سب سے پہلے ایمان سے مشرف ہوئے اور اُن پر جو اُن کے نقش قدم پر عمدگی اور خوبی کے ساتھ چلے۔

خصوصیت سے اپنی رحمتیں نازل فرما خلفائے راشدین پر۔ جو ہدایت یافتہ تھے یعنی سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق پر جو غار ثور کے نہایت نازک اور ہیبت ناک موقع پر بھی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق تھے (رضی اللہ عنہ)

نیز سیدنا حضرت عمر فاروق پر (رضی اللہ عنہ) جو کفار کی بنیادوں کو اُکھیڑنے والے تسلیم کئے گئے ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

اور رحمتوں کی بارش برسا۔ حضرت عثمان ذی النورین پر (رضی اللہ عنہ) جو کامل الحیا اور بہت زیادہ سنجیدہ اور باوقار تھے۔ نیز سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جو شیر خدا تھے۔ بڑے باہمت باحوصلہ اور اپنی رضامندی اور خوشنودی کی بارشیں برسا۔ ان دو باعظمت اماموں پر جو نوجوانان اہل جنت کے سردار تھے۔ جن کی کنیتیں ابو محمد اور ابو عبداللہ ہیں۔ اور اسم گرامی حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) نیز اُن کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ زہرا پر جو خواتین جنت کی سردار ہیں۔ اپنی رحمت اور مہربانی کی بارش برسا۔ رضی اللہ عنہا۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چچا جو سب لوگوں میں معزز اور باعظمت تھے اُن پر بھی رحمتیں نازل فرما۔

یہ اکابرِ اُمت صحیح معنے میں "حزب اللہ" اللہ کی جماعت اور اللہ کی ٹولی ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ ہم بھی اس کی پارٹی اور اس کی ٹولی میں داخل ہو جائیں۔

مُسلمانو! یاد رکھو۔ اللہ کی ٹولی ہی صاحب فلاح اور کامیاب ہے۔ اے اللہ اسلام کی مدد فرما۔ اس کے مدد کرنے والوں کی مدد فرما۔ اور شِرک کو ذلیل و رسوا کر اور اس کے شرارت پسند ہم نواؤں

کو ذلیل کر۔

اے اللہ ہمیں توفیق عطا فرما۔ ان باتوں کی جو تجھے پسند ہوں اور خداوندا ہمارے مستقبل کو ماضی سے بہتر بنا۔

اے اللہ اُن کی مدد فرما۔ جو دین محمد کی مدد کرتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمیں بھی اُن میں شامل کر دے اور اے اللہ ان کو ناکام اور مدد سے محروم کر۔ جو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اس کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور خداوندا ہمیں ان میں شامل نہ کر۔

اے اللہ کے بندو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ خوب سمجھ لو۔ اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے عدل و احسان کا اور یہ کہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو اور اُن کی مالی امداد کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے بے حیائی سے بُری باتوں سے۔ سرکشی اور بغاوت سے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کاش تم یاد رکھو اور سوچو سمجھو۔

اللہ تعالےٰ کو یاد کرو۔ وہ تمہیں یاد کرے گا۔ باری تعالےٰ عزاسمہٗ سے دعا مانگو وہ قبول کرے گا۔

یہ بات پلّے باندھ لو۔ کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر سب سے بلند۔ سب سے اَتم۔ سب سے اعلیٰ۔ سب سے زیادہ باعزت۔ سب سے زیادہ باجلالت۔ سب سے زیادہ شاندار و باعظمت ہے۔

(ح،م)

ترجمہ خطبۂ اُولیٰ سیّدنا حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ

تمام کمالات اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں جس کی ذات بلند جس کی صفات عظیم، جس کی خوبیاں اعلیٰ اور ارفع جسکی شان بہت بڑھی ہوئی، جس کا مرتبہ باجلالت و باعظمت اور جس کی یاد سب سے اونچا مقام رکھتی ہے۔ جس کے احکام کی اطاعت لازم اور ضروری ہے۔ جس کے ذات وصفات کے دلائل اور شواہد کُھلے ہوئے ہر جگہ نمایاں۔ جس کا علم بے انتہا۔ جس کی دانش وحکمت ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے جس کا عفو اور درگذر بے حد و بے حساب ہے۔

جو بہترین تعریف کا مستحق ہے جس کی عطا و بخشش بے پناہ ہے جو دعائیں قبول کرتا ہے۔ اسکا احسان عام ہے۔ حساب کرنے میں نہایت تیز۔ اس کی سزا بہت سخت، اس کا عذاب دردناک۔ اس کا اقتدار ہر ایک پر غالب ہے۔

ہم شہادت دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر صرف اللہ اکیلا۔ اس کا کوئی شریک یا ساجھی نہ پیدا کرنے میں ہے نہ حکم دینے میں۔

اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جو تمام کالوں اور گوروں کے لئے رسول بناکر بھیجے گئے ہیں۔ جن کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ اُن کا سینہ اسرارِ الٰہی کے لئے کھول دیا گیا ہے اور اُن کا ذکرِ خیر ہمیشہ بلند رہے گا۔ (مثلاً اذان میں اللہ کے نام کے بعد اُن کا نام لیا جاتا ہے التحیات میں اُن پر سلام پڑھا جاتا ہے۔ پھر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔)

اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔ آپ پر آپ کی آل و اولاد پر اور آپ کے اُن ساتھیوں پر جو شریف اور خالص النسل عربوں کا منتخب خلاصہ تھے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے بہتر ہیں۔

امابعد

اے لوگو! ہر طرح کے شرک سے پاک ہوکر ایک اللہ تعالےٰ کی پرستش کرو۔ کیونکہ توحید۔

یعنی صرف ذات حق کی پرستش کرنا اور ہر ایک شرک سے پاک صاف ہونا تمام اطاعتوں ......
...... اور تمام عبادتوں کی اصل بنیاد ہے۔

اور دیکھو۔ تقویٰ کرو۔ کیونکہ تمام نیکیوں کا مدار اس پر ہے کہ گناہوں سے پرہیز ہو۔

اور دیکھو۔ تم پر لازم ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت مبارکہ کے پابند بنو کیونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت آپ کے بتائے ہوئے طریقے اور آپ کا طرز عمل ہی ان باتوں کی رہنمائی کرتا ہے جو اللہ تعالے کی نظر میں اطاعت ہیں۔

اور دیکھو۔ بدعت سے پرہیز کرو۔ کیونکہ بدعت (اور ہر ایسی بات جس کا کوئی ثبوت شریعت میں نہ ہو اور لوگ اپنی پسند سے اس کو دین کا کام سمجھنے لگیں) معصیت کی طرف لے جاتی ہے اور جو شخص اللہ تعالے اور اس کے رسول کی معصیت کرتا ہے اُن کے بتائے ہوئے طریقہ پر نہیں چلتا وہ یقیناً گمراہ ہے۔ سرکش ہے۔

اور دیکھو۔ تم پر لازم ہے کہ سچّائی کو اپناؤ۔ کیونکہ سچائی جان چھڑاتی ہے اور نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کر ڈالتا ہے۔

اور ہاں تم پر لازم ہے۔ "احسان کرنا" کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبّت کرتا ہے جو احسان کرتے ہیں۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ تعالےٰ ارحم الراحمین ہے۔
(اور دیکھو) دنیا سے محبّت نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم محروم رہ جاؤ۔

دیکھو۔ یاد رکھو۔ کوئی شخص اُس وقت تک ہرگز نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا رزق پورا پورا حاصل نہ کرلے۔ پس ہوشمندی یہ ہے کہ رزق کے پیچھے برباد نہ ہو۔ بلکہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرتے رہو۔ بُرائیوں سے پرہیز کرتے رہو۔ اور طلب رزق کے لئے مناسب اور اچھے راستے اختیار کرو۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اُن سے محبّت فرماتے ہیں جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

جوصاحب توکل ہیں اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے رہو کیونکہ تمہیں پالنے اور پرورش کرنے والا دعائیں قبول کرتا ہے۔ پکارنے والوں کی سنتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو جو بھی گناہ کسی وقت ہوجائے۔ فوراً توبہ کرلو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے مال اور تمہاری اولاد میں بڑھوتی کرے گا۔ تمہیں مال اور آل کی کمک پہنچائے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہ اللہ تعالےٰ نے کلام پاک میں بندوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ مجھ سے دعا مانگو۔ میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ جو لوگ مجھ سے دعا مانگنے میں اکڑے کام لیتے ہیں۔ وہ عنقریب داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل بن کر۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو قرآن پاک کی برکتوں سے نوازے اور ہمیں اور آپ کو قرآن پاک کی آیات اور اُن دلائل وشواہد سے جو کائنات میں پھیلے ہوئے ہیں نفع حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ میں اپنے لئے۔ تم سب کے لئے۔ اور تمام مسلمانوں کے لئے۔ مغفرت کی دعا کرتا ہوں تم سب بھی مغفرت کی التجا کرو۔ وہ اللہ تعالےٰ غفور رحیم ہے (یقیناً مغفرت فرمائے گا)

-*-

ترجمہ خطبہ ثانیہ از حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ

تمام کمالات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ ہم اس کی حمد کرتے ہیں۔ اُس سے مدد مانگتے ہیں۔ اس سے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور اسی کی پناہ لیتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمارے اعمال کی برائیوں سے بچائے۔

وہ شخص جسے اللہ ہدایت بخشے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کی راہ مار دے تو پھر کوئی نہیں ہے جو اس کو راہ پر لگا سکے۔

ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ اکیلے، تنہا، کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ محمد، (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے آپ کی آل و اولاد پر اور آپ کے تمام ساتھیوں پر ہمیشہ ہمیشہ اور بہت بہت سلام نازل فرمائے۔ "امابعد"

لوگو! (سن لو) سب سے سچا کلام کلام اللہ ہے۔ سب سے اچھا طریقہ۔ آقائے دوجہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ سب سے بُرے کام وہ ہیں جو بعد کی ایجاد ہیں۔ اور دیکھو دین کے بارے میں بعد کی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اور یاد رکھو۔ اصل بنیاد۔ اسلام ہے۔ اس کا ستون نماز ہے اور اُس کے منارہ کی بلندی جہاد ہے۔ اور سب سے افضل جہاد وہ حق کی بات ہے جو ظالم و جابر صاحب اقتدار کے سامنے کہی جائے۔

اور دیکھو۔ اسلام ان تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اس سے پہلے کئے تھے اور حج ان تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو حج سے پہلے کئے تھے اور ہجرت اُن تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو ہجرت سے پہلے کئے تھے۔ اور ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ کیا جائے تو وہ اُن گناہوں کے لئے کفارہ

ہوگا جو اس درمیان میں ہوئے۔ اور حج مبرور جو اخلاص نیت اور احکام شریعت کی پوری پابندی
کے ساتھ کیا جائے اس کا کوئی بدلہ جنّت کے سوا نہیں ہے (اور یاد رکھو) عمل کا مدار نیت پر ہے
(نیت صحیح نہ ہو تو نیک عمل بھی کار آمد نہیں) انسان کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہے
چنانچہ ہجرت جیسا کٹھن فرض اگر کوئی اللہ اور اس کے رسول کے لئے عمل میں لاتا ہے تو بیشک اُسکی
ہجرت باعث اجر ہے اور کوئی شخص دنیا حاصل کرنے کے لئے گھر بار چھوڑتا ہے یا کسی عورت سے
نکاح کرنا چاہتا ہے اس لئے گھر بار چھوڑتا ہے تو اس کی یہ ہجرت اسی لئے ہوگی جس لئے اس نے
ترک وطن کیا ہے۔

دیکھو۔ پاکی ایمان کا اہم حصّہ ہے۔ الحمدللہ میزان کو پُر کر دیتا ہے۔ اور سبحان اللہ
والحمد للہ" اس تمام خلا کو پُر کر دیتے ہیں جو زمین و آسمان کے درمیان ہے۔
(یہ بھی یاد رکھو) نماز نور ہے۔ صدقہ (دعوی ایمان کی) دلیل ہے۔ صبر روشنی ہے۔ اور
قرآن حجۃ ہے یہ تمہارے حق میں حجت ہوگا۔ یا تمہارے برخلاف، ہر شخص صبح کو اُٹھتا ہے تو اپنے
آپ کو فروخت کر دیتا ہے یعنی اپنے آپ کو زندگی اور ضروریات زندگی کی کش مکش کے حوالہ اس طرح
کر دیتا ہے۔ گویا اُن کے ہاتھ اپنے آپ کو فروخت کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں یا وہ اپنے آپ کو آزاد
کرا لیتا ہے (اگر نیک کام کرے تو خدا کی گرفت سے اپنے نفس کو نجات دلائے گا) یا اپنے آپ کو
ہلاک کر لیتا ہے (کہ وہ گناہ کر بیٹھے جو اس کو برباد کر دے)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری پوری اُمت میں سب سے زیادہ نرم دل اور میری
پوری امت پر سب سے زیادہ مہربان ـــ ابوبکر ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔
میری پوری اُمت میں اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ مضبوط "عمر" ہیں رضی اللہ عنہ
سب سے زیادہ صادق الحیار اور صحیح معنی میں زیادہ شرمیلے "عثمان" ہیں رضی اللہ عنہ، معاملات
کی گہرائی تک پہنچکر سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے "علی" ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔ تلاوتِ کلام اللہ شریف
کے سب سے بڑے ماہر اُبی بن کعب ہیں۔ فرائض کے سب سے بڑے ماہر زید بن ثابت، حلال و

حرام اور مسائل فقہ کے سب سے زیادہ واقف "معاذ بن جبل" ہیں (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اُمت میں ایک ایسا شخص ہوتا ہے جو امانت اور دیانتداری میں اتنا ممتاز ہوتا ہے کہ اس کو امین الامت کہا جاتا ہے۔ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔" امین ھٰذہ الامۃ ۔" اس امت کے امین " ابو عبیدہ بن جراح" ہیں۔

نیز فرمایا۔ ہر نبی کے لئے کچھ مخصوص مددگار ہوتے ہیں۔ اُن کو حواری کہا جاتا ہے۔ میرے حواری "زبیر" ہیں۔

ارشاد ہوا۔ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں۔ اور ابوذر سے زیادہ کسی سچے انسان پر نہ آسمان نے آج تک سایہ ڈالا اور نہ زمین کسی ایسے شخص کو اٹھا سکی جو ابوذر سے زیادہ زبان کا سچّا ہو۔

جنّت کے نوجوانوں کے سردار —— حسَن اور حُسین۔

خواتین جنّت کی سردار اُن کی والدہ — فاطمۃُ الزّہرا۔

شہداء کے سردار —— حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

اللہ تعالیٰ ان حضرات سے اور جملہ صحابہ کرام سے راضی ہوا۔

اے اللہ۔ حضرت عباس اور اُن کے فرزند رشید کی مغفرت فرما —— ایسی ظاہری اور باطنی مغفرت کہ کسی معمولی گناہ کو بھی باقی نہ چھوڑے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمائی۔

دیکھو، دیکھو! میرے اصحاب اور ساتھیوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ میرے بعد اُن کو (تعریض و تنقید) کا نشانہ نہ بنالینا۔ اُن سے محبّت یا اُن سے بغض و عداوت اس تعلق کا نتیجہ اور اثر ہے جو کسی مسلمان کو مجھ سے ہے پس جو شخص ان صحابہ سے محبت کرتا ہے۔ اس کو درحقیقت مجھ سے محبت ہے اور میری محبت کی بنا پر اُن سے بھی محبت کرتا ہے۔ اور جو شخص اُنسے

بغض رکھتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس شخص کو مجھ سے بغض ہے اور اس بنار پر کہ مجھ سے بغض بھرا ہوا ہے میرے دوستوں سے بھی بغض رکھتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو۔ سب سے بہتر دَور میرا دور ہے پھر اُن کا جنھوں نے اس دَور کے بزرگوں سے فیض پایا۔ پھر اُن کا جنھوں نے ان فیض پانے والوں سے فیض پایا۔

اے اللہ۔ ہماری مغفرت فرما۔ ہمارے اُن بھائیوں کی مغفرت فرما۔ جو ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہم سے پہلے جا چکے ہیں۔ اور اے اللہ ایمان والے بندوں سے ہمارے دلوں میں کوئی کینہ کوئی کپٹ نہ رکھ (ہم سب کو بھائی بھائی بنا دے) اے اللہ تو بیشک رؤف و رحیم ہے۔ بہت مہربان بہت رحم کرنے والا۔

اے اللہ۔ تو اسلام اور مُسلمانوں کی مدد فرما۔ امام عادل کے ذریعہ اور اس طرح کہ عام مُسلمانوں میں خیر اور نیکی کا شوق ہو۔ ان میں اطاعت اور فرماں برداری کا جذبہ ہو۔ اور وہ سید الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے پابند ہوں (کہ یہی دراصل دین کی امداد ہے)

اے اللہ اُن کی بات نیچی کر جو کافر و منکر ہیں۔ اللہ کا بول بالا ہے وہی بلند ہو کر رہتا ہے

اے اللہ اُن کی مدد فرما جو دین محمد کی مدد کریں اور اُن کو ناکام کریں جو دین محمد کی مدد نہ کریں اور انکو ناکام کر جو دین محمد کی مدد سے ہاتھ روکیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

بندگانِ خدا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔

یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ لوگوں کے ساتھ انصاف کرو۔

احسان سے کام لو (یعنی) واجبی حق سے بھی کچھ آگے بڑھ کر خدمت کرو۔

رشتہ داروں کو دیتے دیتے رہو۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہو۔

(اور یاد رکھو) اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ کاش تم سمجھ جاؤ۔ اور اس کی نصیحت یاد رکھو۔

اللہ کو یاد رکھو۔ اس کا ذکر کرتے رہو۔ اللہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اس سے دعا مانگو وہ

تمہاری دعا قبول کرے گا۔

بیشک اللہ تعالےٰ کا ذکر۔ سب سے بلند ہے۔ سب سے بہتر ہے۔ سب سے زیادہ باعزت باعظمت۔ اور سب سے زیادہ مستحق توجہ ہے۔ سب سے زیادہ مکمل اور سب سے بڑھا ہوا ہے۔
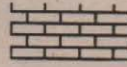
ترجمہ خطبہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

تمام خوبیوں اور جملہ کمالات کا مالک اور تمام تعریفوں کا مستحق وہ "اللہ" ہے۔ جس نے ہمیں اس دین کی نعمت عطا فرمائی جو تمام دینوں میں سب سے بہتر ہے (اور ہم خود اپنے بل بوتے پر یہ ہدایت نہیں پا سکتے تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق نہ بخشتا) ہم اُس خدا، بالا و برتر کی حمد کرتے ہیں جس نے ہمیں دین کامل کی دولت عطا فرمائی جس نے ہم پر اپنی نعمت مکمل فرمائی۔ جس نے ہمارے لئے یہ پسند کیا کہ ہمارا دین اسلام ہو۔ بس ہمارا فرض ہے کہ ہم صرف اُسی کی عبادت کریں اور اسی سے امداد کی درخواست کریں کہ وہ ہمیں صحیح طور پر عبادت کرنے کی توفیق بخشے۔

حضرت حق جل مجدہٗ کا احسان ہے کہ اُس نے اہلِ ایمان کے دلوں میں ایک دوسرے کی انسیت رکھی۔ پس وہ سب اس کے فضل و کرم سے بھائی بھائی بن گئے۔

وہی رب العزت ہے جس نے اہل ایمان کو اس پر آمادہ کیا اور مسلمانوں پر لازم کیا کہ وہ ایک دوسرے کے مددگار اور ایک دوسرے کے ہمدرد بن کر اس طرح رہیں جیسے ایک بدن کے اعضاء۔ ایک دوسرے کے مددگار اور تکلیف و راحت میں ایک دوسرے کے شریک ہوا کرتے ہیں۔

اس کے برخلاف مسلمانوں کو سختی سے ممانعت فرمائی کہ وہ اُن کے ساتھ محبت اور دوستی کی پینگیں بڑھائیں جو خود اُن کے دشمن ہیں۔ اسلام کے دشمن ہیں، مسلمانوں کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو تنبیہ کر دی کہ اگر وہ اہل ایمان بھائیوں کا ساتھ چھوڑ کر دشمن اسلام کی مدد کریں گے اور جو لوگ جفا شعار ظالم ہیں ان کی طرف جھکیں گے تو وہ آتش دوزخ اور ناکامی و نامرادی کے مستحق ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام نازل ہو اس ذات پاک پر جو آفتاب ہدایت و یقین ہے۔ جس کا خصوصی وصف یہ ہے کہ وہ طیب و خبیث یعنی پاک و ناپاک کو نکھار کر جُدا جُدا کر دیتا ہے۔

جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حکم تھا کہ وہ کفار اور منافقین کے ساتھ سختی سے پیش آئیں اُنکے مقابلہ پر جہاد کریں اور اپنی پوری استطاعت اور آخری مقدور اس میں صرف کرتے رہیں کہ ایسی

قوت وطاقت تیار رہے جو اللہ تعالیٰ کے نامراد دشمنوں کو مرعوب اور اُن کے دلوں کو ہیبت زدہ رکھے۔

ہمارے آقا۔ اور ہمارے مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کئے گئے۔ جو خدائے قادر کے غضب سے تمام مخلوقات کو نجات دلانے والے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں آپ پر آپ کے اہل وعیال اور آپ کے تمام رفقار اور ساتھیوں پر ہمیشہ نازل ہوتی رہیں

یہ آل واصحاب جن کا خصوصی وصف تھا کہ وہ کفار کے حق میں نہایت سخت ۔مسلمانوں کے لئے پیکرِ رحم۔ آپس میں ایک دوسرے کے ہمدرد۔ اسلامی وقار کے محافظ۔ دینِ مبین کے حامی اور والی۔ یہ آل واصحاب اور قیامت تک آنے والے وہ تمام اہل ایمان جو اُن کے نقش قدم پر چلیں۔ خداوندا ان سب کو اپنی رحمتوں سے نوازئے (آمین)

حمد وصلوٰۃ کے بعد اے لوگو! غور کرو۔ سوچو۔ یہ اونگھ۔ یہ نہایت خطرناک اونگھ اور غفلت کب تک رہے گی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن عظیم تمہیں ہمیشہ ہمیشہ بیدار کر رہا ہے۔ اور دیکھو۔ یہ زبردستی کی نیند اور غفلت تم پر کب تک چھائی رہے گی جبکہ حقیقت یہ ہے کہ چوکنا اور "بیدار" زمانہ تمہیں چونکا رہا ہے۔

کیا آپ پر یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ مختلف امتیں اور دنیا کی مختلف قومیں تمہارے خلاف اور تمہاری عظمت وعزت کے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دے رہی ہیں جیسے ایک کونڈے میں کھانے والے ایک دوسرے کو کھانے کی دعوت دیتے ہیں اور ان قوموں کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ تمام مسلمانوں کو اور اُن کے تمام شہروں اور تمام صوبوں اور ملکوں کو لقمہ بنا کر نگل جائیں اور چبا کر چکنا چور کر دیں۔

اے مسلمانو! کب تک ایسا ہوتا رہے گا کہ تم انسانوں سے خائف رہو، حالانکہ اللہ تعالےٰ

ہی کی ذات ہے جس سے ڈرنا چاہیئے اور جس سے خشیہ کرنا چاہیئے۔

اور دیکھو۔ کب تک یہ ہوگا کہ تم دشمنانِ خدا کے دوست بنے رہو گے حالانکہ اللہ اور رسول ہی کا یہ حق ہے کہ تم اُن کے دوست اور ولی بنو۔

کیا سابق امتوں کی طرح اب تمہاری حالت بھی یہ ہوگئی ہے کہ بہت عرصہ گذرا جب خدا کا پیغام پہنچا تھا، لہٰذا اب تمہارے دل سخت ہوگئے ہیں، کیا وہ خشوع جو اللہ تعالےٰ کی باتیں بیان کرتے وقت قلبِ مومن میں ہونا چاہیئے اس کی کمی جاتی رہی ہے اس لئے تمہارے فکر تنگ اور تمہاری عقلیں پتھرا گئی ہیں۔ مگر پتھر تو ایسے بھی ہوتے ہیں جن پر خوفِ خدا غالب رہتا ہے۔ یہی خوف ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ کچھ پتھر ایسے ہوتے ہیں جو شق ہو جاتے ہیں اور اُن سے پانی نکلنے لگتا ہے۔ یا اللہ کے خوف اور خشیہ کے سبب سے وہ پتھر نیچے آپڑتے ہیں۔ لیکن یہ عقلیں کس طرح کے پتھر ہیں کہ نہ خوفِ خدا سے پسیجتے ہیں نہ پھٹتے ہیں نہ شق ہوتے ہیں۔

اے لوگو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ صرف اس بات پر کہ تم نے کہدیا "اٰمَنَّا" (ہم ایمان لے آئے) تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور تمہاری آزمائش نہیں ہوگی۔ کیا آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ آپ یوں ہی جنّت میں چلے جائیں گے اور آپ کو وہ باتیں پیش نہیں آئیں گی جو پہلے لوگوں کو پیش آئی تھیں اور آپ کو اس طرح مبتلا نہیں کیا جائے گا، جیسے پہلے لوگ مبتلا کئے گئے اور اُن کو آزمایا گیا تھا۔

بس قسم ہے خدا کی سنّت اللہ ضرور جاری ہو کر رہے گی۔ آزمایش ضرور ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ بھی دیکھ لیں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے۔ اور یہ بھی سامنے آجائے کہ وہ کون ہیں کہ عملی جد و جہد میں اُن کے قدم آگے رہتے ہیں اور وہ کون ہیں جو نصب العین پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں مصائب کا مقابلہ ضبط و تحمل اور صبر و استقلال سے کرتے ہیں۔

احادیثِ صحیحہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے۔

میرے بعد ایسے امیر اور فرماں روا ہوں گے کہ اُن سے رابطہ اور تعلق قائم رکھنا خود ایک ناقابل معافی جرم ہوگا۔ بس جو لوگ اُن کی خدمت میں باریاب ہو کر ہاں میں ہاں ملائیں، اُن کی جھوٹی باتوں

کی تصدیق کریں اور اُن کے مظالم میں اُن کی مدد کریں۔ وہ میرے نہیں ہیں نہ میں اُن کا ہوں نہ وہ حوضِ کوثر پر پہنچ سکیں گے۔

اور جوان ستم گر فرماں رواؤں کے یہاں نہیں گیا۔ نہ اُن کے جھوٹ کو سچ کہا نہ اُن کے غلط کاموں اور ظالمانہ احکام میں اُن کی مدد کی بیشک وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ حوضِ کوثر پر حاضر ہوکر میری موجودگی میں اس سے سیراب ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ایک دوسرے کو دیکھ کر مت جلو۔ آپس میں کینہ کپٹ نہ رکھو۔ پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو۔ ایک دوسرے سے منہ مت موڑو۔ اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بنجاؤ

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں ارشاد فرمایا ہے۔

"منافقوں کو خوشخبری سُنادو کہ اللہ تعالےٰ کے یہاں اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ یہ وہ ہیں جو مسلمانوں اور اہلِ ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا وہ اُن کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں۔ یاد رکھو۔ عزت صرف اللہ تعالےٰ کی عزت ہے۔ سب عزت اُسی کی ہے۔ (وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے عزت چھین لیتا ہے۔)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنِ حکیم کے بارے میں برکتیں عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کی آیتوں اور حکمت و دانش کے اس تذکرہ عظیم سے نفع پہنچائے۔ آمین۔

-❋-

ترجمہ خطبہ ثانیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

جملہ کمالات اُسی ایک ذات کے ہیں جس کا نام نامی اللہ ہے۔ ہم اُسی کی حمد کرتے ہیں۔ اُسی سے مدد چاہتے ہیں اُسی سے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں اور اُسی پر ہم بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کی راہ مار دے پھر کوئی نہیں جو اُس کو راہ پر لگا سکے۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ذات واحد۔ اللہ کے علاوہ کوئی قابلِ پرستش نہیں ہے۔ وہ یکہ وتنہا ہے۔ اُس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں ہے۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ اللہ تعالےٰ کی برکتیں اور اللہ تعالےٰ کا سلام نازل ہو۔ آپؐ پر۔ آپؐ کے اہل وعیال پر۔ آپؐ کے رفقاء اور ساتھیوں پر۔

امابعد۔

اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ پوشیدہ نہاں خانوں میں بھی خدا سے ڈرتے رہو اور عام کھلے موقع پر بھی۔ باطن میں بھی خوف خدا رکھو اور ظاہر میں بھی۔

اور دیکھو۔ جتنے فحش اور بُرے کام ہیں وہ ظاہر ہوں یا باطن سب کو چھوڑ دو۔ اور جمعہ کی نمازوں کی پابندی کرو اور جماعتوں کی بھی پابندی کرو۔ اور اپنے آپ کو اس کا عادی بناؤ کہ جو کچھ اللہ اور رسول کی طرف سے کہا جائے اُس کو سُنو اور اس کی تعمیل کرو۔

اور دیکھو۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک خاص حکم فرمایا ہے۔ یہ خاص حکم ایسا ہے کہ پہلے خود اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ وہ خود یہ کرتے ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر فرشتوں کا تذکرہ فرمایا کہ وہ بھی کرتے ہیں تیسرے نمبر پر تمام ایمان والوں پر وہ جن ہوں یا انسان ہوں سب پر لازم کیا کہ وہ بھی اس پر عمل کریں مختصر یہ کہ اپنے حبیب پاک رسولِ خدا کی عظمت اور آپ کا احترام بلند وبالا کرنے

کے لئے اللہ تعالےٰ نے نمبر اول پر خود اپنے متعلق فرمایا کہ

بیشک اللہ تعالےٰ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے۔

نمبر دو پر فرمایا:۔ فرشتے آپ پر درود پڑھتے رہتے ہیں اور آپ کے مراتب کی بلندی کیلئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

تیسرے نمبر پر سب ایمان والوں کو ہدایت فرمائی کہ

اے ایمان والو۔ تم بھی خلوص دل سے درود وسلام پڑھتے رہو۔ محبوب رب العالمین پر۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ اس کے علاوہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جو اپنے مزار شریف میں زندہ ہیں) ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شخص پرلے درجے کا بخیل ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور ہمیں حق ہے کہ ہم آپ کے اس ارشاد پر فخر اور ناز کریں۔ ارشاد یہ ہے۔ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ درود پڑھتا ہے۔ یعنی دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی اَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ وَاَكْرَمِهِمْ لَدَيْكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِيْهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى عَدَدَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۔ يَا كَرِيْمُ ۰

اے اللہ رحمتیں نازل فرما۔ اور سلام نازل فرما اُس ذات پر جو تجھے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اور تیرے یہاں جس کی عزت تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ ہے۔ یعنی ہمارے سردار اور ہمارے آقا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ آپ کی آل پر۔ آپ کے ساتھیوں پر اور جو اُن کے پیرو ہیں اُن سب پر۔ ایسا درود وسلام جو تجھے محبوب ہے جو تجھے پسند ہے۔ اور اے کریم اتنی مرتبہ جتنی مرتبہ تجھے محبوب ہو جتنی مرتبہ تجھے پسند ہو۔

اور اے اللہ اپنی رضا، اور خوشنودی عطا، فرما اپنے نبی کے مخلص اور سچے دوست حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ وہی صدیق ہیں جو" غار ثور " کی ہیبت ناک تنہائی میں آقائے دوجہان صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق اور مونس وغم گسار تھے۔ یہ وہی صدیق رفیق ہیں جن کے بارہ میں اُس مقدس شخصیت نے جوان سب کی سردار ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے کے لئے مبعوث ہوئی اُس سیدالانبیاء والمرسلین (علیہم الصلوٰۃ والسّلام) نے فرمایا ہے۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو خلیل اور جگری دوست قرار دوں تو وہ ابوبکر ہیں۔ رضی اللہ عنہ۔

اور اے اللہ اپنی خوشنودیوں سے نواز اُس ذات والاصفات کو جس کی زبان پر جب بھی بات آتی تھی تو وہ سچائی اور درستی کی بات ہوتی تھی۔ جو حق اور باطل میں بے دھڑک دوٹوک فیصلہ کیا کرتے تھے۔ جو ایک طرف اس طرح بے لاگ اور بے جھجک بات کہنے والے تھے تو دوسری جانب اتنا ہی زیادہ اپنے رب اور اپنے معبود حقیقی کے سامنے گریہ وزاری کرنے والے بھی تھے جن کا دل ہمیشہ خدا کی طرف رجوع رہتا تھا۔ جن کے بارہ میں سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کسی نبی کا امکان ہوتا تو وہ نبی "عمر" ہوتے رضی اللہ عنہ۔

اور اے اللہ اپنی رضا اور خوشنودیاں نازل فرما اُس کامل الحیاء والایمان پر۔ جو رات کی تاریکیوں کو نوافل، درسِ قرآن اور تلاوت کلام اللہ شریف سے روشن رکھتے تھے جنھوں نے اشاعت کتاب اللہ کا فرض نہایت احتیاط سے انجام دیا۔ جن کی شان میں اُس ذات ستودہ صفات نے جو تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ کامل و مکمل ہے۔ جو اولاد عدنان۔ یعنی عربی نسل میں سب سے فائق و برتر ہے۔ اُس سید البشر صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کے حق میں فرمایا۔ ہر ایک نبی کا جنت میں کوئی رفیق ہوگا۔ اور جنت میں میرے رفیق عثمان بن عفان ہوں گے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور اے اللہ اپنی رضا اور خوشنودی سے نواز اس ذات کو جو مرکز ولایت ہیں جو مقدمات کے تصفیہ، جھگڑوں کے چکانے اور معاملات کے فیصلہ کرنے میں بھی مرکزی شان رکھتے تھے۔

جو علم کی بارونق بستی کا باب عالی اور صدر دروازہ ہیں۔ جو بنی غالب (عرب) کے شیر ہیں جو تمام مشرق اور مغرب کے رہنے والوں کے پیشوا اور امام ہیں جن کے حق میں اُس نبی نے جو اپنے رب کی بارگاہ میں سب سے زیادہ خشوع و خضوع کرنے والے تھے۔ اُس نبی برحق نے فرمایا۔ جس کا میں ولی ہوں۔ علی بھی اس کے ولی ہیں۔ جو مجھ کو مولی اور آقا مانتا ہے اُس پر لازم ہے کہ "علی"، کو بھی آقا مانے۔ ان کا بھی وہی احترام کرے جو مولیٰ اور آقا کا کیا جاتا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔

اور اے اللہ اپنی رضا اور خوشنودی نازل فرما۔ ان دو سرداروں پر جو شہید ہوئے جو روشن چاند ہیں۔ جو سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پھول ہیں۔ جن کے حق میں اُس ذات نے جس کے نور سے دونوں جہان کی فضا روشن ہے۔ اُس آفتاب رسالت نے (صلی اللہ علیہ وسلم) جن کے بارے میں فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے دو سردار ہیں۔ رضی اللہ عنہما۔

اور اے اللہ اُن دونوں کی والدہ محترمہ جنھوں نے سب رشتے ناتے چھوڑ کر اللہ اور رسول سے رشتہ جوڑا تھا۔ جن کی ہستی سراسر نور تھی جو تیرے نبی پاک کے جسدِ پاک کا ٹکڑا اور لختِ جگر تھیں۔ جو صاحبِ عزت تھیں جن کا مقدر روشن تھا۔ جن کے حق میں اُس برگزیدہ ہستی نے جو تمام مخلوقات کو آتشِ دوزخ سے نجات دلانے کے لئے مبعوث ہوئی تھی اُس نبی رحمت نے جن کے حق میں فرمایا تھا کہ فاطمہ تمام جنت والی عورتوں کی سردار ہیں۔ خداوندا اِن فاطمہ زہرا پر اپنی رحمتیں اور خوشنودیاں نازل فرما۔

اور اے اللہ اپنے نبی کے دونوں چچا۔ یعنی حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما جو مخصوص کمالات کے مالک تھے ان دونوں پر اپنی رضا اور خوشنودی کی بارش برسا اور اے اللہ وہ دس بزرگ صحابہ جن کو جنتی ہونے کی بشارت اُن کی زندگی ہی میں دیدی گئی تھی جن کو "عشرہ مبشرہ" کہا جاتا ہے جن میں یہ چاروں خلفاء راشدین داخل ہیں۔ ان پر اور ان کے علاوہ باقی چھ پر بھی اپنی خوشنودیوں کا ابر رحمت برسا۔ اسی طرح اُن تمام بزرگوں پر جو اسلام کے شیر تھے۔ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے یا جنھوں نے حدیبیہ کے موقع پر وہ بیعت کی۔ جو "بیعت رضوان" کے لقب سے مشہور ہے وجہ تسمیہ

یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کلام پاک میں فرمادیا ہے کہ "اللہ ان سے راضی ہے جنھوں نے حدیبیہ کے موقع پر درخت کے نیچے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے دست مُبارک پر عہد کیا تھا کہ "مر جائیں گے مگر میدان جنگ سے نہیں ہٹیں گے"۔

اے اللہ ان بیعت رضوان والوں پر اور اُن کے علاوہ تمام انصار اور مہاجرین پر اور اُن سب پر جو اُن کے متبع اور پیرو ہیں اور اُن سب پر جو اُن کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ جو اس دُنیا کی عمر کے خاتمہ تک یعنی قیامت کے دن تک اس خاکدان ارضی میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ ان سب کو اپنی رحمتوں اور اپنی رضا اور خوشنودیوں سے نواز۔ ان کے مرتبے بلند فرما۔

اے اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھ کہ ہم ان میں سے کسی کے حق میں کوئی گستاخی کریں اور اے اللہ ایسا نہ کر کہ ان میں سے کسی کی حق تلفی کا پھندا ہمارے گلے میں ہو۔ اور اے اللہ ان حضرات سے جو ہمیں محبّت ہے۔ اُس محبّت کے طفیل میں ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے نجات دے اور اے اللہ ایسا کر دے کہ یہ سب برگزیدہ اور تیرے مقبول بندے ہمارے لئے "شفیع" بن جائیں۔ قیامت کے روز آپ سے ہماری بخشش کی سفارش کریں۔ خداوندا۔ تیری ذات وہ ہے جس کا حکم صرف کاف اور نون سے صادر ہوتا ہے۔ یعنی جس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف کُنْ کہہ دیتا ہے یعنی یہ کہ عالم وجود میں آجا۔ بس وہ چیز موجود ہوجاتی ہے، اے اللہ ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں اور تیرے نبی امین و مامون کی اُس حیثیت کو جو تیرے یہاں ہے وسیلہ بناتے ہیں۔ اُس مقدس وسیلہ کے ساتھ ہماری درخواست ہے کہ اسلام کو نصرت عطا فرما۔ مُسلمانوں کو نصرت اور فتح و کامیابی بخش۔ اور تو نے جو نہایت پختہ وعدہ فرمایا ہے کہ ہم پر لازم ہے مدد کرنا اہلِ ایمان کی۔ خداوند عالم۔ اپنے اس وعدہ کو پورا فرما۔

اور اللہ اسلام کے حکمرانوں اور سر براہوں کو اُن باتوں کی توفیق عطا فرما۔ جو تجھے محبوب ہوں۔ جو تیرے یہاں پسندیدہ ہوں۔ اور اے اللہ ان مُسلم فرمانرواؤں اور اُن مسلمانوں کو جن کے ہاتھ میں اقتدار کی باگ ڈور ہے۔ گمراہی سے محفوظ رکھ اور اس سے محفوظ رکھ کہ وہ ظلم کریں یا تیری بارگاہ میں

سَرکشی کریں۔ یا شیطان کی طرف یا اُن باتوں کی طرف جن کو شیطان چاہتا ہے یہ فرماں روا متوجہ ہوں خداوندا مُسلمان حاکموں کو شیطانی باتوں سے بچا اے اللہ ان کی مدد فرما جو تیرے دینِ حق کی مدد کریں۔ اور خداوندا ہمیں بھی ان میں شامل رکھ جو تیرے دین کے معاون اور مددگار ہیں اور اے اللہ اُن کو ناکام اور بے یار و مددگار کر دے جو تیرے دین کی مدد سے پہلو تہی کریں اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل نہ کر۔

اور اے اللہ تمام مومن مردوں اور عورتوں کی تمام مُسلمان مرد اور مُسلم خواتین کی مغفرت فرما جو زندہ ہیں اُن کے گناہ بخش دے جو وفات پا گئے اُن کی مغفرت فرما۔

خداوندا تیری ذات وہ ہے جو تمام باتیں سُنتی ہے۔ جو ہر دعا مانگنے والے کے قریب ہے۔ جو دعائیں قبول کرتی ہے۔ اے رب العالمین۔ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے۔ خداوندا اگر تو ہماری مغفرت نہیں فرماتا اگر تو ہم پر رحم نہیں کرتا تو ہم یقیناً ٹوٹے اور گھاٹے میں رہیں گے۔

اے اللہ اے ہمارے پروردگار جب ہمیں تو نے سیدھا راستہ بتا دیا ہے تو خداوندا اب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر۔ ہمیں اپنی رحمت سے نواز۔ بیشک تو "وہاب" ہے تو بہت بخشش کرنے والا ہے۔

اے اللہ ہمیں معاف فرما، ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مولا اور آقا ہے پس کافر قوموں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

اے بندگانِ خدا۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ کا حکم یہ ہے کہ ہر موقع پر انصاف سے کام لو حد انصاف سے آگے بڑھ کر خلقِ خدا پر احسان کرو۔ خود اپنے اعمال میں حُسن پیدا کرو۔ رشتہ داروں کی مدد کرتے رہو اور دیکھو، اللہ تعالےٰ فحش اور بری باتوں سے اور ان باتوں سے جو دین کی نظر میں مکروہ اور ناپسند ہیں۔ اور ظلم و سَرکشی سے منع فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ اے کاش تم ان نصیحتوں کو یاد رکھو۔ اور دیکھو گُر کی بات یہ ہے کہ

تم اللہ تعالےٰ کا ذکر کرتے رہو۔ اس کو یاد رکھو اللہ تعالےٰ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ اُس سے دُعا مانگو اس کو پکارو۔ وہ تمہاری پکار سُنے گا تمہاری دُعائیں قبول فرمائے گا۔ اور دیکھو، اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت ہی بلند، بہت ہی بہتر، بہت باعزت اور بہت باعظمت ہے جو ہر لحاظ سے اہمیت اور عظمت رکھتا ہے۔ جس کی شان بہت بڑھی ہوئی ہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

محتاج دُعا

محمد میاں عفی عنہ مترجم

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۵ھ، ۱۷ ستمبر ۱۹۶۵ء یوم جمعہ

(نعمانی آفسٹ پریس دہلی) دلشاد